

نبی مکرم و معظم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کے اصل دشمن

”آدم نما ابلیس“، فرقہ بائے وکابہ، دیوبندیہ اور قادیانیہ کے کفر و ارتداد پر تقریباً ۹۲ سال پہلے کے ہندوستان، پنجاب، بنگال، مدراس، دکن، کوکن کاٹھیاواڑ اور گجرات وغیرہ کے ۲۶۸ علمائے کرام، مفتیانِ اعلا و مشائخِ عظام کے وقیع و جامع فتاویٰ کا حسین مجموعہ مسیٰ بنام اتالیقی

# الصَّوَارِمُ الْهِنْدِيَّةُ

عَلَى  
عَلَرِ شَيَاطِينِ الدِّيُونَدِيَّةِ

۱۳۲۵ھ

مکتبہ  
شیخہ رحیمہ مسکت حضرت علامہ آغا ابوالفتح  
محمد شفیع علی خان قادری رضوی

رضا اکیڈمی دہلی

---

نبی مکرم و معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی محبت و تعظیم  
کے اصلی دشمن ”آدم نما ابلیس“ فرقہاے دہابیہ، دیوبندیہ اور قادیانیہ کے کفر و ارتداد پر تقریباً ۹۲ رسال پہلے  
کے ہند، سندھ، پنجاب، بنگال، مدراس، دکن، کوکن، کاٹھیاواڑ اور گجرات وغیرہ کے ۲۶۸ علمائے کرام،  
مفتیانِ اعلیٰ و مشائخِ عظام کے موقع و جامع فتاویٰ کا حسین مجموعہ مسٹری بنام تاریخی

## الصَّوَارِمُ الْهِنْدِيَّةُ

عَلَى

مَكْرِ شَيَاطِينِ الدِّيُوبَنْدِيَّةِ

۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۵

مرتب

شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابوالفتح  
محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی پبلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

رضا اکیڈمی ممبئی

---

---

(الصلوة والسلام) علیہ السلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بفیض حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلسلہ اشاعت نمبر: 827

- نام کتاب: الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ
- نام مرتب: شیر بیشہ سنت حضرت علامہ مفتی حشمت علی خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
- صفحات: ۱۲۸
- کمپوزنگ: سرفراز احمد اشہری
- پروف ریڈنگ: محمد حسان ملک نوری (خادم: دارالعلوم نوریہ اہل سنت بدرالاسلام برہان پور)
- مولانا محمد منصور رضا نوری (مدرس: دارالعلوم ہذا)
- عمران رضوی، رفیق احمد، عرفان رضا، حیدر رضا، نفیس احمد، سید صادق،
- معراج احمد (طلبائے دارالعلوم ہذا)
- اشاعت: بموقع ۹۷ واں عرس اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴۳۷ھ
- ناشر: رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی
-

## مشمولات

صفحہ نمبر

۷

عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

۲۰

سرشکن دیو مرید ورجیم

۲۲

خلاصہ استفتا

۲۵

فوائد فتاویٰ کا خلاصہ

۲۷

علمائے حریمین نے ان بے دینوں کے لئے جو دعا فرمائی

۲۷

علمائے حریمین نے مسلمانوں کو ان مرتدوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کا حکم دیا

۳۰

اسمائے مبارکہ مفتیان حریمین طہیین

۳۲

استفتاء

۳۳

فتوائے سرکار مارہرہ مطہرہ

۳۴

اہل سنت و جماعت بریلی شریف کا فتویٰ

۳۸

فتوائے آستانہ کچھوچھ مقدسہ

۴۰

فتوائے حضرات جبل پور

۴۱

فتوائے دربار علی پور شریف

۴۲

فتوائے سرکار اعظم اجمیر مقدس

۴۴

فتوائے دارالافتاء مراد آباد

۴۴

فتوائے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

۴۵

فتوائے مدرسہ فیض الغرباء آ رہ

۴۷

فتوائے بانگی پور پٹنہ

۴۸

فتوائے سینا پور

- ۴۸ فتوائے ریاست جلال آباد
- ۴۹ فتوائے پوکھر ریاضلع مظفر پور
- ۵۰ فتوائے ریاست بہاولپور
- ۵۱ فتوائے گڑھی اختیار خاں بہاولپور
- ۵۲ فتوائے کوٹلی لوہارن، سیالکوٹ
- ۵۲ فتوائے کھڑوٹہ سیدان ضلع سیالکوٹ
- ۵۳ فتوائے چتوڑ، راجپوتانہ
- ۵۳ فتوائے مفتی لدھیانہ
- ۵۴ فتوائے دہلی
- ۵۴ فتوائے مزنگ لاہور
- ۵۵ فتوائے سہاور ضلع ایٹہ
- ۵۵ فتوائے مدراس
- ۵۵ فتوائے بھین ضلع جہلم
- ۵۶ فتوائے سنجل ضلع مراد آباد
- ۵۷ فتوائے دادوں ضلع علی گڑھ
- ۵۷ فتوائے شاہجہانپور
- ۵۸ فتوائے نکودر جالندھر
- ۵۹ فتوائے منو ضلع اعظم گڑھ
- ۵۹ ملخص از فتوائے معسکر بنگور
- ۶۰ فتوائے امر وہہ ضلع مراد آباد
- ۶۱ ملخص از فتوائے کھنور ضلع ہوشیار پور
- ۶۱ فتوائے دیگر از لاہور
- ۶۳ فتوائے وزیر آباد

|    |                                       |
|----|---------------------------------------|
| ۶۳ | فتوائے رامپور                         |
| ۶۳ | فتوائے کانپور                         |
| ۶۴ | فتوائے آنولہ ضلع بریلی                |
| ۶۶ | فتوائے ہلدوانی ضلع نینیتال            |
| ۶۶ | فتوائے مان بھوم                       |
| ۶۷ | فتوائے حیدرآباد دکن                   |
| ۶۸ | فتوائے سورت                           |
| ۶۹ | فتوائے بھروچ                          |
| ۷۰ | فتوائے ممبئی، بدایوں، دہلی، برہان پور |
| ۷۳ | فتوائے بھیمڑی ضلع تھانہ               |
| ۷۴ | فتوائے جام جودھپور، کاٹھیاواڑ         |
| ۷۵ | فتوائے دھوراجی کاٹھیاواڑ              |
| ۷۶ | تصدیقات فتوائے مارہرہ مطہرہ           |
| ۷۸ | فتوائے پیلی بھیت                      |
| ۷۹ | فتوائے آگرہ                           |
| ۷۹ | فتوائے پی ضلع پیشاور                  |
| ۸۰ | فتوائے مدرسہ شمس العلوم بدایوں        |
| ۸۰ | فتوائے مفتی فرنگی محل لکھنؤ           |
| ۸۱ | فتوائے سراج گنج بنگال                 |
| ۸۲ | فتوائے پارہ ضلع اعظم گڑھ              |
| ۸۲ | فتوائے کرمر ضلع بلیا                  |
| ۸۳ | فتوائے فتح پور ہسوا                   |
| ۸۴ | فتوائے ریاست رامپور                   |

- ۸۸ مدرسہ ارشاد العلوم رامپور
- ۸۹ فتوائے کانپور
- ۹۰ فتوائے جاوہر
- ۹۰ فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجیر مقدس
- ۹۱ تصدیقات برہمیں فتویٰ حاصل از علمائے کرام واردین بمبئی
- ۹۱ پہلا مفاوضہ عالیہ
- ۹۲ دوسرا مفاوضہ عالیہ
- ۹۲ فتوائے ننگل ضلع حصار
- ۹۳ فتوائے گوئڈل کاٹھیاواڑ
- ۹۳ فتوائے جونا گڑھ کاٹھیاواڑ
- ۹۳ فتوائے جلال پور جٹان پنجاب
- ۹۵ فتوائے عالی جناب مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بڑودی
- ۱۰۰ فتوائے دیگر از بریلی شریف
- ۱۰۳ فتوائے علمائے سندھ
- ۱۲۲ فتوائے ڈیرہ غازی خاں پنجاب
- ۱۲۴ فتوائے ماتر ضلع کھیڑا
- ۱۲۶ تصدیق مولانا معین الدین اجیری رحمۃ اللہ علیہ

## مقدمہ

## عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دل سے ماننا ”ایمان“ ہے اور ان سے اعراض و انکار کرنا ”کفر“ ہے..... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی تعظیم ”ایمان کی جان“ ہے..... کائنات میں ان سے زیادہ عزت و وجاہت والا، رفعت و بلندی والا، حسن و جمال والا، بخشش و عطا والا کوئی نہیں..... وہ اپنی امت پر ماں باپ، رشتے دار اور مہربان حاکم سے بڑھ کر اطف و کرم کرنے والے ہیں..... حتیٰ کہ قبر کی وہ اندھیری کوٹھری جہاں جان چھڑکنے والے اپنے جگر کے ٹکڑوں، آنکھوں کے نور کو بے یار و مددگار چھوڑ کر چلے آتے ہیں وہاں بھی وہ مہربان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لا کر اپنے نورانی متبسم چہرہ مبارک سے ایسی دل موہتی روشنی بکھیر دیتے ہیں جس سے ساری ظلمتیں کا فور ہو جاتی ہیں..... بے چینیاں رخصت ہو جاتی ہیں..... اور ان کے غلام کو وہ سکون ملتا ہے جو اسے زندگی میں کبھی نہ ملا۔

میرے بھائی! ایسے مہربان، ہمدرد، غم خوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت مومن کے دل میں سب سے زیادہ ہونا لازم و ضروری ہے۔ وہ شفیع گنہگاروں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود ہی ارشاد فرماتے ہیں:

”لایومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین“ (بخاری/۷)

”تم میں اس وقت تک کوئی مومن نہ ہوگا جب تک میری محبت اس کے دل میں ماں، باپ، اولاد اور



سارے لوگوں سے زیادہ نہ ہو“

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

..... ”اس (حدیث) نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے..... ہرگز مسلمان نہیں“..... (تمہید ایمان، ص ۹، مطبوعہ رضوی کتاب گھر)

وہ صحابہ جنہوں نے اپنے ماتھے کی نگاہوں سے اس جمال جہاں آراء کا دیدار کیا..... جن کی صحبتِ عالیہ کی برکتوں نے سب میں کم درجے والے صحابی کو بھی بعد کے اکابر اولیاء سے درجوں اونچا کر دیا..... جن کی عدالت و ثقاہت پر ترجمان وحی الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی مہر تصدیق ثبت فرمادی اور انہیں امت کی ہدایت کا روشن مینار بنا دیا، فرماتے ہیں:

”الصحابی کالنجوم فباہم اقتدیتم اہتدیتم“

”میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے، ہدایت پا لو گے“

ان راہبر و راہنما صحابہ نے ”تحفظ ناموس الوہیت و رسالت“ کی ایسی انمٹ روش اپنائی جو رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کے لئے ”**اصول و قانون**“ کی حیثیت رکھتی ہے۔

آئیے انہیں ضیاءِ میناروں سے ہم بھی روشنی حاصل کریں۔

☆ جب کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان نہ لائے تھے انہوں نے ایک بار اپنے صاحبزادے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کچھ نازیبا کلمات کہے جس پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اس زور سے تھپڑ مارا کہ وہ منہ کے بل گر پڑے اور پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سارا ماجرہ عرض کر دیا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب ایسا نہ کرنا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں:

”وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا، لَوْ كَانَ السِّيفُ مِنِّي قَرِيبًا لَقَتَلْتَهُ“

(یا رسول اللہ!) قسم اس کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا اگر تلوار میرے قریب ہوتی تو میں ضرور

اسے (اپنے والد کو) قتل کر دیتا۔

(تفسیر قرطبی از: امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوبکر القرطبی ۳۲۹/۲۰؛ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اس موقع پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ نہ فرمایا کہ اے ابوبکر یہ تم نے ناقابل معافی جرم کر دیا ہے یا حرام کر دیا، نہ ہی قرآن پاک کی کسی ایسی آیت کا نزول ہوا بلکہ جو ایمان افروز آیت نازل ہوئی، وہ یہ ہے

”لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ“

(پ: ۲۸، سورہ مجادلہ/۲۲)

ترجمہ:- ”تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول (جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم) سے مخالفت کی..... چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں..... یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا..... اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی..... اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں..... اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی..... یہی لوگ اللہ والے ہیں..... سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم عبد اللہ بن ابی منافق کے یہاں تشریف لے گئے تو اس بد بخت نے کہا: دور رہئے کہ آپ کے گدھے کی بد بونے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس پر ایک جاں نثار انصاری صحابی [حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ] نے اسے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”وَاللّٰهُ لِحِمَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَطِيبَ رِيحًا مِنْكَ“

خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گدھے کی بوتھ سے زیادہ پاکیزہ ہے

(بخاری ۱/۳۷۰، مطبوعہ مجلس برکات، مبارک پور اعظم گڑھ)

اور مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ”روح البیان“ میں اس سے بڑی بات نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”والله ان بول حمار رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اطيب رائحة منك“  
قسم خدا کی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(تفسیر ”روح البیان“، مترجم ۱۳/۴۰۵، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

انہیں صحابہ کے نقش قدم کو اپنا کرامت کے غیور اولیاء، علماء، مشائخ اور مسلمانوں نے ”تحفظ ناموس رسالت“ کی خاطر ہمیشہ اپنا سب کچھ داؤں پر لگا دیا حتیٰ کہ ”ناموس رسالت“ کی حفاظت و صیانت میں انہوں نے اپنی جان اور عزت و آبرو تک کی پرواہ نہ کی۔

بارہویں صدی ہجری میں اسلام دشمن عناصر کے ایماء پر درور رسالت کے منافقوں اور حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے عہد کے خارجیوں کے ہم مشرب و ہم مذہب ”وہابیت“ کا چولہ پہن کر سامنے آئے۔

امت کے غیور علماء نے بروقت ان کا تعاقب کیا اور ان کی بدنہی کو واضح و آشکار فرمادیا۔ ان جاں باز سپاہیانہ تحفظ ناموس رسالت میں مجاہد آزادی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی اور آپ کے رفقاءے کار..... امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور آپ کے عظیم تلامذہ علیہم الرحمۃ والرضوان کے مقدس نام سرفہرست ہیں۔

جب پیشوایان وہابیہ، دیابنہ اور قادیانیہ نے

ہر عیب سے پاک خدائے سبوح و قدوس پر امکان کذب کی تہمت لگائی (۱)

ساری دنیا کو اگلی پچھلی تمام باتیں بتانے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ”علم غیب“ کا

انکار کیا (۲)

بلکہ آپ کا علم ابلیس لعین سے بھی مانا (۳)

قصر نبوت کو مکمل فرمانے والے خاتم پیغمبر اہل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والی آلہ وسلم کی آمد بہتر از ہر نعمت کے بعد بھی کسی نئے نبی کا آنا ممکن جانا (۴)

وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جن کا کہا ہوا ہر لفظ ہمیشہ سچ ہوتا ہے ان میں سے ۴۰ انبیاء کرام کی پیشین گوئی کو جھوٹا کہا (۵)

اپنے آپ کو والد و تناسل سے پاک خداے واحد کی اولاد کی جگہ کہا (۶)..... (معاذ اللہ)

تو پھر اُن سپاہیانِ تحفظِ ناموس رسالت نے اپنی غلامی کا حق اور اپنے منصب کا فرض پورا کرتے ہوئے ان کو رباطنوں کا بھرپور رد و ابطال فرمایا اتنا ہی نہیں مجدد و وقت امام اہل سنت نے ان کے کفر کی تصدیق و توثیق اس وقت کے حریمِ طہین کے ۳۳ مقتدر علماء کرام (۷) سے بھی کراوائی وہ تصدیقات مبارکہ ”حسام الحرمین علیٰ منکر الکفر والمین“ کے نام سے کئی بار شائع ہو چکی ہیں (۸)۔

جس سے یہ بالکل روشن ہو گیا کہ واقعی پیشوایان و بابیہ ایسے کافر ہیں کہ جو ان کے کفر پر آگاہ ہونے کے بعد بھی ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کا فر ہے اس کے باوجود یہ لایعنی اعتراض ہوتا رہا کہ دیوبندیوں کو صرف اعلیٰ حضرت اور ان کے عقیدت کیش ہی کافر کہتے ہیں باقی تو کوئی نہیں کہتا؟

اللہ رب العزت شاگردِ اعلیٰ حضرت شیرِ بیشہ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی حشمت علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی تربتِ نور پر اپنی رحمت و رضا کی تجلی فرمائے جنہوں نے اس اعتراض کے جواب میں ایک، دو نہیں بلکہ ہندو پاک کے چودھویں صدی ہجری کے ۲۶۸ اکابر علماء و مشائخ سے ”حسام الحرمین علیٰ منکر الکفر والمین“ پر تصدیقات کروایا اور اسے شائع بھی کر دیا۔ اس طرح تصدیقات کی مجموعی تعداد ۳۰۱ کو پہنچ جاتی ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ ان

پیشوایان وہابیہ، دیانہ قادیانیہ کا کفر ایسا قطعی ہے کہ کیا عربی کیا عجمی سبھی نے ان اقوال کو کفر اور ان کے قائلین کو بالاتفاق کافر کہا۔

یہاں اس بات کا ذکر بالکل بر محل ہوگا کہ مدینۃ الاولیاء دارالسرور برہان پور کے اجلہ، اکابر علماء ”تحریک رد فرقتہ باطلہ“ بالخصوص ”تحریک رد نجدیہ وہابیہ“ میں علمائے اہل سنت کے دوش بدوش رہے جن کی تحریرات رفتہ رفتہ ماضی کی گرد جھاڑ کر ہماری نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہیں ان سے جہاں قافلہ عشق رسالت کی وارفتگی دو بالا ہو رہی ہے وہیں حالات کا رخ دیکھ کر پلٹا کھانے والے حرص و ہوا کے پرستاروں کا حال بے حال ہو رہا ہے۔

راقم السطور ”تحریک تحفظ ناموس رسالت“ کے ان عظیم جرنیلوں سے آپ کو متعارف کرانا چاہتا ہے۔ آئیے آپ بھی ان ستاروں کی چمک دمک سے اپنی ایمانی و فکری دنیا میں چار چاند لگائیے

(۱) حضرت علامہ مفتی خلیل الرحمن برہان پوری علیہ الرحمہ:

آپ نے محی الدین لاہوری نامی غیر مقلد کے رد میں ”فتح المجتہدین“ اور مسئلہ استواء میں رد وہابیہ پر ”صفات متشابہات“ تصنیف فرمایا آپ کی ان دونوں کتابوں کو حضرت علامہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی (ناسک) رحمۃ اللہ علیہ نے ”جامع الفتاویٰ“ جلد ۳ میں ”رد وہابیہ“ میں شمار فرمایا ہے۔ ملک العلماء حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے ”حیات اعلیٰ حضرت“ میں ”رد ندوہ“ میں اعلیٰ حضرت کے ہمد و ہم قدم علمائے اہل سنت کی جو فہرست دی ہے اس میں بھی آپ کا مبارک نام موجود ہے۔

آپ ”صفات متشابہات“ میں تحریر فرماتے ہیں:

..... ”غیر مقلدین جو کہ شفاعت حضرت سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں..... اور تعصب بے نہایت رکھتے ہیں کہ ائمہ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی اہانت کرتے ہیں..... اور تقلید اور تعین مذہب کو شرک کہتے ہیں..... اور اہل سنت و جماعت کو مشرک و کافر کہتے ہیں..... ان کی اقتداء نماز میں جائز نہیں ہے..... اور ایسے

لوگوں کی نماز جنازہ میں شریک ہونا نہیں چاہیے“..... (ص ۲۹)

(۲) حضرت علامہ مولانا حافظ سید اکرام اللہ بخاری برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ

(سابق خطیب و امام شاہی جامع مسجد برہان پور)

(۳) حضرت علامہ مولانا سید محمد سعادت میر صاحب قبلہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

(۴) حضرت علامہ مولانا قاضی حبیب الرحمن صاحب قبلہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ ارشد حضرت علامہ مولانا مفتی سید شاہ دیدار علی صاحب قبلہ محدث الوری علیہ الرحمۃ نے ”معمولات اہل سنت“ (جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم، قیام بوقت سلام، نذر و نیاز، استمداد وغیرہ) کے ثبوت میں ایک لا جواب کتاب تصنیف فرمایا ”رسول الکلام فی بیان المولد والقیام“ جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں: ..... ”واعظ اور مفتیوں پر لازم ہے کہ اس (دوہائی) جماعت سے نفرت دلائیں جس کی زبان اور قلم سے تو بین رسول نکلی اور نکلتی رہتی ہے“..... (ص ۸۸)

اس مبارک کتاب کی تصدیق و تائید برہان پور کے مذکورہ بالا تینوں علمائے باوقار نے فرمائی ہے۔ ہم ان کی عربی تصدیقات کا ترجمہ بالترتیب پیش کرتے ہیں۔

(الف) حضرت علامہ مولانا حافظ سید اکرام اللہ بخاری برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ

..... ”یہ سب دلائل مدعائے قیام تعظیمی (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت کے ذکر کے وقت صلاۃ و سلام پڑھنے کو) ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں، ان میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اسے لکھا فقیر رحمت الہی کے امیدوار علماء کے خادم سید اکرام اللہ باشندہ شہر برہان پور نے۔ اللہ اس کی مغفرت کرے“.....

(ب) حضرت علامہ مولانا سید محمد سعادت میر صاحب قبلہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

..... ”فاضل دریائے علم، بہت عطا فرمانے والے رب تعالیٰ کی جانب سے توفیق یافتہ حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ نے بیشک عین حق و صواب رقم فرمایا اور کتاب و سنت سے کانٹے کی تول دلیل قائم

فرمائی جیسا کہ ہر اس شخص پر ظاہر ہے جو اس سلسلے میں تھوڑی بہت سوجھ بوجھ اور غور و فکر رکھتا ہے۔ اسے لکھا علماء کے معمولی خادم سید محمد سعادت میر برہان پوری نے، من جانب اللہ، اس کی بخشش ہو.....

(ج) حضرت علامہ مولانا قاضی حبیب الرحمن صاحب قبلہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

..... ”یہ سب حق و درست ہے۔ محمد حبیب الرحمن برہان پوری“.....

(رسول الکلام، ص ۱۵۶)

(۵) حضرت علامہ الشاہ سید ابوالبرکات چشتی برہان پوری علیہ الرحمۃ

آپ حسینی سادات سے ہیں آپ کا سلسلہ نسب ۲۰ ویں پشت میں حضرت مخدوم جرم پوش تنج برہنہ رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے آپ کا وصال ۲۶ ر شوال ۱۳۱۶ھ میں ہوا۔ آپ نے عقائد و معمولات اہل سنت میں ایک اہم کتاب ”چراغ حق“ تصنیف فرمایا مگر افسوس یہ ابھی تک شائع نہ ہو سکی۔ اس کتاب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

..... ”جو لوگ کہ ان چاروں [یعنی امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین] کی تقلید سے باہر ہیں وہ مسلمان نہیں اگرچہ خلق اللہ [مخلوق] کے روبرو [سامنے] کلمہ گو اور مسلمان اور مصلیٰ [نمازی] ہیں مگر عند اللہ و عند الرسول [اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و سلم کے نزدیک] مسلمان نہیں..... عقیدہ ان کا اچھا نہیں..... وہ اپنے کو موحدین شمار کرتے ہیں اور درپردہ دعویٰ نبوت کا بھی ہے..... ان کے کفر میں کیا شک ہے..... انہیں کو وہابی کہتے ہیں..... وہابی (اسے) کہتے ہیں کہ جس کو تقلید عبدالوہاب نجدی کی ہے اور مولوی اسماعیل دہلوی کی بھی ہے..... سوا، اس کے حضرت کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ..... وہ بھی ایک بشر ہیں جیسا کہ میں ہوں“..... (ص ۴۴، ۴۵)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

..... ”فرقہ وہابیہ [کہ] ان کے ساتھ ہزاروں جاہل بھی بگڑے ہوئے ہیں..... جاہل کیا..... اچھے اچھے عالم اور مشائخ اور حافظ اور قاری کہ رات دن کلام مجید ان کی زبان پر ہے..... ان کے دلوں پر

غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے“..... (ص ۱۳)

## (۶) حضرت علامہ مولانا سید نصیر الدین عبید اللہ برہان پوری علیہ الرحمۃ

آپ سادات حسینی سے ہیں صاحب تصانیف بزرگ ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حکم منامی پر حرمین طہیین گئے بعد حج ۱۵ محرم ۱۲۹۳ھ کو مدینہ منورہ میں سفر آخرت پر روانہ ہوئے مسجد نبوی میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع مدفون بنا۔

آپ الحب لله والبغض لله کی عملی تفسیر تھے خصوصاً توہین خدا و رسول کی بنا پر فرقہ و ہابیہ سے انتہائی بیزار تھے جیسا کہ آپ کی تصانیف کے نام سے ظاہر ہے۔ چند نام آپ بھی ملاحظہ کریں۔

(۱) صاعقة الاربعة على الفرقة الوهابية الكذابية (۲) براہین الساطعة فی اثبات مذهب اهل السنة اللامعة (۳) ساطع الانوار من كلام سيد الابرار (۴) ایذاح الارتداد (۵) لباب النقائح فی احکام الذبائح۔

افسوس صد افسوس کہ اب تک یہ کتابیں راقم کو دست یاب نہ ہو سکیں، تلاش جاری ہے۔ قارئین سے بھی التماس ہے کہ اگر کسی صاحب ذوق کو سراغ ملے تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ البتہ ”لباب النقائح“ فارسی قلمی کے ۹ صفحات ضرور ہاتھ آئے ہیں راقم اس کی ایک عبارت پیش کرتا ہے۔

..... ”بعضے کساں کہ در سخن فہمی بہرہ وافی و حظ کافی نہ داشتند افراط و تفریط مزید بعمل آوردند و علانیہ بر ملای گویند کہ جانورے کہ برائے فاتحہ یازدہم و دواز دہم و غیرہ فاتحہ بزرگاں شہرت یافتہ گوشت او مطلق حرام و مردار است..... و بعضے ازاں زیادہ تر غلو برپا کردہ فتویٰ دادند کہ اطعمہ نذور بزرگان حرام..... و نذور منجر بشرک اند..... و از مسئلہ ہدیۃ الاحیاء الی الاموات غافل اند..... یا منکر..... باوجودیکہ از احادیث صحیحہ ثابت است و اتفاق علماء و اجماع امت من لدن الصحابة الی ہلم

جو ابراآں ست“..... (ص ۶)

ترجمہ:- بعض لوگ کہ بات سمجھنے کا ملکہ تامہ راسخ نہیں رکھتے (راہ تو وسط و اعتدال کو چھوڑ کر) افراط و تفریط پر عمل کرتے ہیں گھم گھملا کہتے ہیں کہ گیارہویں، بارہویں اور بزرگوں کی فاتحہ کا کھانا



..... اس کا گوشت مطلقاً حرام ہے..... اور بعض لوگ اس میں غلو کر کے فتویٰ دیتے ہیں کہ..... بزرگان دین کی نذر و نیاز کا کھانا حرام اور شرک تک پہنچانے والا ہے..... حالاں کہ یہ لوگ زندوں کے اموات کو ہدیہ و تحفہ پہنچانے کے مسئلے سے یا تو غافل ہیں..... یا (سرے سے اموات کو ہدیہ و تحفہ پہنچنے کے) منکر ہیں..... باوجودیکہ یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے..... اور اس پر صحابہ سے آج تک کے علماء کا اتفاق اور امت کا اجماع ہے۔

میرے بھائی! اس تفصیل سے آپ پر سپاہیان تحفظ ناموس رسالت کی روش، ان کا جذبہ عشق نبوی اور اس کے اصول و آداب بخوبی واضح ہو چکے ہوں گے۔ اب آئیے! قافلہ عشق کے سالاروں کی مزید سرفروشیاں دیکھنے کے لئے ورق الٹئے اور ۲۶۸/ جاں بازوں کے تیور عشق والفت سے اپنے ”جذبہ حب نبوی“ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو جلا بخشیے۔

میرے بھائی! یہ دنیا نہ کسی کی ہوئی ہے نہ کبھی ہوگی جو بھی یہاں آیا ہے ایک نہ ایک دن اسے جانا ضرور ہے۔ کامیاب وہی ہوگا جو ”چراغ حب نبوی“ اپنے دل میں روشن کر کے آخرت کے پہلے پڑاؤ میں داخل ہوگا۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے  
اندھیری رات سنی تھے چراغ لے کے چلے

میرے بھائی! ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اگر رات نہ ہو تو دن کی شناخت نہ ہوگی۔ ٹھنڈک نہ ہو تو گرمی کا پتہ نہ چلے گا۔ یوں ہی بلاشبہ عشق رسالت بھی ایک انمول دولت ہے اس میں ہماری صداقت کا حال بھی اسی وقت کھلے گا جب اس بے بہاد دولت کے دشمن سے سامنا ہوگا۔ اس وقت عقل سو سو بھیس بدل کر سامنے آئے گی اور تمہارے عشق رسالت کو مات دینا چاہے گی۔ مگر یاد رکھو  
عقل کو تنقید سے فرصت نہیں  
عشق پر اعمال کی نییاد رکھ

میرے بھائی! ایسے موقع پر گھبرانا مت بلکہ ایک نظر اٹھا کر ہدایت کے روشن میناروں

”صحابہ“ کو دیکھ لینا ان سے نگاہیں چار ہوتے ہی تمہارے ڈمگاتے قدم جم جائیں گے..... تمہارا اضطراب ختم ہو چکا ہوگا..... دشمن فرار کی راہ لے گا..... عشق کامیاب ہو چکا ہوگا..... اور کسی بلندی پر کھڑا مسکرا رہا گا..... اور پھر تم بھی اس بات کا اقرار کرتے نہیں تھکو گے کہ..... ہاں ہاں واقعی رب ذوالجلال اپنے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کے دیوانوں کی مدد فرماتا ہے..... اور وہ بھی حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے۔

میرے بھائی! میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا بس میری ایک آخری بات سن لو..... اور وہ بھی امام اہل سنت کی زبان میں..... اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصد بنالو۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام  
لہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اللہ پاک ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سچا عشق عطا کرے اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واهل بیتہ  
اجمعین وبارک وسلم وبحرمة السيد الاكرم الغوث الاعظم ابی محمد  
عبدالقادر الجيلانی البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فقط والسلام

دعا گو، دعا جو

محمد حسان ملک نوری برہان پوری

خادم: دارالعلوم نوریہ اہل سنت بدرالاسلام

۳۴/۳۰ نعمت پورہ چیستم وارڈ برہان پور (ایم۔ پی)

موبائل نمبر: 09179505610

## حواشی

- (۱) فتاویٰ رشیدیہ کامل ۹۶/۱، از مولوی رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ درسی کتاب گھر، دہلی
- (۲) حفظ الایمان، ص ۱۵، از مولوی اشرف علی تھانوی، مطبوعہ دارالکتاب، دیوبند
- (۳) براہین قاطعہ، ص ۵۱، مصنفہ مولوی خلیل احمد انیسٹھوی، مصدقہ مولوی رشید گنگوہی
- (۴) تحذیر الناس، ص ۴۳ مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی، مطبوعہ دارالکتاب، دیوبند
- (۵) ازالہ اوہام، ص ۶۲۹ مرزا قادیانی بحوالہ بہار شریعت ۱۹۴/۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی
- (۶) ازالہ اوہام، ص ۶۸۸، از مرزا غلام احمد قادیانی بحوالہ بہار شریعت ۱۹۲/۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ
- (۷) علمائے حریمین کے مبارک نام، ص ۳۰ سے ملاحظہ کریں۔
- (۸) ۱۴۳۰ھ میں فقیہ عصر حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ اور آپ کے تلمیذ ارشد فقیہ مبصر حضرت علامہ مفتی اسرار احمد نوری برہان پوری صاحب قبلہ دام ظلہما علینا نے قدیم و جدید نسخوں کو سامنے رکھ کر ”حسام الحرمین علی منخر الکفر والمین“ کی تصحیح فرمائی اور حضرت فقیہ مبصر نے ”تابش شمشیر حریمین“ کے نام سے ایک جامع اور وقیع مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے جس میں آپ نے حسام الحرمین کی استنادی حیثیت پر کھڑے کئے جانے والے بے سرو پا اعتراضات جو تحقیقی محاسبہ فرمایا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ تصحیح شدہ نسخہ ۱۴۳۰ھ میں رضا اکیڈمی سے شائع ہو چکا ہے اور اس بار وہی نسخہ کمپیوٹر کتابت کے ساتھ دوبارہ شائع ہو رہا ہے۔

# الصوارم الهندية على مكر شياطين الديوبندية ٥ ٢ ٣ ١ ٥

مرتب

شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابوالفتح  
محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی پبلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

## سر شکن دیو مرید ورجیم

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے مکہ معظمہ کو اپنا شہر فرما کر اسے دنیا کے سارے شہروں پر فضیلت بخشی۔ اور درود و سلام کا تحفہ اس کے حبیب روف ورجیم کو جس کے پیارے قدموں نے مکہ معظمہ کو وہ عزت دی کہ قرآن پاک نے اس کی قسم کھائی..... اور مدینہ طیبہ کو وہ دل آویزی و نزہت و برکت عطا فرمائی کہ وہ پیاری بستی حرم رسول کہلائی اوس کے گلی کو چوں پر فدا ہونے کو بہار فردوس آئی وہ مقدس بستی جس نے خدا کے محبوب کی خواہ گاہ بننے کی عزت پائی اس نبی والی بستی کی پیاری قسمت پر وہ خدا والی بستی رشک لائی فالحمد لله والصلاۃ والسلام علی رسول الله وآله وصحبه ومن والاه اما بعد

سگ آستانہ نبوی و بندہ سرکار قادری و گداے بارگاہِ رضوی فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنؤی غفرلہ ولا ہو یہ ربہ المولی القوی

برادرانِ دین و ملت اخوانِ اہل سنت کی خدمت میں بعد تحیہ مسنونہ عرض کرتا ہے کہ یہ ہندوستان کے علمائے اہل سنت کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جس میں ان حضرات نے متفق اللفظ و یک زبان ہو کر کتاب مستطاب ”حسام الحرمین شریف“ کی تصدیق و توثیق و تصحیح اور طوائف قادیانیہ و دیوبندیہ و وہابیہ و قاسمیہ و گنگوہیہ و تھانویہ و انبیٹھیہ کی تضلیل و تکفیر و تضحیح و توجیح فرمائی ہے۔ اس سے مقصود..... دو امر محمود

امراول:- یہ کہ بعض جہال بکا کرتے ہیں کہ یہ تو بریلی و دیوبند کے جھگڑے ہیں علمائے بریلی کے سوا دیوبندیوں کو کوئی کافر نہیں کہتا..... وہ دیکھیں کہ جس قدر علمائے اہل سنت ہیں وہ سب دیوبندی گروہ کی تکفیر میں علمائے بریلی سے متفق ہیں۔

امردوم:- بعض شیاطین دیوبندیہ جب حسام الحرمین شریف کا کوئی جواب نہیں لاسکتے تو یوں مکرو فریب کر کے عوام کو دھوکے دیتے ہیں کہ حرمین شریفین کے علماء اردو زبان سے ناواقف تھے ان کے سامنے دیوبندی مولویوں کی عبارتوں کے غلط ترجمے عربی میں پیش کیے گئے انہوں نے ہماری اصل اردو زبان نہیں سمجھی اور کفر کے فتوے دیدیے۔

حالاں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کوئی دیوبندی قیامت تک نہیں بتا سکتا کہ عربی ترجمہ میں کون سا لفظ غلط ہے..... مگر اب تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا ہندوستان کے تمام علماء بھی اردو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ سب متفق ہو کر دیوبندیوں کو کافر کہہ رہے ہیں..... کیا دیوبندی اردو کوئی جنگلی یا پہاڑی اردو ہے جسے سمجھنے والا دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ لعنة الله على الكاذبين۔

اب میں اس تمہید کو ختم کرتا اور اس مجموعہ فتاویٰ کا تاریخی نام

..... ”الصورم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ“ (۱۳۴۵ھ)..... دھرتا ہوں۔

و با لله التوفیق والا عتصام

والسلام مع الاکرام علی جمیع اہل الاسلام

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

### خلاصہ استفتاء

سلام ہماری طرف سے مکہ معظمہ کے عالموں اور مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر

آپ کی جناب میں عرض یہ ہے کہ

”غلام احمد قادیانی“ نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا..... پھر وحی کا اِدعا کیا..... پھر لکھ دیا

کہ..... ”اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا“.....

پھر اپنے کو بہت انبیاء علیہم السلام سے افضل بتانا شروع کیا..... اور کہا:

”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے“

اور کہا کہ:..... ”عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ معجزے مسمریزم سے دکھاتے تھے میں ایسی

باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا“.....

اور لکھا:..... ”پہلے چار سو انبیاء کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں۔ اور سب سے زیادہ

جس کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں“.....

اور تصریح کر دی کہ..... ”یہودی جو عیسیٰ اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے

پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم ہر گز ان پر رد کر سکتے ہیں“.....

اور تصریح کر دی کہ..... ”عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں ان کے بطلان

نبوت پر قائم ہیں۔ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں شمار

کر دیا ہے“.....

ان کے سوا اُس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔

”قاسم نانوتوی“ نے ”تخذیر الناس“ میں کہا:

..... ”بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے“..... (صفحہ ۱۴)

..... ”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“..... (صفحہ ۲۸)

..... ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں“..... (صفحہ ۳)

”رشید احمد گنگوہی“ اپنے ایک فتوے میں لکھ گیا کہ:

..... ”جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں۔ جیسا اس نے کہا اور بس۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی“.....

اور اسی گنگوہی اور ”خلیل احمد انپٹھوی“ نے اپنی کتاب ”براہین قاطعہ“ میں تصریح کی کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا برا قول خود اس کے بدالفاظ میں یہ ہے

..... ”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے“.....

اور اس سے پہلے لکھا کہ:

..... ”شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے“.....

”اشرف علی تھانوی“ نے چھوٹی سی رسلیا (”حفظ الایمان“) میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار



پائے کو حاصل ہے۔ اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے

..... ”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ

امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے“.....

آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں؟..... اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں..... تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے؟ جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا:

..... ”جوان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے“.....

جیسا کہ شفاء السقام و برّاز یہ و مجمع الانہر و در مختار و غیر ہارون کتبائوں میں ہے۔

اور جوان میں شک کرے..... یا انہیں کافر کہنے میں تا مل کرے..... یا ان کی تعظیم کرے

..... یا ان کی تحقیر تو وہین سے منع کرے..... تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

ہمیں جواب افادہ کیجئے اور بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ سے بہت ثواب لیجئے۔

## خلاصہ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین شریف

مسمیٰ بنام تاریخی

### فوائد فتاویٰ کا خلاصہ

۵ ۴ ۳ ۱ ھ

علمائے حرمین نے قادیانیوں، دیوبندیوں پر کیا احکام لگائے

ان اقوال کے قائلین بدعت کفریہ والے، اشقیاء سب کے سب مرتد ہیں..... باجماع

امت اسلام سے خارج ہیں..... بیدینی و بدنذہبی کے خبیث سردار ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر فاجر..... سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہیں۔

ملحد، کذاب، بد دین، زیاں کار، گمراہ، ستمگار، خارجی، دوزخ کے کتے، شیطان کے گروہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں..... دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں، جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں، کافروں کے رازدار ہیں، دین کے دشمن ہیں۔

ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال..... ان میں کوئی دین متین کو پھینکتا ہے..... کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے..... اسلام میں ان کا نام نشان کچھ نہ رہا، مفتری، ظالم ہیں، وہابی ہیں، ان سے بڑھ کر ظالم کون، اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔

اپنی خواہش کو خدا بنالیا..... ان کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ..... تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے..... حد سے گزرے ہوئے ہیں، توبہ سے محروم ہیں، اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں۔

مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک دین سے نکل گئے جیسے بال آٹے سے..... جب تک اپنی بدنہ ہی نہ چھوڑیں، ان کا نہ روزہ قبول، نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ کوئی فرض، نہ نفل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں، یہ اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اہل بطلان، اہل فساد، کافروں سے بھی بدتر، سخت رسوائی کے مستحق، بطلان والے شیطان، عقلاء میں رسوا، ان کا مرتد ہونا پھر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن ہے۔

وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، انہیں بہرا کر دیا، ان کی آنکھیں اندھی کر دیں، ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ انہیں اللہ نے گمراہ کیا، ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دی، ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔

سو (۱۰۰) کافروں سے دین میں ان کا نقصان زیادہ سخت ہے کہ عالموں، فقیروں، نیکوں کی شکل بنتے ہیں اور دل ان خباثتوں سے بھرا ہوا۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے۔

بد مذہب، گھنونی گندگیوں میں لتھڑے، کفری نجاستوں میں بھرے، زندیق، بدین دہریے ہیں، الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں۔ ان پر وبال اور ذلت لازم ہو چکی ہے۔

وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں، اوندھے جاتے ہیں۔ انہوں نے شان الہی کو ہلکا جانا، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو خفیف ٹھہرایا، شامت پھیلانے والے، زہر دیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خود اللہ و رسول (جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر زیادتی کی..... چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے برامائیں کافر۔

شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے، وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں کہ ﴿اے نبی! ان سے فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان

کے بعد ﴿

شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے آراستہ کیا، ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا، طرح طرح کے کفران کے لئے کڑھے تو ان میں اندھے ہو رہے ہیں یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے..... اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو..... کافر ہے، گمراہ ہے..... دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

علمائے حریمین نے ان بے دینوں کے لئے جو دعائیں فرمائیں

الہی! ان پر اپنا سخت عذاب اتار، اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود الہی..... ان سے شہروں کو خالی کر..... انہیں تمام خلق میں نکال کر..... انہیں عاوشمود کی طرح ہلاک کر..... ان کے گھر کھنڈر کر دے۔

خدا ان پر لعنت کرے..... ان کو رسوا کرے..... ان کا ٹھکانہ جہنم کرے..... ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کو کھود کر پھینک دے..... اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔

اللہ ان کی ناک خاک میں رگڑے..... انہیں ہلاکی ہو..... خدا ان کے اعمال برباد کرے..... ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت..... اللہ انہیں قتل کرے کہاں او نہ دھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی..... اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔

علمائے حریمین نے مسلمانوں کو ان مرتدوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کا حکم دیا

بیشک ”بزازیہ“ اور ”درر وغرر“ اور ”فتاویٰ خیریہ“ اور ”مجمع الانہر“ اور ”درمختار“ وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ:

..... ”جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد..... ان کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے..... خود کافر ہے“.....

شفاف شریف میں فرمایا:

..... ”ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے..... یا ان کے بارے میں توقف لائے  
..... یا شک لائے“.....

ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے..... ان کے جنازے کی نماز پڑھنے..... ان کے ساتھ  
شادی بیاہ کرنے..... ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے..... ان کے پاس بیٹھنے..... ان سے بات  
چیت کرنے..... اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہ وہی ہے، جو مرد کا ہے۔

یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام اشد گناہ ہیں جیسا کہ ہدایہ..... غرر..... ملتقی..... درمختار  
..... مجمع الانہر..... برجنہ..... فتاویٰ ظہیریہ..... اور طریقہ محمدیہ حدیقہ ندیہ..... فتاویٰ عالمگیری  
وغیرہا میں تصریح ہے۔

ہاں ہاں احتیاط احتیاط! کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب  
سے زیادہ اہم ہے۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ..... لوگوں کو ان سے ڈرائے اور نفرت دلانے..... ان کے  
فاسد راستوں، باطل عقیدوں کی برائی بیان کرے..... ہر مجلس میں ان کی تحقیر و توہین واجب..... ان  
کے عیب سب پر ظاہر کرنا درست ہے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو  
اور ان کے پھندوں میں پڑنے سے اللہ کی پناہ چاہے۔

وہ لوگ تمام علماء کے نزدیک سزاوارتذلیل ہیں..... کافروں سے ان کا نقصان زیادہ سخت  
ہے۔ اس لئے کہ کھلے کافروں سے عوام بچتے ہیں..... اور یہ تو..... عالموں کی شکل میں ظاہر ہوتے  
ہیں تو عوام ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے..... اور ان کا باطن جو ان  
خباثتوں سے بھرا ہے وہ اسے نہیں جانتے تو دھوکا کھاتے..... اور جو کفران سے سنتے ہیں اسے قبول  
کر لیتے ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے۔ خصوصاً ان شہروں میں جہاں حاکم  
مسلمان نہیں۔

ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے..... اور جس سے ہو سکے کہ ان کو ذلیل کرے ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے..... اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجالائے..... جو ان کی ناپاکیوں کے سبب انہیں چھوڑے اس پر اللہ کی رحمت و برکت۔

ہر عقل والے پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے..... مشہور علماء جن کی زبان کو اللہ نے وسعت دی ہے..... ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بد مذہبیاں مٹانے میں کوشش کریں..... کہ شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں۔

اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت و ثواب کا امیدوار ہو کہ..... ان لوگوں سے پرہیز کرے اور ان سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے..... کہ اس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض ہے..... اور چلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے۔

واجب ہے کہ منبروں پر..... اور رسالوں اور مجلسوں اور محفلوں میں مسلمانوں کو ان سے ڈرایا جائے ان سے نفرت دلائی جائے..... تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے..... کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔

اللہ عز و جل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں، گمراہ گروں کی سرایتِ عقائد سے بچائے آمین۔

## اسمائے مبارکہ مفتیان حرمین طیبین

جن کی تصدیقیں حسام الحرمین پر ہیں

- (۱) شیخ علمائے مکہ معظمہ مفتی شافعیہ مولانا شیخ محمد سعید باہصیل
- (۲) شیخ الخطباء والائمہ بمکہ معظمہ مولانا شیخ احمد ابوالخیر میرداد
- (۳) ناصر سنن فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مولانا علامہ شیخ صالح کمال
- (۴) صاحب رفعت وافضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال
- (۵) بقیۃ الاکابر عمدۃ الآواخر جلوه گاہ نور مطلق مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی
- (۶) محافظ کتب خانہ حرم حضرت علامہ مولانا سید اسماعیل خلیل
- (۷) صاحب علم حکام مولانا علامہ سید ابو حسین مرزوقی
- (۸) سرشکن اہل مکروکید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید
- (۹) سابق مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی
- (۱۰) فاضل، ماہر، کامل مولانا شیخ علی بن حسین مالکی
- (۱۱) ذوالجلال والزمین مولانا شیخ جمال بن محمد بن حسین
- (۱۲) نادر روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف
- (۱۳) نکوئی روزگار مولانا شیخ عبدالرحمن دہان
- (۱۴) مدرس مدرسہ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی
- (۱۵) اجل خلفائے حاجی امداد اللہ صاحب مولانا شیخ احمد کمالی امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ
- (۱۶) عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط

- (۱۷) والا منزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن محمد بافضل
- (۱۸) صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داعستانی
- (۱۹) فاضل کامل مولانا شیخ محمد سعید بن محمد میانی
- (۲۰) فاضل کامل حضرت مولانا حامد احمد محمد جداوی
- (۲۱) مفتی حنفیہ حضرت سیدنا مولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ
- (۲۲) عمدة العلماء افضل الا فاضل سابق مفتی مدینہ طیبہ عثمان بن عبدالسلام داعستانی
- (۲۳) فاضل کامل شیخ مالکیہ سید شریف مولانا سید احمد جزائری
- (۲۴) صاحب فیض ملکوتی حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خربوتی
- (۲۵) صاحب خوبی و کنوئی شیخ الدلائل مولانا سید محمد سعید
- (۲۶) عالم جلیل فاضل عقیل مولانا محمد بن احمد عمری
- (۲۷) ماهر علامہ صاحب عز و شرف حضرت مولانا سید عباس بن جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل
- (۲۸) فاضل کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محری
- (۲۹) فاضل کامل عالم عامل مولانا سید محمد بن محمد مدنی دیداوی
- (۳۰) مدرس حرم مدینہ طیبہ مولانا شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری
- (۳۱) مفتی شافعیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی شافعی
- (۳۲) فاضل نامور حضرت مولانا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونس
- (۳۳) شیخ فاضل مولانا عبدالقادر توفیق شلمی

رحمة الله تعالى عليهم اجمعين



# فتاوائے علمائے اہل سنت و جماعت ہند

## د ر تصدیق حسام الحرمین شریف

الاستفتاء

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و مفتیان دین و ملت کثرہم اللہ تعالیٰ و ایدہم اس مسئلہ میں کہ:

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی تخت سخت توہینیں اور گستاخیاں کیں۔

رشید احمد گنگوہی نے اللہ عز و جل کو جھوٹا کہا اور اسی گنگوہی اور خلیل احمد انپٹھوی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا۔

اور اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چار پاؤں کے علم کی طرح لکھا۔

اور قاسم نانوتوی نے حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا۔

ان لوگوں کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام و مفتیان عظام سے استفتاء کیا گیا۔ ان حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال ملعونہ کے سبب کافر و مرتد ہیں.....

اور جو شخص ان کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

ان فتاوائے مقدسہ کا مجموعہ مدت ہوئی ”حسام الحرمین“ کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں؟..... اور تمام مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم و ضروری ہے یا نہیں؟

اظہار حق فرمائیے اور اللہ عز و جل سے اجر پائیے۔ بینوا و توجروا۔

المستفتی: عرب حسن بن احمد مصری عفی عنہما  
از گونڈل کاٹھیاوار۔ رسالہ دارپنشنریاست جونا گڑھ۔

فتاوائے سرکار مارہرہ مطہرہ

الجواب اللهم هداية الحق والصواب

(۱)

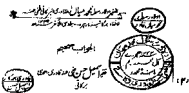
بیشک فتاویٰ مبارکہ ”حسام الحرمین علی منحہ الکفر و المین“ حق و صحیح ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبٹھوی اور اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ ناقابل توجیہ و تاویل کی بنا پر جن کا حوالہ اس استفتاء اور مجموعہ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین میں ہے ضرور کفار، مرتدین، ملعونین ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے ان کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر۔

مسلمان پر احکام حسام الحرمین کا ماننا فرض قطعی ضروری..... اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی، لازم حتمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی عفی عنہ

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۵ھ

(۲) الجواب صحیح۔ فقیر اسماعیل حسن عفی عنہ قادری احمدی برکاتی



## جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف کافتویٰ

(۳) کتاب لاجواب حسام الحرمین الشریفین کے سب احکام بیشک وارتیاب حق و صواب ہیں۔ بے شبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کثیر کفریات واضحہ شنیعہ قبیحہ کے سبب کافر ہے اور یقیناً ایسا کہ اس کے کافرو مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک، ذراتاً مل، کچھ تردد، تھوڑا سا شبہ کرنے والا بھی اسی کی طرح کافر کہ..... جس طرح ایمان کو ایمان جاننا لازم ہے..... یوں ہی کفر کو کفر ماننا۔

کفر ضد ایمان ہے اور ”الاشیاء تعرف باضدادھا“ جو کفر کو کفر نہ جانے گا وہ ایمان کی قدر کیا جانے گا۔ اندھے کو روشنی کا حال کیا کھلے گا۔ تو جو کفر کو کفر نہیں جانتا یقیناً وہ اندھے کی طرح ہے۔ روشنی ایمان سے اس کا قلب محروم ہے۔ ہر مسلمان کو بحکم قرآن کفر و ایمان دونوں کی پہچان ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ﴾

جس نے کفر کیا طواغیت سے اور ایمان لایا اللہ پر تو اس نے بیشک مضبوط گرہ تھامی۔

تو جو بات اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے اسے ہر مسلمان ضرور کفر جانتا ہے۔ اور جو اسے کفر نہ جانے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

قادیانی اس لئے کافر ہے کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا اور انکار ختم نبوت، قرآن کا انکار ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی کچھ کافر ہو کچھ مسلمان۔ اگر سارے قرآن پر دعویٰ ایمان رکھتا ہو اور ایک کلمہ کی قرآنیت سے منکر ہو۔ وہ سب کا منکر اور کھلا کافر ہے۔

قال الله تعالى:

”افتؤمنون ببعض الكتاب و تكفرون ببعض“

قادیانی اپنی نبوت کا مدّعی ہے۔ جو جھوٹا نبی بنے وہ مفتری علی اللہ کافر باللہ ہے  
..... قادیانی حضرت روح اللہ و کلمۃ اللہ و نبی اللہ عسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی توہین کرتا ہے  
..... یوں ہی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی..... بلکہ بہت سے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی۔ اور  
جو کسی ایک نبی کی توہین کرے وہ اجماعاً قطعاً یقیناً کافر ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

اس کے کفریات اس قدر ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ اور گنتی کیا درکار ہے کہ..... جو ایک ہی  
وجہ سے کافر ہو، انہیں کفار کی طرح مبتلائے قہر قہار، مستوجب غضب جبار، مستحق سخت عذاب نار،  
لائق لعنت حضرت کردگار ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الغفار

یوں ہی قاسم نانوتوی جس نے قرآن عظیم پر بے ربطی کی لم لگائی، جس نے حضور علیہ  
الصلاۃ والسلام پھر صحابہ کرام، تمام ائمہ عظام و علمائے اعلام اور سب مسلمانوں خواص و عوام کو نا فہم و  
خطا کار ٹھہرایا..... جس نے وضاحت سے ختم نبوت کا انکار کیا۔ وغیر ذلک من الہزلیات۔

یوں ہی رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی جنہوں نے شیطان کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے علم عظیم سے زائد بتایا..... جنہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننے کو شرک  
جانا اور خود شیطان کے لئے علم محیط ارض مانا اور یوں ابلیس کو خدا کا شریک جانا..... جنہوں نے مجلس  
میلا و مبارک کو کھنچا کے جہنم سے بدتر کہا۔ گنگوہی نے تصریح کی کہ

..... ”میلا و مبارک جس طرح بھی ہو ہر طرح ناجائز و بدعت ہے“.....

جس نے صاف منہ بھر کہا کہ:

..... ”وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے“.....

یعنی معاذ اللہ خدا کے کذب کا امکان تو امکان وقوع ہو لیا۔

یوں ہی اشرف علی تھانوی جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شان رفیع میں وہ سخت  
گندی ناپاک گالی کی۔

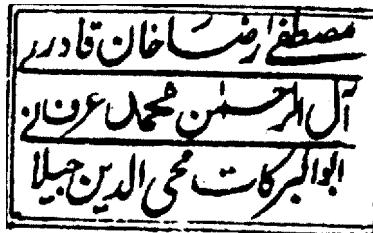
ضروریہ سب کے سب بے شبہ ایسے ہی کفار مرتدین ہیں۔ جن کے کفر میں ذرا شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مجمع الانہر، درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے

”من شک فی کفره و عذابه فقد کفر“ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام ماننا اور ان کے مطابق عمل فرض ہے۔

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم قالہ بفمہ و امر برقمہ

الفقیہ مصطفیٰ رضا القادری النوری عفی عنہ (حضور مفتی اعظم ہند)



(۴) هذا هو الحق و الحق بالا تباع الحق -

حرره الفقیر الی رحمة ربہ و نعمة حبہ محمد المدعو بحامد رضا القادری النوری

الرضوی البریلوی حمایہ ربہ من کل شر مزوی وسقاه من نمیر منهل کرمہ المروی آمین

(۵) لقد اصاب من اجاب - رحم الہی غفرلہ (صدر المدرسین: دارالعلوم اہل سنت و جماعت)

(۶) الجواب صحیح - الفقیر القادری محمد عبدالعزیز عفی عنہ (مدرس دوم: دارالعلوم منظر اسلام)

(۷) ذلک کذلک - خویدم الطلبة محمد حسنین رضا القادری البریلوی

(۸) للہ در المجیب - محمد ابراہیم رضا رضوی عفی عنہ (مہتمم: دارالعلوم منظر اسلام)

(۹) الجواب صحیح - سردار علی البریلوی عفی عنہ

(۱۰) لقد اجاد المجیب و افادہ -

محمد تقدس علی قادری رضوی غفرلہ (نائب مہتمم: دارالعلوم منظر اسلام)

(۱۱) ذلک هو الحق و بالقبول الحق

فقیر احسان علی عفی عنہ مظفر پوری (مدرس چہارم: منظر اسلام)

(۱۲) الجواب صحیح - محمد نور الہدیٰ حیات پوری

(۱۳) الجواب صحیح - عبدالرؤف عفی عنہ فیض آبادی

(۱۴) انه لجواب صحیح لایاتیہ الباطل من بین یدیہ و لامن خلفہ . واللہ تعالیٰ اعلم

راقم سب سنویوں کا خادم فقیر سید غلام محی الدین بن السید مولانا المولوی رحمت اللہ قادری

راندری عفی عنہ

(۱۵) هذا هو تحقیق الحق الحقیق والحق بالاتباع یلیق .

العبد المسکین غلام معین الدین اللکھنوی

(۱۶) الجواب صحیح - فقیر محمد صدیق اللہ بناری

(۱۷) الجواب نور والمجیب منصور - محمد نور عفا اللہ عنہ آروی

(۱۸) صح الجواب واللہ اعلم بالصواب - مختار احمد عفی عنہ بہاری

(۱۹) ذلك كذلك انا مصدق لذلك واللہ خیر مالک -

فقیر غلام جیلانی اعظمی قادری برکاتی غفرلہ ماتقدم من ذنبہ وما سیاتی

(مدرس: دارالعلوم منظر اسلام بریلی)

(۲۰) الجواب صحیح - ابوالانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جیلانی جائسی غفرلہ

(۲۱) هذا الجواب صحیح - فقیر حسین الدین قادری رضوی فرید پوری

(۲۲) الجواب صحیح و المجیب نجیح -

فقیر عبدالعزیز القادری الرضوی المصطفوی المظفر پوری ثم الگور کھیوری

غفرلہ ذنبہ المعنوی والصوری

(۲۳) الجواب صحیح - محمد شاہد الحق عفی عنہ قادری

(۲۴) صح الجواب - واللہ تعالیٰ اعلم -

فقیر ابوالمعانی محمد ابرار حسن صدیقی تلہری عفا اللہ تعالیٰ عن ذنبہ الجلی و الخفی  
(مفتی دارالافتاء جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی)

(۲۵) حسام الحرمین حسام و ہوا حق بالاتباع واللہ ولی الانعام و ہوا علم نمقہ۔  
عبدالعاصی سلطان احمد البریلوی غفرلہ

(۲۶) حسام الحرمین شمشیر براں ہے جس کی دھار مخالفین بیدین کے گرانے سے گز نہیں سکتی۔  
فقیر ہچمدان وزیر احمد خاں محمدی سنی حنفی قادری بوالحسینی رضوی غفرلہ

(۲۷) اصاب المجیب نمقہ

الفقیر ابوالفرح عبیدالحامد محمد علی السنی القادری الحامدی الآنولوی غفرلہ ذنبہ الجلی  
والخفی مولانا العلی القوی آمین

(۲۸) الجواب صواب والمجیب مثاب و علی من خالفہ اشد العذاب و سوء العقاب۔

فقیر ابوالظفر محبت الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ربہ القوی

(۲۹) بیشک حسام الحرمین حق ہے اور اس میں جن اشخاص کی بابت فتویٰ کفر ہے وہ صحیح ہے۔  
مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے مانیں اور اس پر عمل کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ  
اتم واحکم۔

الفقیر حشمت علی السنی الحنفی القادری البریلوی غفرلہ ولی

فتویٰ آستانہ کچھوچھو مقدسہ

(۳۰) الجواب بعون اللہ الوہاب اقول وباللہ التوفیق

بیشک مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلاشبہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد  
انیٹھوی و اشرف علی تھانوی و قاسم نانوتوی نے سرکار الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی اور منہ  
زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا۔

علمائے حرین طہیین نے جو فتویٰ ان کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر، مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا مُدَّعٰی ہو اس پر فرض ہے کہ ان گستاخان بارگاہ محبوب ذی الجلال و الجاہ کو کافر جانے اور دل میں ایسا ہی اعتقاد رکھے کہ ”من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر“ فقہائے کرام کا قانون ہے۔

هذا ما عندی و العلم عند اللہ سبحانہ و تعالیٰ و علمہ اتم و احکم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا محمد افضل العالمین۔

کتبہ العبد المسکین محمد المدعو بأفضل الدین البہاری غفرلہ اللہ الباری  
امین الافتاء فی الجامعۃ الاثریۃ الکائنۃ بحضرہ کچھوچھ المقدستہ ضلع فیض آباد۔

(۳۱) نعم الجواب و حید التحقیق و بالقبول و الاتباع حری و حقیق واللہ تعالیٰ اعلم  
وانا العبد الفقیر السید احمد اشرف القادری اچشتی الاثری البجیلانی کان لہ الفضل

الربانی

(۳۲) لاریب ان فتاویٰ علماء الحرمین المحترمین فی تکفیر ہولاء المذکورین  
صحیحۃ

وانا الفقیر ابوالحامد السید محمد الاثری البجیلانی عفا عنہ اللہ الصمد (حضور محدث اعظم ہند)



(۳۳) انا مؤید لما اجاب فان هؤلاء الذین ذکر و اقد ارتدوا بعد ایمانہم کافرین و ما افتی بہ علماء نامن الحرمین المنورین صلی اللہ تعالیٰ علی منورہما والہ و صحبہ و بارک و سلم فهو حق صحیح لان شک فیہ اصلا ولا ینبغی ان یریب فیہ



احد بعد ان شهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله كيف لا و انهم كذبوا الله و رسوله فهم الذين امنوا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم وما قد روا الله حق قدره فختم الله على سمعهم و على ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظيم.

قاله بفمه و حرره بيده الفقير معين الدين احمد غفر له الاحد

صدر المدرسين في الجامعة الاشرفية

(۳۴) لله در المجيب المصيب في ما اظهر الحق و بين ان اولئك المذكورين قد كفروا بالله العظيم فلا اعتذار لهم بعد ان كفروا بعد ايمانهم و هذا اعتقادنا انهم اتبعوا الشيطان فامثلوا ما امرهم واتخذوه ولياً و من يتخذ الشيطان ولياً فساد و ليا. قاله بفمه و حرره بيد العبد المسكين ابو المعين السيد محي الدين الاشرفي الجليلاني المتوطن في الكجهو جهه المقدسة.

(۳۵) الجواب صحيح - سيد حبیب اشرف

(۳۶) الجواب صحيح - فقیر محمد سلیمان اگر پوری

### فتاویٰ حضرات جبل پور

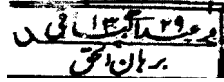
(۳۷) فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین بے شبہ حق و صواب، مطابق سنت و کتاب ہے۔ اس کا ماننا اس کے ارشادات جلیلیہ کو عین مطلوب شرع مطہر..... اور اصول و مقاصد مذہب حق سے جاننا..... اس کے مطابق عقیدہ رکھنا، عمل کرنا مسلمانوں پر فرض..... اور ان کے کامل الایمان، صحیح الاعتقاد سچے یکے سنی مسلمان ہونے کی دلیل..... اور فرمان الہی جل و علا ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ذلک خیر و أحسن تأویلاً ﴿﴾ (سورہ نساء/۵۹) کی عین تعمیل ہے۔

اور اس کا انکار اس سے انحراف..... مذہب حق و ہدایت اور عقائد اہل سنت و اجماع ائمہ ملت سے انحراف..... اور حدیث شریف ”اتبعوا السواد الاعظم“ کے صریح خلاف..... اور

تہدید نبویؐ ”من شد شذفی النار“ اور وعید شدید قرآنی ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَ نُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۚ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ (سورہ النساء/ ۱۱۵) کے تحت حکم اپنے داخل ہونے کا اعتراف ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ عز مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر عبدالباقی محمد برہان الحق قادری الرضوی الجبلפורی غفرلہ



(۳۸) الجواب صحیح۔ محمد عبدالسلام ضیاء صدیقی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی جبل پوری غفرلہ



### فتوائے دربار علی پور شریف

(۳۹) حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کو ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہ راست سے دور ہے۔ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں جو شخص عداوت سہواً بھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ توہین و تنقیص کا تقریراً یا تحریراً مرتکب ہو وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ جو شخص اس کا فرار و بے ایمان کو مسلمان سمجھتا ہو وہ بھی اسی کا حکم رکھتا ہے۔ ”ہانۃ الانبیاء کفر“ عقائد کا صریح مسئلہ ہے اور رضا با الکفر بھی کفر ہے۔ جیسا کہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہور علمائے متقدمین و متاخرین مرقوم ہے۔

اس لیے ان اشخاص سے جو کہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی اہانت کریں نفرت و بیزاری ضروری و لازمی امر ہے۔  
الراقم جماعت علی عفا اللہ عنہ بقلم خود از علی پور سیدان ضلع سیالکوٹ پنجاب۔

(۴۰) الجواب صحیح۔ محمد حسین عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیدان

- (۴۱) جواب صحیح ہے۔ محمد کرم الہی، بی۔ اے، سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیدان
- (۴۲) الجواب حسن۔ العاصی خان محمد بقلم خود مدرس اول مدرسہ اسلامی ٹولہ ضلع اٹک۔
- (۴۳) الجواب صحیح۔ محمد کامران بقلم خود

### فتوائے سرکار اعظم اجمیر مقدس

(۴۴) یہ لوگ ان اقوال خبیثہ کی وجہ سے کافر و مرتد خارج از اسلام ہیں۔ ایسوں کے بارے میں ارشاد ہوا کہ ”من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر“ جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ فتاویٰ علمائے حرین کریمین بلاشبہ حق ہیں۔ ان کی اتباع اہم الفرائض اور ان کا ماننا نہایت ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ابو العلامہ امجد علی اعظمی عفی عنہ (صدر الشریعہ صاحب بہار شریعت)

(۴۵) بیشک دعویٰ نبوت کفر اور گستاخیاں، شان اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کفر اور ارتداد ..... اور خدائے عز و جل صادق و سچان کو کذب کا عیب لگانا کفر صریح ..... علیٰ ہذا علم اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیطان ملعون کے علم سے کم بتانا موجب لعنت و کفر ..... نیز حضور اقدس و انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اعلیٰ کو مذکورہ اشیاء کے علم سے تشبیہ دینا تو ہین علوم نبوی ..... اور موجب ارتداد و کفر۔

اور ان کفریات کا قائل اور یہ اشخاص جن کی کتب مطبوعہ سے اس قسم کے عقائد ثابت ہیں حسب فتاویٰ علمائے حرین شریفین نہ محض بے ادب اور گستاخ ..... بلکہ خدا اور رسول کے دشمن اور بقاعدہ شرعیہ کافر و مرتد ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

امتیاز احمد انصاری مفتی دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

(۴۶) بیشک ان اقوال کا قائل و معتقد کافر ہے اور فتاویٰ حرین حق ہیں۔

محمد عبد الجبید عفی عنہ مدرس دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف۔

(۴۷) ان کان ذلک فذلک۔ عبدالحی عفی عنہ مدرس دارالعلوم عثمانیہ اجمیر شریف۔

(۴۸) الجواب صحیح۔ فقیر غلام علی عفی عنہ

(۴۹) لاریب فیما صرح فی کتاب حسام الحرمین المکرمین الشریفین فالعمل بہ واجب۔ فقیر محمد حامد علی عفی عنہ

(۵۰) جواب صحیح ہے۔ غلام محی الدین احمد عفی عنہ بلیاوی

(۵۱) جواب صحیح ہے۔ فقط احمد حسین رامپوری عفی عنہ

(۵۲) الجواب صحیح۔ قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہ رائج شریف

(۵۳) ما اجاب به المجیب اللیب فهذا هو الحق الصریح۔

احمد مختار الصدیقی صدر جمعیت علمائے صوبہ بمبئی

(۵۴) الجواب صحیح۔ ابوالہدیٰ محمد عظیم اللہ علمی عفی عنہ

(۵۵) اصاب من اجاب۔ ابوالحسنات سید محمد احمد رضوی قادری الوری

(۵۶) اصاب من اجاب۔ خادم الفقراء ظہور حسام غفرلہ

(۵۷) ختم نبوت کے بعد دعویٰ نبوت کفر بتوہین سرکار رسالت کفر بلکہ اعظم الکفریات والعیاذ باللہ

حورہ الفقیر محمد عبدالقدیر قادری (بدایونی فرزند حضرت تاج الفحول رحمۃ اللہ علیہ)

(۵۸) اشخاص مذکورہ مرتد و کافر اور فتاویٰ حسام الحرمین واجب العمل۔

فقیر سید غلام زین العابدین سہوانی

(۵۹) حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہوا ہے سب برحق ہے۔ فقیر محمد محسن عفی عنہ

(۶۰) جواب صحیح ہے۔ فقیر اسد الحق مراد آبادی عفی عنہ

(۶۱) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلا شک صحیح اور اس پر عمل لازم۔

فقیر محمد فخر الدین بہاری پورنوی غفرلہ

(۶۲) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلا شبہ حق ست وبران عمل کردن از ضروریات دین ست۔

فقیر غلام معین الدین بہاری عفا عنہ الباری

(۶۳) من اعتقد او تفوه بقول من الاقوال المذكورة فهو كافر بلا شبهة و من شك في كفره فقد كفر وحسام الحرمين صحيح حق و العمل به واجب واللہ اعلم.

الفقیر الحافظ عبدالعزیز المراد آبادی غفرلہ اللہ ذوالایادی

(۶۴) فتاویٰ حسام الحرمين بلاشبہ حق ہے اور اس پر عمل واعتقاد اہم الفرائض۔

غلام سید الاولیاء محی الدین الجیلانی المتعوض باللطف الرحمانی علی گڑھی

### فتوائے دارالافتاء مراد آباد

(۶۵) ”حسام الحرمين“ ہندوستان کے فخر و عزت حضرت عظیم البرکتہ خاتم الفقہاء شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کا محققانہ فتویٰ ہے۔ جس میں بیدینان ہند کے کفر کا حکم فرما دیا ہے۔ حریم طہیین کے نامدار افاضل نے اس کی تصدیق فرمائی ہیں۔ براہین ساطعہ و حجج واضحہ سے مؤثق مؤید ہے۔ اہل حق کو اس کے حق ہونے میں شبہ نہیں کہ وہ حکم صاف ہے شریعت غراء مصطفویہ کا۔ علی صاحبہا الف الف صلاوة وسلام و تحیة واللہ سبحنہ اعلم۔

کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین۔ (صدر الافاضل صاحب تفسیر خزائن العرفان)

(۶۶) ما اجاب به سیدی فہو حق صراح۔ عمر النعمی

(۶۷) الجواب صحیح۔ محمد عبدالرشید غفرلہ المجد

### فتوائے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۶۸) حسام الحرمين جو فتویٰ علمائے حریم شریفین ہے۔ وہ سر تا پا حق و بجا ہے اور جن اقوال پر فتویٰ دیا گیا ہے فریقین میں منصف کو ان کی کتابوں سے ان اقوال کو مطابق کر کے دیکھنا کافی ہے اور

معاند کو تمام قرآن بھی پڑھ لے، نفع نہیں بخشتا۔ اللہ جل شانہ مسلمانوں کو توفیق انصاف دے اور ان بیدینوں سے اپنی امن میں رکھے۔

فقط ابو محمد دیدار علی عفا اللہ عنہ

(۶۹) نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم: لاریب حسام الحرمین مجموعہ فتاویٰ علمائے حرمین طہیین زاد اللہ لہما تعظیما و شرفا حق و بجا ہے۔ اور جملہ مسلمانان عالم کا فرض اولین ہے کہ اس کو مانیں اور حق جانیں۔

قالہ بفمہ و نمقہ بقلمہ العبد الراحبی رحمۃ ربہ القوی ابوالبرکات سید احمد سنی  
 حنفی قادری الوری۔ مدرس دارالعلوم حنفیہ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور  
 (۷۰) الجواب صحیح۔ سید فضل حسین نقشبندی قادری مجددی گجراتی  
 (۷۱) الجواب صحیح۔ سید عبدالرزاق نقشبندی مجددی حیدرآبادی  
 (۷۲) ذلک کذلک انا مصدق لذلک۔ نور محمد قادری دولوی شیخوپوری  
 (۷۳) هذا الجواب صحیح۔ مفتی محمد شاہ پونچھوی  
 (۷۴) الجواب المذكور صحیح۔ عبدالغنی ہزاروی کارکری  
 (۷۵) الجواب صحیح۔ محمد مقصود علی عفی عنہ  
 (۷۶) الجواب صحیح۔ خاکسار حاجی احمد نقشبندی عفی عنہ  
 (۷۷) هذا الجواب صحیح۔ محمد عبدالغنی لاہوری

فتوائے مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۷۸) بلاشبہ ایسے عقائد والے کافر و مرتد ہیں۔ اس لئے کہ ان میں توہین و تنقیص شان اللہ و رسول ہے یہ لوگ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں

﴿قل اباللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستہزؤن۔ لا تعتذرو اقد کفرتم بعد ایمانکم﴾

یعنی کہہ دیجئے اے نبی! ان سے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

عالمگیری میں ہے: ”یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص“ الخ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔ اسی طرح جو اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔

”اعلام“ میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ہے:

”من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قولہ) و کذا کل من ضحک علیہ او

ستحسنہ اور ضی بہ یکفر“

جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا، اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہو جائے گا۔

میں نے حسام الحرمین کو شروع سے آخر تک دیکھا ہے۔ جو کچھ اس میں ہے صحیح ہے۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا واجب ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد ابراہیم عفی عنہ آروی حنفی قادری رضوی مدرس مدرسہ فیض الغرباء آره

(۷۹) بیشک ایسے عقائد کفریہ کے قائل کافر ہیں، میں نے حسام الحرمین کو دیکھا ہے صحیح ہے۔ اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا چاہیے۔

فقط محمد عبدالغفور عفی عنہ مدرس اول مدرسہ فیض الغرباء آره

(۸۰) صحیح الجواب۔ محمد اسماعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغرباء آره ضلع شاہ آباد

(۸۱) صحیح الجواب۔ محمد نور القمر عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغرباء آره

(۸۲) الجواب صحیح۔ فقیر محمد حنیف حنفی آروی عفی عنہ

- (۸۳) الجواب صحیح۔ سلطان احمد آروی عنہ  
 (۸۴) الجواب صحیح۔ محمد نعیم الدین عنہ آروی  
 (۸۵) اصاب من اجاب۔ عبدالحلیم آروی عفا اللہ عنہ  
 (۸۶) الجواب صحیح۔ فقیر محمد عبد المجید غفرلہ الحمید رضوی آروی  
 (۸۷) الجواب صحیح۔ عبد الرحمن در بھنگوی  
 (۸۸) اصاب من اجاب۔ محمد حنیف مدرس مدرسہ فیض الغرباء آره  
 (۸۹) اصاب من اجاب۔ محمد نصیر الدین آروی عنہ  
 (۹۰) الجواب صحیح۔ محمد غریب اللہ عنہ مدرس مدرسہ فیض الغرباء آره۔

### فتوائے بانگی پور پٹنہ

(۹۱) فتاویٰ حریمین ضرور حق ہیں۔ جن کی حقیقت میں اصلاً شبہ نہیں اس کی حقیقت پر آفتاب سے بھی روشن تر دلیل یہ ہے کہ ان اقوال کے قائلوں نے اس کے مقابل نہ صرف سکوت ہی کیا بلکہ حکم میں اتفاق کیا جس کا مجموعہ ایک مستقل رسالہ میں بنام ”الختم علی لسان الخصم“ دیوبند میں چھپ چکا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے تصریح کی کہ بے شک ایسے اعتقاد و خیال و اقوال والے کافر ہیں۔

رہی یہ بات کہ ایسے اقوال کن لوگوں کے ہیں جن پر باتفاق علمائے بریلی و اہالی دیوبند کفر کا فتویٰ ہے۔ ان مطبوعہ کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے جن کا حوالہ ”حسام الحرمین“ میں ہے۔ جسے چھپے ہوئے بیس سال ہو گئے۔ کیا قادیانیوں کے ارتداد اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کفر جیسے اتفاقی مسئلہ میں بھی استفسار و سوال کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم  
 محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ



### فتوائے سیتاپور

(۹۲) صورت مسئلہ میں جن لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ ہر ایک شخص اپنے اقوال کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور جو شخص ان کے اقوال پر واقفیت تامہ رکھتے ہوئے ان کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں جانتا یا کچھ شک رکھتا ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

کتاب مستطاب حسام الحرمین الشریفین قطع حق ہے اور علمائے حرمین شریفین نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ قطعاً یقیناً حق ہے۔ اس حسام الحرمین کو غلط نہ جانے گا مگر وہ شخص جو اپنی پیاری جان سے زیادہ عزیز ایمان سے ہاتھ دھوئے گا۔ اس فتاویٰ مبارکہ کے حق ہونے میں اور اس کے مسائل کے حق ہونے میں شک کرنا سراپا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔

اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب و محبوب طالب و مطلوب دانائے گل غیوب کے صدقہ اور طفیل میں ہر ایک مسلمان کو اس مبارک فتوے پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور عامہ مسلمین کو ان عقائد باطلہ سے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور ان دشمنان دین کے ظاہری تقویٰ و طہارت پر والہ و شیدا ہونے سے بچائے۔

یہ اشخاص مذکورہ بالا اسلام سے کوسوں دور ہیں ان کی نماز و روزہ سب نامقبول اور عند اللہ تعالیٰ یہ مشرکین و نصاریٰ سے بدتر۔ واللہ الموفق للحق و الصواب وما علینا الا البلاغ فقیر سید ارتضاحسین قادری برکاتی خادم سجادہ برکاتیہ مارہرہ ضلع لیٹہ وارد حال ضلع سیتاپور، اودھ

### فتوائے ریاست جلال آباد

(۹۳) مجموعہ حسام الحرمین یقیناً حق اور درست ہے۔ اور اس کی تصدیقات میں علمائے آفاق کا اتفاق اس کی حقانیت پر آفتاب سے زیادہ روشن برہان ہے۔ صرف چند نجدی خیالات والے توہم پرست اگر انکار کریں تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادمان والا کو کچھ ضرر نہیں دے سکتا۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مجموعہ حسام الحرمین پر عمل کر کے سچے پکے

مسلمان اور صاحب ایمان رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
محمد اسماعیل محمود آبادی مفتی ریاست جلال آباد ضلع فیروز پور پنجاب

### فتوائے پوکھریا ضلع مظفر پور

(۹۴) رب زدنی علما حسام الحرمین ایک معتبر اور مستند، واجب العمل فتویٰ ہے۔ اس کے مفتی علام، وحید العصر، فرید الدہر، مفتی اسلام، مرجع عام، امام انام، بیخ کن نجدیاں، صف شکن بد مذہبیاں ہیں اور اس کے مصدقین عالی مقام و مُقَرَّرِ ظَنِّ اَعْلَام علمائے بلد اللہ الحرام اور ساکنان بلدہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنا و عن سائر المسلمین۔ ان خباثتوں نے مذکورین فی السوال کے اقوال ملعونہ ان کی خباثت باطنی کا نمونہ ہیں۔

اے اللہ مجھے اور میرے سب سنی بھائیوں کو ان کے کید سے بچانا۔ بجاہ المصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین یا رب العلمین۔

حسام الحرمین سنی مسلمانوں کا دستور العمل ہے۔ ہر سنی اس کو اپنا دستور العمل بنائے اور جس سے بچنے اور دور رہنے کو یہ رسالہ کہتا ہے اس کو اپنے سے دور کر دے گواپناہی کیوں نہ ہو۔ ہذا بیان للناس و ہدی و موعظۃ و بشری للمؤمنین واللہ تعالیٰ اعلم و عندہ ام الكتاب۔

خادم مفتی الاسلام ابوالولی محمد عبدالرحمن مُحَبِّی ناظم نور الاسلام پوکھریا

و محلہ نور الحلیم شاہ۔ شریف آباد ڈاکخانہ رائپور ضلع مظفر پور۔

(۹۵) الجواب صحیح و المعجیب نجیح۔

فقیر رشید احمد عرف صاحب جان مکیاوی در بھنگوی کان اللہ و رسولہ لہ

(۹۶) زہے کتاب مبارک حسام الحرمین ست کہ مزین بتصدیقات علمائے حرین طہیین ست۔

در ان لغو و دروغ بنظر نمی آید مگر کسے را کہ قائل کذب خدائے قدوس باشد و صف حقانیت او از من مپر

سید۔ بر حقیقت او گواہ عادل کلام اہل حرم را بہ بیند۔

محمد عطاء الرحمن المتخلص بعطای عنہ مدرس دوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا

(۹۷) حسام الحرمین کتاب لاریب فیہ ہدی الممتقین قہر رب العالمین علی

المرتدین من الوہابیین و النجیدیین و القادیانیین خذلہم اللہ انی یوفکون۔

محمد ولی الرحمن غفرلہ المنان قادری رشیدی علیہی حلیٰ مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا

(۹۸) صدق المجیب۔

محمد شفاء الرحمن قادری رضوی کان اللہ لہ مدرس سوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا

(۹۹) الجواب حق و المجیب محق۔ شرف الدین مدرس اول مدرسہ نور العلوم واقع کومان۔

(۱۰۰) کتاب حسام الحرمین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد رحیم بخش قادری رضوی عنہ

(۱۰۱) فتاویٰ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کا ہر فتویٰ محقق و واجب العمل ہے۔ رہے

مخالفین تو ﴿لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الآخرة عذاب عظیم مہین﴾ ہیں۔

محمد حبیب الرحمن مدرس چہارم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا

(۱۰۲) مجیب محقق کا جواب لا جواب ہے۔ فقیر عبدالکریم بلیاوی عنہ

(۱۰۳) حسام الحرمین ”صارم ہندی برگردن بد مذہبی“ ہے۔ فقیر عبدالحفیظ درہنگوی غفرلہ

(۱۰۴) الجواب لاریب فیہ۔ فقیر ابوالحسن مظفر پوری عنہ

فتوائے ریاست بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۰۵)

الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ الکریم سیدنا و

مولانا محمد معدن الجود و الکریم و الہ و صحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔ اما بعد

اشخاص مذکورین فی السؤال اعنی مرزا غلام احمد قادیانی و قاسم نانوتوی و رشید احمد گنگوہی و خلیل

احمد انیسٹروی واشرف علی تھانوی بلا شک و شبہ اپنے اقوال ملعونہ خبیثہ مجموعہ کفر و ضلال کے باعث یقیناً کافر و مرتد ہیں..... اور جو شخص ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر، مرتد ہے۔

کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام و مفتیان عظام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے جو فتاویٰ مبارکہ مقدسہ ہیں، وہ بالکل حق و صحیح ہیں اور مسلمانوں کو ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

ذلک ما عندی واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم و الصلوٰۃ و السلام علی حبیبہ الاکرم سیدنا و مولانا محمد معدن الجود و الکرم والہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین.

کتبہ عبدہ المذنب الفقیر ابو محمد محمد الموعو بغلام رسول البھا و لفوری عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی و الہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم و سلم.

### فتوائے گڑھی اختیار خان بہاولپور

(۱۰۶) حسام الحرمین استفتاء کا کافی جواب اور سر اسحق و صواب ہے۔ اور میں نہ عالم ہوں اور نہ مفتی، صرف سرکار ابد قرار مظہر اتم لاسم اللہ الاعظم سمیع بصیر علیم خبیر ہر غائب و حاضر در ہر زمان و مکان حاضر و ناظر سید المرسلین محبوب رب العالمین قاسم ارزاق اولین و آخرین المنزہ عن ادناس البشریۃ و الماء و الطین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین و بارک و سلم الی یوم الدین کانت خوان اور سگ آستان حضرت حسان ہوں۔ الحمد للہ علی احسانہ۔

تو ہیں انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین متفق علیہ کفر ہے۔

حضرت مولانا روم رحمہ القیوم کے ایک شعر پر جو مثل شیر زحملہ آور ہے۔ ختم کرتا ہوں:

کیست کافر غافل از ایمان شیخ

کیست مردہ بے خبر از شان شیخ

ایک دو، اور بھی سن لیجئے:

کافراں دیدند احمد را بشر

چوں ندیدند ازوے انشق القمر

ہاں و ہاں ترک حسد کن بامہاں

ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں

فقط عبدالنبی المختار محمد یار فریدی محمدی معینی چشتی قادری بقلم خود۔ از گڑھی اختیار خاں

ریاست بہاولپور۔

### فتوائے کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

(۱۰۷) الجواب وباللہ التوفیق : فتاویٰ حسام الحرمین میں نے دیکھا مفتیان عظام نے جو کچھ لکھا ہے بالکل صحیح و درست۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

کتبہ ابو یوسف محمد شریف الحنفی الکوٹلوی عفا اللہ عنہ

(۱۰۸) حسام الحرمین میں جو فتوے مندرج ہیں وہ حق اور صواب ہیں جو ان کو نہ مانے وہ خود کافر اور بیدین ہے۔

ابوالیاس امام الدین حنفی قادری رضوی غنی عنہ از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔

(۱۰۹) الجواب صحیح۔ ابوصالح سید میر حسین امام مسجد کوٹلی لوہاراں۔

### فتوائے کھڑوٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ

(۱۱۰) حسام الحرمین نہایت صحیح فتاویٰ کا مجموعہ ہے علمائے حرین کی اتباع ضروری ہے۔ جو نقائص

سوال میں درج ہیں وہ واقعی کفریات ہیں خداوند قدوس پر جھوٹ کی تہمت لگانا صریح کفر ہے۔  
العیاذ باللہ .

علیٰ هذا القیاس حضور پر نور شفیع یوم نشور صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی توہین خواہ کسی طرح ہو کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔  
الفقیہ السید فتح علی شاہ القادری غنی عنہ من مقام کھڑوٹ من مضافات سیالکوٹ

### فتوائے چتوڑ۔ راجپوتانہ

(۱۱۱) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین حق ہیں اور ان میں جن جن کو کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہیں۔ ہر مسلمان کو ان کا ماننا ضروری ہے۔ بلکہ ان کا کفر ایسا کھلا ہوا ہے کہ بقول علمائے کرام ان کے اقوال سے واقف ہو کر بھی جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور حسام الحرمین میں تو ان خبیثاء کے اقوال کی عبارتیں ان کی اصل کتابوں سے صفحہ بصفحہ نقل کر دی گئیں جن کو دیکھ کر ہر منصف حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے خبیثاء سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ ہذا هو الحق الصریح و خلافہ باطل قبیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفقیہ عبدالکریم غفرلہ المولیٰ الرحیم چتوڑی

### فتوائے مفتی لدھیانہ

(۱۱۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد:  
استفتاء میں جو کچھ درج ہے وہ سب صحیح ہے۔ تمام مسلمانان اہلسنت و جماعت کو کتاب مستطاب حسام الحرمین کے مندرجہ فتاویٰ کو مان کر ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔

اس کے سوا ایک دیگر کتاب ”تقدیس الوکیل عن توہین الرشید و الخلیل“  
مصدقہ علماء مفتی ائمہ اربعہ حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً میں بھی اسی طرح لکھا

ہے جیسے کہ کتاب حسام الحرمین۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ عقائد و اقوال مندرجہ استفتاء کلمات کفریہ ہیں۔

پس تمام مسلمانان اہل سنت و جماعت کو حدیث شریف ”فایاکم وایاہم“ اور آیات ﴿واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین﴾ اور ﴿ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار﴾ پر عمل کر کے ان مذکورہ بالا اشخاص اور ان کے پیروؤں سے مقاطعہ کرنا ضروری ہے جب تک کہ وہ علی الاعلان تحریری توبہ نہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب۔  
فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لدھیانہ پنجاب۔

### فتوائے دہلی

(۱۱۳) اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے حرمین شریفین کے مخالف لب کشائی کر سکے ان حضرات نے جو کچھ فرمایا حق و واجب العمل ہے۔  
فقط محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتح پوری دہلی

### فتوائے مزنگ لاہور

(۱۱۴) باسمہ سبحنہ - الجواب بعون الملک الوہاب: فتاویٰ حسام الحرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تکریماً حق ہیں۔ و الحق احق و احری بالقبول اہل اسلام کو ان کا ماننا لازم بلکہ اکرم ہے۔ اور ان پر عمل کرنا لابدی امر ہے۔ مذکورۃ الصدر اشخاص ذیاب فی ثیاب ہیں۔ ان سے اجتناب کلی ضروری ہے۔ ہذا ما عندنا واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

وانا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابو رشید محمد عبدالعزیز عفا اللہ عنہ  
خطیب: جامع مسجد مزنگ لاہور متصل چاہ چندالہ۔

(۱۱۵) فتاویٰ حرین میں جو کچھ ہے چاہے کسی شخص یا کسی قول یا فعل کی بابت بیان اور حکم ہے، وہ سب مسلمانوں کو ماننا لازم اور واجب ہے۔ جیسا کہ مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے۔  
گل محمد امام: مسجد مرزا احمد دین۔ محلہ چاہ بچھواڑہ۔ مزنگ لاہور

### فتوائے سہاور ضلع ایٹہ

(۱۱۶) اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سب متبع ہیں اور اس بارے میں ان کی تصریحات و تحقیقات بلغ کی طرف رجوع کرنا بہت کافی و وافی، بہ نسبت اس کے کہ اب کسی سے جدید فتوے حاصل کئے جائیں۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔  
فقط رقیمہ ہچمدان بلید محمد عبدالحمید غفی عنہ۔

### فتوائے مدراس

(۱۱۷) حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا لازم اور ضروری اور واجب العمل ہے۔ ان فتاویٰ کا انکار گمراہی ہے۔ واللہ اعلم  
فقیر محمد خلیل الرحمن بہاری قادری حنفی رضوی مقیم مدراس۔

### فتوائے بھین ضلع جہلم

(۱۱۸) باسمہ سبحنہ: حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہے عین حق ہے۔ دیوبندی جن کے سرگروہ خلیل احمد و رشید احمد ہیں..... نجدی گروہ تبعین محمد بن عبد الوہاب نجدی سے بھی زیادہ خطرناک ہیں کیوں کہ نجدی تو پہلے ہی سے مسلمانان مقلدین سے الگ تھلگ ہو گئے مسلمانوں کو ان کے عقائد خبیثہ سے آگاہی ہو گئی اور ان سے مُجْتَنِب ہو گئے۔ لیکن ”دیوبندی، حنفی نماوہابی“ حنفی مسلمانوں سے شیر و شکر ہو کر گویا حلوے میں زہر ملا کر ان کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اعاذنا للہ منہم..... اور اب تو



ابن سعود نجدی کے مدّاح بن کر عملاً مسلمانوں سے انہوں نے علاحدگی اختیار کر لی ہے۔ بہر حال نجدیوں اور دیوبندیوں کے دلوں میں خدا اور رسولِ خدا کی کچھ عظمت نہیں ہے۔

امکانِ کذبِ باری کے قائل ہو کر انہوں نے توہینِ ذاتِ باری کے جرم کا ارتکاب کیا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان میں مشرکین سے بھی بڑھ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم معاذ اللہ حیوانات اور مجانین کی طرح اور شیطان کے علم سے کم بتایا..... میلاد النبی کو کنھیا کے سوانگ سے تشبیہ دی اور میلاد کرنے والوں کو مشرک کہا۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”لا یومن احد کم حتیٰ اكون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین“ اور چوں کہ ان لوگوں کے دلوں میں حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذرہ بھی موجود نہیں۔ اس لئے یہ خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ جیسا کہ علمائے حریم شریفین کا مدلل و مفصل فتویٰ ان کی نسبت صادر ہو چکا ہے۔ والسلام۔

خاکسار ابوالفضل محمد کرم الدین عفا اللہ عنہ از:- بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

(۱۱۹) الجواب صحیح۔ احمد دین واعظ الاسلام از:- بادستہائی ضلع جہلم

(۱۲۰) صحیح الجواب۔ محمد فیض الحسن عفا عنہ (مولوی فاضل)

مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول چکوال ضلع جہلم

### فتوائے سننجل ضلع مراد آباد

(۱۲۱) مجموعہ حسام الحرمین میں نے از اول تا آخر دیکھا اس کے سب فتاویٰ حق اور اقوال معتبرہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ اس میں ان علمائے کرام کی تحقیقات کے دریا اُمنڈ رہے ہیں جن کو علاوہ فضل و کمال کے فیضِ حضوری کا بھی شرف حاصل ہے۔

واقعی غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، غلیل احمد نیٹھی، اشرف علی تھانوی اپنے اپنے مذکورہ بالا اقوال کی بنا پر کافر، مرتد خارج از اسلام ہیں اور ان اقوال کی کفری مراد ایسی ظاہر ہے کہ ان

میں کسی ایسی تاویل کی گنجائش نہیں جس سے ان کا اسلام ثابت ہو سکے۔ لہذا جو شخص باوجود اقوال مذکورہ پر مطلع ہونے کے ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کتبہ محمد جمل القادری مدرس المدرستہ الاسلامیہ الخنفیہ، من سننہ

### فتوائے دادوں ضلع علی گڑھ

(۱۲۲) الجواب وهو الموفق بالصدق والصواب: کتاب حسام الحرمین بیشک درست اور بالکل صحیح اور بلا ریب قابل عمل ہے۔ جن جن اشخاص پر جو جو حکم بتایا گیا وہ میرے نزدیک یقیناً حتماً جزاً حق و صواب ہے۔ اور وہ اشخاص بحکم شریعت غرائے محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علی صاحبہا وآلہ وبارک وسلم وکرم ایسے ہی ہیں۔ اور جو شخص ان ملاعنہ کے اقوال خبیثہ پر یقینی اطلاع پا کر ان کو مسلمان جانے وہ کفر میں ان کا ساتھی ہے۔ العیاذ باللہ العلی العظیم ان کی یہ بھیانک کالی بلا اس کو بھی لپٹ گئی۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ بالصواب اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

وانا الفقیر القادری محمد المدعو بعماد الدین الجمالی غفرلہ

(۱۲۳) میں مجیب کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہوں۔ فقیر غلام محی الدین قادری جمالی غفرلہ

### فتوائے شاہجہاں پور

(۱۲۴) بیشک مرزا غلام احمد قادیانی مرتد ملعون نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں اور دریدہ دہنیاں کی ہیں..... اور نانو توئی نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر محل ٹھہرایا..... اور رشید احمد گنگوہی نے امکان کذب باری کو تسلیم کیا..... بلکہ محمود حسن دیوبندی نے جسے وہابیہ ”شیخ الہند“ کا خطاب دیتے ہیں ہر عیب کا ذات باری میں امکان مانا..... اور خلیل احمد انیٹھوی نے کتاب براہین قاطعہ مصدقہ رشید احمد گنگوہی میں علم اقدس کو شیطان کے علم سے کم بتایا..... اور اشرف علی تھانوی نے کتاب حفظ الایمان میں علم

اقدس کوچوں پاگلوں وغیرہ کے علم سے تشبیہ دی..... اور بہت کچھ خرافات کہے۔

جس کی بناء پر علمائے حریمین طہیین زادھما اللہ شرفا نے کفر کے فتوے دیئے جو حسام الحرمین میں سب موجود ہیں۔ حسام الحرمین کے فتاوے کے موافق ہر مسلمان کو عمل کرنا چاہیے بلاریب یہ سب فتوے درست اور صحیح ہیں اور ان کے حق ہونے میں ذرہ برابر شک و شبہ نہیں۔  
خادم الاطباء فقیر سلامت اللہ قادری رضوی غفی عنہ از: رنگین چوپال شاہ جہان پور

### فتوائے نکودر ضلع جالندھر

(۱۲۵) کتاب براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی خلیل احمد و مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ ۲ میں لکھا ہے ”امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے اور اس پر طعن کرنا مشائخ پر طعن کرنا ہے۔ اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے“  
مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں امکان کذب کے قائل ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۱ میں ہے:

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے“  
صفحہ ۵۲ میں ہے:

”ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ“

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ اور یہ قرآن سے ثابت ہے۔ حضرت کی وسعت علم قرآن سے ثابت نہیں۔  
دوسری عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ملک الموت کے برابر بھی نہیں زیادہ ہونا تو علاحدہ ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی حفظہ الایمان صفحہ ۷ میں لکھتے ہیں  
 ”اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو  
 بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

یہ اقوال باطلہ ہیں اور گمراہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر مومن مسلمان کو ایسے بد عقیدے  
 سے توبہ کرنی چاہیے۔ ان اقوال کا قائل اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے۔ حسام الحرمین کے  
 فتاویٰ صحیح ہیں اور علمائے حق کے لکھے ہوئے ہیں۔ براہین قاطعہ کے دیگر مقاموں پر فاتحہ علی الطعام  
 و میلاد شریف کو بھی ناجائز لکھا ہے یہ بھی غلط ہے۔ ایسی بیہودہ کتاب کا پڑھنا بھی درست نہیں ہے۔  
 مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق تو فتاویٰ مطبوعہ کثرت سے ہیں۔ جن میں اس کو قطعی کافر  
 لکھا گیا ہے اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

فقیر سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر ضلع جالندھر

### فتاویٰ منو ضلع اعظم گڑھ

(۱۲۶) فتاویٰ مقدسہ حسام الحرمین بہت درست اور حق ہیں۔ صحیح العقائد مسلمانوں کو اس کا ماننا  
 ضروری ہے۔ بد باطنوں کا ذکر نہیں۔

ابوالحاجہ احمد علی از: منوناتھ بھجن ضلع اعظم گڑھ

### ملخص از فتاویٰ معسکر بنگلور

(۱۲۷) اہل ایمان کے لئے رسالہ قاہرہ حسام الحرمین حجت قوی ہے..... اہل سنت اس رسالہ  
 متبرکہ کے مطیع و فرمانبردار ہیں..... اس رسالہ بارقہ کا منکر و ہابی دیوبندی قادیانی ہے..... اس کے  
 مصنف مجدد مائتہ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ امام الحنفیہ شیخ الاسلام بحر العلوم علامہ زخار مولانا شاہ احمد  
 رضا خان صاحب قادری حنفی سنی بریلوی قدس سرہ ہیں..... اس رسالہ پر ہم اہل سنت کو عمل کرنا

واجب ہے کیونکہ وہ ہم اہلسنت کے امام تھے۔

پس اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ پر اور آپ کی تصانیف پر اعتراض کرنے والا وہابی خبیث ہے اور وہابیہ کے لئے علمائے عرب بالخصوص مفتیان حرمین طہیین کا یہ فتویٰ ہے:

”من لم یکفر النجدیۃ الوہابیۃ فہو کافر“

جو شخص نجدیوں اور وہابیوں کو کافر نہ کہے تو وہ کافر ہے اور کفر بھی ایسا سخت کہ

”من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر“

یعنی جو شخص وہابیوں و دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر ہونے میں شک کرے تو وہ خود کافر ہے۔

فتاویٰ الحرمین اور افتائے حرمین کا تازہ عطیہ ملاحظہ ہو کہ اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ کو علمائے عرب و مفتیان حرمین طہیین نے کن خطابات سے یاد کیا اور آپ کی ذات بابرکات کو مغنمات سے جانا اور آپ کے وجود پر افتخار فرمایا۔

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم حررہ الراجی

لطف ربہ القوی عبد النبی الامی السید حیدر شاہ القادری الحنفی

بھڑوالہ المقیم فی معسکر بنگلور۔



فتوائے امر وہہ ضلع مراد آباد

(۱۲۸) ان اقوال کے کفریہ ہونے میں جو حکم فتاویٰ حسام الحرمین میں دیا گیا ہے حق ہے۔ مسلمانوں کے لئے واجب الاعتقاد، واجب العمل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد خلیل عفی عنہ مدرس: مدرسہ اہل سنت و جماعت مسماۃ بدر سہ محمدیہ حنفیہ، امر وہہ

(۱۲۹) علمائے حرمین شریفین کی رائے سے میں متفق ہوں۔ سید محمد عبدالعزیز

(۱۳۰) الجواب صحیح۔ سید سعید احمد غفی عنہ مدرس سوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۳۱) الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

عبدالحمید بقلم خود غفی عنہ مدرس دوم: مدرسہ محمدیہ حنفیہ، امروہہ

### ملخص از فتوائے کھنڈرہ ضلع ہوشیار پور

(۱۳۲) جو کچھ حسام الحرمین میں لکھا ہے بالکل صحیح و درست ہے۔ اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم بلکہ الزم ہے۔ مسلم مع نووی جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

..... ”يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دُجَالُونَ كَذَابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ أَيَاكُمْ وَآيَاهُمْ لَا يَضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتَنُونَكُمْ“ .....

آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے بڑے دھوکے باز، بڑے جھوٹے تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے، ان سے دور بھاگو انہیں اپنے پاس سے دور کرو، وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

حورہ الراجی لطف ربہ القوی امجد علی غفرلہ الولی۔ مقام کھنڈرہ ضلع ہوشیار پور پنجاب۔

### فتوائے دیگر از لاہور

(۱۳۳) حامد او مصلیا: جو شخص گنگوہی و تھانوی و دیوبندی مذکورین کا معتقد ہو وہ بھی ضرور وہابی کافر مرتد ہے۔ اس کی کلمہ گوئی و قبلہ روئی وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں وہ قولہ تعالیٰ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ﴾ کا مصداق ہو کر اہل اسلام سے خارج ہو گیا۔ گو بظاہر مسلمان کہلائے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ نے آیات منافقین میں تمام گمراہ گر بد مذہب

شامل فرمائے ہیں۔ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

دیوبندی علماء ”آدم نما ابلیس“ ہیں۔ مسلمانوں کی بولی بول کر کافر بناتے ہیں۔ جیسے مثنوی

میں فرماتے ہیں:

زانکہ صیاد آورد بانگ صغیر

تا فریبد مرغ را آں مرغ گیر

ان لوگوں کا کفر و الحاد ان کی تصنیفات مردودہ سے اظہر من الشمس ہے۔ مسلمانوں

پر حجت قائم ہوگئی۔ اہل اسلام ایسے ڈاکوؤں سے ایمان بچائیں اور ان کی چرب لسانی و وساوس شیطانی اور دھوکوں سے بچیں۔

کتاب حسام الحرمین شریف ایسے ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ کتاب ہے بلکہ

سپر ایمان ہے۔ مسلمانوں کو اس پر عمل فرض ہے۔ اور جو شخص اس کو برا کہے اسے مردود و ہابی دیوبندی سمجھیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوائے رسالت کھلم کھلا کیا۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین کی، اس کے کفریات لاتعد ولا تحصی ہیں جو شخص ایسے ملحدوں کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہوتا ہے۔

فقیر صانہ القدیر محمد نبی بخش حلوائی لاہوری کا اللہ

(۱۳۴) واقعی کتاب حسام الحرمین شریف پر عمل کرنا اہل سنت و جماعت کے لئے ایمان کی سپر ہے

جو اسے برا کہے وہ کاذب اور گمراہ گر ہے۔ سید مختار علی شاہ حال لاہوری

(۱۳۵) حسام الحرمین واقعی صحیح کتاب ہے۔ فی زمانہ درستی ایمان کے لئے اس پر عمل کرنا ضروری

ہے اور اس کا خلاف ضلالت در ضلالت ہے۔ محمد فضل الرحمن غفی عنہ

### فتوائے وزیر آباد

(۱۳۶) واقعی ایسے عقائد والے اشخاص دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا ایسے شخصوں کے ساتھ اہل اسلام کو مؤانست و مؤاکلت و مشاربت و مجالست کرنا شرعاً حرام ہے۔ چاہے دیوبندی ہو چاہے قادیانی ہو۔ ﴿واللہ یمہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم و من یضللہ فلا ہادی لہ﴾ اور کتاب حسام الحرمین کو بندہ نے غور سے پڑھا ہے اور مطالعہ کیا ہے۔ جوابات صحیح اور درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

ابوالمنظور خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری غفی عنہ  
حال وارد وزیر آباد دروازہ موجودین۔

### فتوائے رامپور

(۱۳۷) فتاویٰ حسام الحرمین یقیناً قابل عمل ہے اور صحیح ہے۔  
محمد سبحان حسین العمری المجددی مدرس: مدرسہ ارشاد العلوم

### فتوائے کانپور

(۱۳۸) فتاویٰ حسام الحرمین واقعی علمائے حریمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کے دستخط کردہ شدہ اور مصدقہ اور تحریر کردہ ہیں۔ ان علماء میں سے اکثر کو میں جانتا ہوں۔ اس زمانہ میں جب کہ ابن سعود نامسعود کے جور و تشدد کا زمانہ آیا تو ہندوستان کے غیر مقلدین و وہابیتین کی بن آئی، انہوں نے اپنی ریشہ دوانی سے ان علماء سے جو بچے رہ گئے تھے ان کو اپنے دستگیر ابن سعود کے ذریعے سے انواع و اقسام کی تکالیف دلوائیں یہاں تک کہ بہت سے اہل مکہ و علمائے مکہ طائف میں شہید کر دیئے گئے اور بہتوں نے حجاز کو چھوڑ دیا کوئی افریقہ میں اور کوئی یمن میں اور کوئی ملک جاوا میں جا کر امن پذیر ہوا۔ ان فتاویٰ پر ہر مسلمان اہل سنت و جماعت کو عمل کرنا ضروری ہے۔ اور جو مسلمان



بعد اطلاع کے عمل نہ کرے گا۔ یا شک کرے گا؟ اُنہیں وہابیوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ و ما علینا الا البلاغ ہر سنی مسلمان کا فرض ہے کہ ان فتاوے کے مطابق عمل کرے۔

والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم. والله تعالى اعلم

حورہ محمد مشتاق احمد عفا عنہ الصمد سابق مدرس: مدرسہ شمس العلوم بدایوں حال نزیل  
کان پور مسجد رنگیاں مدرسہ دارالعلوم۔

(۱۳۹) الجواب صحیح و المعجب مصیب

العبد فقیر محمد غفرلہ الصمد مدرس: مدرسہ احسن المدارس، کانپور

(۱۴۰) جواب صحیح ہے اور مجیب نکتہ ہے۔ واقعی ان فتوؤں پر عمل کرنا ضروری ہے اور امور بالا کے

معتقد کافر اور مرتد ہیں۔ کتبہ محمد سلیمان عفا عنہ ذنوبہ خادم آستانہ احمدیہ دارالعلوم کانپور

(۱۴۱) الجواب حق لا شک فیہ۔

خادم العلماء ابوالکرم محمد وسیم خان عفا عنہ المنان مدرسہ دارالعلوم کانپور

## فتوائے آنولہ ضلع بریلی

(۱۴۲) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی الہ و اصحابہ اجمعین

کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ رضی اللہ عنہ حق اور بلاریب حق اور عین حق ہے۔ اس کتاب کی جلالت اس کے صفحات پُر ضیا سے ظاہر، اس کی رفعت مکان اس کے اوراق پُر فضا سے باہر..... جن علمائے اعلام و مقتدایان انام کے زین و سخطوں سے مزین ہے وہ ہستیاں ہمارے لئے مایہ ناز ہیں..... اور ان کے مواہیر ہی اس کی تصدیق کے لئے مہر ہیں۔ جو کچھ اس کتاب میں مسطور ہے وہ بالکل واقع کے مطابق، مسائل شرعیہ کے موافق ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بیشک دعویٰ نبوت کیا اس سے وہ مرتد ہوا..... خلیل احمد انبیٹھی

نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں جس کی تصدیق رشید احمد گنگوہی نے کی۔ رب ذوالجلال کو کذب پر قادر ہونا لکھا..... سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان و ملک الموت کی وسعت علم سے کم بتایا..... اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور کے علم کو زید و عمر و اوریسی و مجنوں و حیوانات و بہائم کے علم کے برابر لکھا۔

ہر مسلمان جس کے دل میں ایک ذرہ ایمان بھی ہوگا۔ وہ صاف اپنے ایمان سے فیصلہ کر لیگا کہ آیا یہ کلمات شان اقدس میں توہین ہیں یا نہیں؟..... انہیں توہین آمیز کلمات کے قائلین پر علمائے حریمین طہیین نے کفر و ارتداد کے فتوے دیئے تاکہ مسلمان ان کی ظاہری صورت کو دیکھ کر ان کے مکر و کید سے محفوظ رہیں۔

حرره الفقیر القادری محمد عبد الحفیظ الحنفی السنی عفی عنہ ابن الحضرة  
عظیم البرکة مولنا المولوی الحافظ الحکیم الحاج محمد عبد الجبید القادری الانولوی  
البریلوی ادام الله علينا ظلاله

(۱۴۳) الحمد لله الذی نور قلوبنا بنور الایمان و وقانا من شر الفرقة الضالة  
المضلة الوهابية و جميع المرتدين و اهل الطغيان و افضل الصلاة و اكمل السلام  
على النبی العالم ما يكون و ما كان المنزه من كل عيب و نقصان و على آله و صحبه  
رفیع المكان و اولیاء امته و علماء ملتہ ذوی الفضل و الاحسان آمین

بیشک کتاب لاجواب حسام الحرمین حق و صواب اور اہل سنت و جماعت کی جان کا ایمان  
اور ایمان کی جان، دلوں کا سرور، آنکھوں کا نور..... اور اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب سید ابراہیم و علی  
و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے سروں پر غیظ و غضب کا پہاڑ، ان کی آنکھوں میں غصہ و غم کا جلتا  
کھٹکتا انگار اور خار، اور دلوں میں رنج و الم کا خنجر آبدار ہے۔ لاریب اس میں علمائے کرام و مفتیان  
عظام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً نے ان سرگروہ وہابیہ ملاعنہ مذکورین فی السؤال  
اور غلام احمد مرزا قادیانی حذلہم اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الاخرۃ پر ان کے عقائد خبیثہ فاسدہ و

اقوال کفریہ باطلہ کے سبب فتوائے کفر و ارتداد دیا اور صاف صاف بالاتفاق فرمادیا اور حکم شرع سنادیا کہ ”من شک فی کفره و عذابه فقد کفر“ جو ان خبیثائے ملاعنہ کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے۔ وہ بھی انہیں جیسا کافر، مرتد ہے۔

اس لیے کہ اس نے اللہ عز و جل کی جلالت و عزت، محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کو ہلکا جانا اور ان بدگوئیوں کو کافر نہ مانا۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم

کتبہ الحقیقہ الفقیر الی جناب القدیر **محمد عبداللطیف** القادری الحنفی السنی  
الآنولوی البریلوی عفی عنہ وعن والدیہ بمحمد النبی الرؤف الرحیم علیہ و علی آلہ و  
اصحابہ افضل الصلوة والتسلیم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین۔

### فتوائے ہلدوانی ضلع نبی تال

(۱۴۴) حسام الحرمین شریف کے فتاویٰ سراسر حق و ہدایت ہیں۔ ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے لازم و ضروری ہے ان کا خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بد دین بندہ شیاطین۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔

حررہ ابو الفیاض عبدالحی علی غفرلہ خادم: مدرسہ معین الاسلام ہلدوانی۔

(۱۴۵) هذا الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔ کتبہ محمد اسماعیل

### فتوائے مان بھوم

(۱۴۶) علمائے حرمین شریفین نے ان کے اقوال پر مطلع ہو کر فتویٰ دیا اور ان کو حق تھا کہ ایسے اقوال ملعونہ کہنے والے کے لئے اللہ اور اس کے رسول جل و علا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم صاف صاف بیان فرمادیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو بہتر جزا دے آمین۔ حسام الحرمین شریفین کے فتاویٰ بیشک حق ہیں ان میں شک کرنے والے وہی ہیں جو اللہ و رسول جل و علا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔

کل مسلمانوں کو ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فقیر ابو الکشف محمد یحییٰ العلیمی غفرلہ ذنوبہ

مدرس: مدرسہ اسلامیہ کنواڈ مہ ضلع مان بھوم

### فتوائے حیدر آباد دکن

(۱۴۷) ان سب (قادیانی، لنگوہی، نانوتوی، انبٹھی، تھانوی) کی ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی اور گستاخی و بے ادبی کا دندان شکن جواب حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مدلل طریقہ سے دیا ہے۔ فتاویٰ حسام الحرمین میں بھی ان کی اچھی خبر لی گئی ہے۔ ہدایت پر آنے والوں کے لئے یہ بہترین کتاب ہے۔ البتہ جن کے قلب پر قساوت کی مہر لگادی گئی ان کے لئے نہ تو قرآن شریف ہی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے اور نہ رسولوں کی تبلیغ ﴿وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ﴾

علاوہ ان خبیث عقائد کے سب سے بڑا فتنہ جو ان کی کتابوں سے برپا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جس کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے عقائد سے چاہے جزئیات ہی میں کیوں نہ ہوں مختلف پایا ساتھ ہی اس کو کافر ٹھہرایا ان کی اس کوتاہ نظری اور کافر گری کے باعث ان کے ہم خیال معدودے چند حواریوں کے سوا باقی روئے زمین کے چالیس کروڑ مسلمان کافر ٹھہرتے ہیں۔ العیاذ باللہ جس گروہ کا صبح سے شام تک یہ کام ہو کہ مسلمانوں کو کافر بنایا کرے ان کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے۔ اور ان کی اس کافر گری کے سبب علمائے حریمین نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ سراسر حق ہے اس کتاب کے طبع ہونے کے بعد سے حق واضح اور باطل سرنگوں ہو چکا خود اس کتاب کا اسم گرامی اپنی حقانیت کا آپ ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم ہر عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کافر گروں کے شرور و آفات سے مامون و مصون رکھے۔

المجیب الفقیر الی اللہ الغنی السید محمد بادشاہ الحسینی واعظم مکہ مسجد۔ حیدرآباد دکن

(۱۲۸) الجواب صحیح۔ احمد حسین

(۱۲۹) المجیب الحبيب لیب مصیب۔ السید وحید القادری الموسوی

(۱۵۰) نعم الجواب لازیب فیہ۔ محی الدین قادری سید شاہ لطیف

(۱۵۱) المجیب مصیب جو شخص ان حضرات وہابی اعتقاد و خفی فروغاً کی کتابین دیکھتا ہے تو پاتا ہے کہ ہر قدم پر اہل حق کی تکفیر اور حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اپنی دانست میں تحقیر کرتے ہیں اور رات دن اسی فکر میں اپنی عمر گزارتے ہیں اور روز ایک نیا مسئلہ اسی مقصد کا نکالتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ فوارہ تکفیر ہیں کہ

ازومی خیزد و برومی ریزد

یہ لوگ غیر مقلدین سے بدتر ہیں کہ ان کو ائمہ سے اختلاف ہے اور ان حضرات کو حبیب خدا سے عناد ہے ﴿یریدون لیطفؤ انور اللہ بافواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون﴾  
الفقیر عبدالقادر قادری حیدرآبادی سینئر پروفیسر شعبہ دینیات کلیہ جامعہ عثمانیہ (حیدرآباد دکن)

### فتوائے سورت

(۱۵۲) کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف بیشک حسام اہل اسلام ہے اس کتاب فیض نصاب میں حرمین طہیین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً کے اکابر علمائے کرام و مفتیان عظام نے قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، اٹیٹھی، تھانوی پر نام بنام فتویٰ دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے عقائد خبیثہ و کفریات ملعونہ کے سبب اسلام سے خارج، کافر، مرتد، بددین، گمراہ، گمراہ گر ہیں۔ جو شخص ان کے عقائد کفریہ سے واقف ہو کر باوجود علم اور سمجھنے کے ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، مرتد، گمراہ ہے۔ یہ سب صحیح اور قابل عمل ہیں۔ مسلمانوں کو اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتبہ المسکین سید غیاث الدین بن مولانا حافظ سید غلام محی الدین سنی حنفی قادری نقشبندی  
غفرلہ و لوالدیہ فی الحال مقیم سورت

(۱۵۳) الجواب صحیح۔ غلام محی الدین قادری غفر اللہ ذنبہ

(۱۵۴) الجواب صحیح۔ سید احمد علی عفی عنہ

(۱۵۵) الجواب صحیح۔ غلام محمد

(۱۵۶) الجواب: بیشک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حرفاً حرفاً صحیح و درست اور بجا و حق ہے اور جن لوگوں کا سوال میں تذکرہ ہے وہ یقیناً کافر، مرتد ہیں اور جو ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، مرتد ہے۔ تمام مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا شرعاً فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
فقیر محمد نظام الدین قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی غفرلہ، از مقام سورت

### فتوائے بھروچ

(۱۵۷) کتاب حسام الحرمین میرے پاس ہے اور میں نے تمام پڑھی ہے۔ اس کتاب میں قاسم نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی، قادیانی اور ان کے ہم خیال شخصوں پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ سے کفر کے فتوے ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص ان کے اقوال پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب سے کتاب حسام الحرمین شائع ہوئی ہے۔ تب سے تو آج تک شاید کوئی ان کے عقیدہ والا ہی ان کو مسلمان جانتا ہوگا۔ ان کا کفر روشن اور سب کو معلوم ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کی کتابوں سے بھی ان کے کفریات کا پورا روشن ثبوت ہے۔ فقط

الفقیر بندہ عباس میاں ولد مولوی علی میاں صاحب صدیقی از:- بھروچ لال بازار

## فتوائے بمبئی و بدایوں و دہلی و برہان پور

(۱۵۸) الجواب واللہ الملمہم للصوصاب اللہم صل و سلم و بارک علی من اوتی

علوم الاولین و الاخرین و علی الہ و صحبہ اجمعین

بیشک دعویٰ نبوت یا کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی کا وجود جائز بتا کر ختم نبوت کا بحال رہنا تسلیم کرنا..... یا خدائے قدوس جل جلالہ کو بالفعل یا بالقوہ کاذب جاننا..... یا حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطلق علم غیب سے انکار..... یا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم مقدسہ غیبیہ کو بچوں یا گلوں جانوروں کی طرح جاننا یا تشبیہ دینا یا معاذ اللہ..... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے کم کہنا..... یہ جملہ امور بوجہ تنقیص شان اقدس سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر صریح ہیں۔

پس علمائے کرام و مفتیان عظام حرین محترمین متعنا اللہ تعالیٰ بعلومہم کا ان امور اور ان کے قائلین و معتقدین کے متعلق کفر کا فتویٰ دینا حق و بجا اور کتاب حسام الحرمین جو ان فتاویٰ کا مجموعہ مع مزید توضیحات ہے صحیح و زیبا ہے۔

ہر مسلم پر واجب ہے کہ مذکورہ بالا لغویات سے مجتنب اور مفتیان عظام حرین محترمین و علمائے کرام اہل سنت و جماعت کے ارشادات عالیہ کا معتقد و ملتزم رہے سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں غایت ادب کو اصل تو حید اور اسی کو اہل حق کا مسلک سدید اور موہبت رب مجید و مثر فضل مزید تصور کرے۔ و نعم ما قیل وللہ درقائلہ

شعر ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

و اللہ لموفق للخیر والمسؤل حسن الختام.

حررہ افقر الوری میرزا احمد القادری کان اللہ لہ، ناظم سنی کانفرنس صوبہ بمبئی

(۱۵۹) جواب صحیح ہے، مولیٰ تعالیٰ مجیب لبیب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

شیخ نور الحق نذیر احمد نجدی مدیر غالب بمبئی

(۱۶۰) بیشک جن لوگوں کا ذکر استفتا میں کیا گیا ہے ان لوگوں کے اقوال سے اہل اسلام میں تفرقہ پڑ گیا۔ لہذا علمائے حریمین شریفین نے اور حضرت مجیب نے فتویٰ ہذا میں جو لکھا ہے بجا ہے ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ہرگز جائز نہیں جب تک وہ علی الاعلان توبہ نہ کریں۔

ابوالسعود محمد سعد اللہ کی خادم: مسجد زکریا بمبئی

(۱۶۱) الجواب صحیح۔ محمد ابراہیم غفرلہ

(۱۶۲) اصاب من اجاب۔ حافظ عبد المجید دہلوی عفی عنہ

(۱۶۳) ذلک کذلک انی مصدق لذلک

محمد جمیل احمد القادری البدایونی امام مسجد اہل سنت خوجہ محلہ بمبئی

(۱۶۴) لاشک فی ان الجواب صحیح و المجیب مصیب و اعتقاده لازم علی

کل المسلمین۔ خادم العلماء محمد معراج الحق صدیقی عفی عنہ

(۱۶۵) اللہ اکبر۔ ما افتی بہ العلماء الکرام جزاھم اللہ خیر الجزاء فی حسام

الحرمین فهو موافق و مطابق للاصول و حرى بالقبول واللہ اعلم و علمہ اتم

واحکم

احقر الطلبة محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی غفرلہ

(۱۶۶) مجیب کا جواب نہایت صحیح ہے اللہ پاک مجیب کو اجر عظیم عنایت فرمائے۔

غلام محمد لکھنوی عفی عنہ

(۱۶۷) بسم اللہ باذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اشاعت عقائد فاسدہ اور تبلیغ

کفریات کی کثرت دیکھنے کے بعد ناممکن تھا کہ ارباب حق اظہار حق و صدق سے گریز کرتے سیف

برّاں حسام الحرمین باطل پرستوں کے فاسد عقیدوں کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والی وہ مدلل بہترین اور

زبردست کتاب ہے جس کو ترتیب دینے کے بعد مؤلف مبرور نے نہ صرف حق اسلام ادا کیا بلکہ



وارفتگان اسلام پر وہ احسان کیا کہ زندگی بھر اس کا حقیقی شکر یہ ادا نہیں ہو سکتا۔ مجیب لیبب نے سوال بالا کا جواب ارقام فرمایا ہے وہ عین مشرب اہل سنت و جماعت ہے۔ مالک عالم جل جلالہ ان کو جزا عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو توفیق یقین و عمل نصیب کرے۔

حرره الفقير محمد المدعو بعبد العليم الصديقي متوطن ميرٹھ

(۱۶۸) الجواب صحيح -

احقر العباد کمترین خاکپائے انا محمد فضل کریم دہلوی امام: مسجد رنگاری محلہ۔

(۱۶۹) ذلک کذلک۔ عبدالحلیم النوری الشاہجہان پوری

(۱۷۰) بیشک حسام الحرمین عقائد باطلہ کے بطلان کے واسطے شمشیر بُراں ہے۔ اور اہل سنت و جماعت کے لئے بہترین کتاب ہے۔ خداوند عالم مجیب کو انظہار حق پر جزائے خیر دے۔

محمد شمس الاسلام خلف مولوی عبدالرشید مرحوم مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی

(۱۷۱) حضرت مجیب صاحب دام فیضہ کا جواب صحیح ہے۔ بیشک مرزا غلام احمد قادیانی، ورشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی و خلیل احمد کے اقوال جو ان کی تصانیف میں موجود ہیں قطعاً یقیناً وہ اقوال کفریہ ہیں بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کے کفر میں جوشک کرے وہ بھی کافر ہے ”من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر“ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بد مذہبوں کے عقائد سے بچائے۔ آمین ثم آمین

حرره محمد عبدالحلیم امام: مسجد دھوبی تالاب

(۱۷۲) اصاب من اجاب۔ حافظ عبدالحق عفی عنہ امام: مسجد قبرستان خورد بمبئی

(۱۷۳) الجواب صحيح و المجيب نجيب - حرره العبد الآثم محمد عبداللہ عفی عنہ

(۱۷۴) صحیح الجواب۔ محمد عبدالحق عفا عنہ الرازق پیش امام: مسجد حجرہ محلہ

(۱۷۵) بیشک حسام الحرمین بیمار ان عقیدہ کے لئے ایک معجون شفاء ہے۔

خادم الطلبة محمد احمد خان دہلوی

(۱۷۶) الحمد للہ مجھ کا کسار کا بھی یہی عقیدہ اور اسی پر اتفاق ہے۔ الجواب صحيح -

عبدالرحیم بن محمد علی دہلوی عفی عنہ۔

(۱۷۷) کتاب حسام الحرمین میں علمائے حرین شریفین نے علمائے وہابیہ دیوبندیہ پر جو فتویٰ دیا ہے۔ فقیر کو اس سے اتفاق ہے۔ فقیر سید احمد علی برہان پوری عفی عنہ

(۱۷۸) فتاویٰ حسام الحرمین حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جلیلہ کا ایک حق اور صحیح فیصلہ مذہبی ہے کہ حضرت مرحوم نے علمائے حرین شریفین کے رو برو رکھ کر مسلمانان اہل سنت کے لیے مستند و معتبر فتاویٰ شرعی مرتب کر دیا ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اہانت خواہ وہ کسائیہ ہی ہو کفر ہے۔ لہذا فتاویٰ مذکور موافق کتب شرعیہ اور مطابق مسلک حنفیہ ہے۔ اس سے انکار کفر و ضلالت ہے۔ فقط  
محمد عبدالغفار حنفی حوض قاضی دہلی۔

### فتوائے بھیڑی ضلع تھانہ

(۱۷۹) فتاویٰ حسام الحرمین نہایت صحیح و مدلل ہیں ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ غیر مقلدین و وہابیہ و نجدیہ خذلہم اللہ الی یوم التئاد سے اجتناب کرے۔ اور ان کے اقوال و عقائد پر لا حول بھیجے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

کتبہ الحقیق الفقیر الی اللہ المتین المدعو محمد امین القادری الجشتی الاثر فی عفی عنہ

بھیڑی ضلع تھانہ

(۱۸۰) بلا ریب جمیع اہل سنت و جماعت کو ان عقائد باطلہ سے اجتناب ضروری ہے اور قائلین ان کے بلا شک کافر اور مرتد ہیں۔ جس کا مفصل حال و کیفیت حسام الحرمین میں مندرج ہے، جو بالکل صحیح ہے۔

راقم الحروف حقیق فقیر محمد جسیم امام: مسجد مرغی محلہ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ساکن بھیڑی

(۱۸۱) الجواب صحیح۔

محمد یوسف صدیق اللہ شاہ چشتی قادری اشرفی عنہ (شافعی) خطیب جامع مسجد بھیرڑی  
 (۱۸۲) اصحاب من اجاب۔ محمد یسین مدرس: مدرسہ نجم الاسلام بھیرڑی  
 (۱۸۳) صحیح الجواب۔

فقیر خادم العلماء والفقراء محمد نور الحق قادری برکاتی نوری غفرلہ ذنبہ المعنوی و الصوری

### فتوائے جام جو دھپور کا ٹھیاواڑ

(۱۸۴) الجواب و منه هداية الحق و الصواب: بیشک مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی و خلیل احمد انیٹھوی و اشرف علی تھانوی و رشید احمد گنگوہی اپنے اقوال کفریہ و عقائد مردودہ کے سبب کافر، مرتد ہیں اور جو شخص ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پا کر اس کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے بلاریب وہ بھی کافر مرتد ہے۔ ان لوگوں کے متعلق مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً و تکریماً کے مقتیان کرام و فضلاء عظام نے جو حکم صادر فرمایا ہے جس کا مجموعہ حسام الحرمین کے نام سے طبع ہو کر شائع ہو گیا ہے۔ حق ہے اور تمام امت مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر اس کا ماننا اور اس پر عمل کرنا فرض قطعی ہے: وما ذا بعد الحق الا الضلال هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع و المآب۔

کتبہ العبد المفتقر الی مولاه **محمود جان** السننی الحنفی القادری الفشاوری ثم

الجام جو دھپوری الکتھیاواری

(۱۸۵) مذکورین فی السوال قادیانی، دیوبندی، گنگوہی، انیٹھوی، نانوتوی، تھانوی نہ صرف مسائل فرعیہ اجماعیہ اہل سنت میں مخالف ہیں بلکہ اللہ و رسول جل و علاؤ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن اولیائے کرام سے بدظن حتیٰ کہ مسائل تنزیہ و تقدیس باری و تکریم رسالت پناہی میں جو اعلیٰ و اہم و اقدم مسائل ضروریہ دینیہ سے ہیں۔ ابن عبد الوہاب نجدی قرن الشیطان و من تبعہ کے ہم عقیدہ ہیں

جس نے تمام امت کو کافر مشرک کہا اور روضہ پاک سرور انبیاء صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صنم اکبر کا خطاب دیا۔ قبھم اللہ تعالیٰ وخذ لھم پس ان کا حکم وہی ہے جو حضرت مفتی صاحب اور حضرات مفتیان حرین شریفین نے دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ العبد العاصی غلام مصطفیٰ السنی الحنفی القادری عفی عنہ

### فتوائے دھوراجی کا ٹھیا واڑ

(۱۸۶) مذکورین گروہ کے عقائد باطل اور مردود ہیں اور عقیدہ اہل سنت و جماعت سے مطرود ان لوگوں کے کفر میں کچھ شک نہیں مطلق کافر ہیں الحق! علمائے محققین و مفتیان فاضلین حرین شریفین نے ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ دیا اظہار حق کا فرض ادا کیا اور حضرت مولانا بالاعز و الفخر اولنا حامی ملت و دین سیف الحق علی اعناق المنکرین مقبول بارگاہ یزداں مولوی احمد رضا خاں صاحب کا فتاویٰ مقدسہ حسام الحرمین ہر ایک مسلمان کے لئے تحفہ دارین ہے۔ ہر شخص مومن کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضرور اور فرض ہے۔ اگر اصلاح اسلام و دین اور قوت ایمان و یقین چاہتا ہو تو اس کتاب پر عمل کرے اس کو اپنا وظیفہ کر لے جس کا ہر ایک کلمہ و سطر معجلی نظر و مسح اثر ہے۔

واللہ یمہدی الی سواء السبیل واللہ اعلم

الساطر الخاطی خادم العلماء عبدالکریم بن المولوی حامد صاحب المرحوم متوطن دھوراجی

(۱۸۷) کتاب مستطاب حسام الحرمین وہ کتاب ہے جس پر کامل اعتقاد رکھنا اور پورا عمل کرنا ہر ایک مسلمان کو لازم ہے، یہ کتاب لا جواب باصواب برحق ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم راقم آثم عبدالحلیم بن حاجی مولوی عبدالکریم ساکن دھوراجی کا ٹھیا واڑ۔

(۱۸۸) جواب برحق ست۔ طالب العلماء خادم الفقراء احقر حاجی نور محمد بن ایوب صاحب

(۱۸۹) الجواب صواب۔ خادم العلماء صالح محمد بن احمد میاں مرحوم بقلم خود

(۱۹۰) المعجیب مصیب فی جوابہ۔ سعید الدین مدرس: مدرسہ جامع مسجد دھوراجی کا ٹھیا واڑ

(۱۹۱) جو جناب مولانا عبد الکریم صاحب نے استفتاء کا جواب باصواب تحریر فرمایا ہے۔ اس پر تمام اہل سنت و جماعت کو عقیدت مند ہونا چاہیے اگر ذرا الغرض ہوئی شیطان کی طرح مارا گیا۔

بندہ حقیر فقیر حکیم محمد عبدالرشید خاں بدایونی وار و حال دھوراجی کا ٹھیا واڑ

(۱۹۲) حسام الحرمین شریف میں جو فتاویٰ ہیں وہ موافق کتب صحیحہ معتبرہ مذہب اہل سنت کے درست بلکہ بہت ہی صحیح ہیں۔ لہذا اُس کا خلاف، مذہب اہل سنت کا خلاف ہے۔

فقیر حقیر خاکسار بے مقدار محمد علی بن ابراہیم علی حال مقیم یتیم خانہ اسلامیہ دھوراجی

(۱۹۳) کتاب مستند حسام الحرمین میں بیدین مرتد وہابیہ کے بارے میں قرآن شریف و حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق کفر کا حکم فرمایا ہے بیشک وہ حق اور سچ ہے۔ جو شخص ان بیدینوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

راقم آثم خادم العلماء محمد میاں بن حاجی صالح میاں ساکن دھوراجی

### تصدیقات فتوائے مارہرہ مطہرہ

(۱۹۴) حضرت مجیب مدظلہم الاقدس نے جواب سوال میں جو کچھ افادہ فرمایا وہ حق و صواب بلا ارتیاب ہے۔ سوال میں جن اکابر وہابیہ کے نام درج ہیں ان کے متعلق حسام الحرمین میں جو احکام تحریر فرمائے ہیں ان پر اعتقاد جازم لازم و واجب العمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء الدین المکنی بابی المساکین عفا عنہ رب العالمین

(۱۹۵) جواب سوال میں جو کچھ حضرت مجیب زیدت فیوضہم و دامت برکاتہم نے تحریر فرمایا ہے وہ عین حق ہے۔ بیشک یہ سب اشخاص مندرجہ سوال موافق فتاویٰ حسام الحرمین کافر ہیں ان کے کفر میں شک و شبہ کرنے والا خود کافر ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

عبدالحی قادری رضوی پہلی بھیتی بقلم خود

(۱۹۶) کتاب حسام الحرمین میں جن کی تکفیر کی گئی وہ حق ہے۔ وما ذا بعد الحق الا الضلال و

الحق احق ان يقبل - فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد شمس الدین قادری رضوی ناگوری غفرلہ

(۱۹۷) حسام الحرمین جس میں ان ملعونین مذکورین فی السؤال کی تکفیر علمائے کرام و ساداتنا العظام نے فرمائی ہے۔ حق اور صواب ہے بلکہ ان کے اقوال کفریہ پر مطاع ہو کر تکفیر نہ کرنے والا بھی قطعاً انہیں میں سے ہے۔ کتب فقہ اس مسئلے سے مملو ہیں کہ ”من شک فی کفرہ فقد کفر“

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ فقیر ابوالضیاء محمد حفیظ اللہ اعظمی قادری رضوی غفرلہ

(۱۹۸) حضرت سیدی شانزادہ خاندان برکات مولوی سید محمد اولاد رسول محمد میاں صاحب مدظلہم العالی نے جواب باصواب تحریر فرمایا وہ بلا شک حق ہے۔ قادیانی، گنلوہی، تھانوی، انبیٹھوی، نانوتوی مذکورۃ فی السؤال یقیناً مرتد ہیں۔ فتویٰ مبارکہ حسام الحرمین قطعاً حق ہے۔

العبد ابوالمرتضیٰ مطیع الرضا امیر حسن عفی عنہ مراد آبادی

(۱۹۹) قبلہ عالم حضرت شاہ محمد میاں صاحب کے ہر لفظ سے اتفاق ہے۔

فقط خاکسار ابوالارشاد سید سجاد حسین متوطن قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی

(۲۰۰) الجواب صحیح۔ خادم العلماء غلام احمد فریدی رضوی بقلم خود

(۲۰۱) الجواب صحیح۔ فضل احمد عفی عنہ

(۲۰۲) الجواب حق مدلل بالاصول و الحق احق بالقبول و ان انکرہ الجاہد

الضلول۔

و انا العبد الغریب السید محمد حسن عرب المدنی المغربی السنوسی

القادری النقشبندی الفضل الرحمانی عفی عنہ

(۲۰۳) الجواب صحیح و المنکر فضیح۔ بشیر حسن دہلوی قادری رضوی عفی عنہ

## فتوائے پیلی بھیت

(۲۰۴) الجواب واللہ الملہم لصدق والصواب: علمائے حرین طہین نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ بالکل حق و بجا ہے۔ واجب القبول والاقت عمل ہے۔ حسام الحرمین میں جو شائع ہو چکا ہے یہ فتوائے اہل حق اور نانبان مختار کل حضرت حق جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراسر حق و صواب ہیں۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ پر اعتقاد رکھنا، عمل کرنا فرض ہے اور جو جان بوجھ کر ان کو نہ مانے وہ مومن نہیں۔ اس کی تصریح و تشریح و تفصیل و توضیح کتب مصنفہ امام العلماء، سید الاولیاء، وارث سید الرسل، نائب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، روح المملۃ و الشریعۃ و السنۃ والطریقۃ، محی الاسلام والدین مجدد مائتہ حاضرہ عالم دین و سنت امام اہل سنت مولانا مولوی حاجی حافظ قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نفعنا اللہ تعالیٰ و المسلمین ببرکاتہ فی الدین و الدنیا و الآخرة میں خوب روشن و واضح طور پر موجود ہے۔

اس فقیرنا کا راہ و طالب علم ناسزا کا بھی بجمہ اللہ تعالیٰ وہی مذہب و مسلک و دین و ایمان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسی پر رکھے اسی پر مارے اسی پر اٹھائے جو اس کے خلاف چلے اور مخالف بتائے وہ پکا بد مذہب و بے دین گمراہ و گمراہ گر ہے۔ جو اس کو صحیح نہ مانے وہ بھی جہنمی ہے۔ اہل اسلام کو اگر اپنا دین و ایمان درست رکھنا منظور ہو تو ان (اعلیٰ حضرت) کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان پر عمل کریں۔

افسوس کہ اب اہل اسلام کی یہ حالت ہو گئی اور نوبت بایں جا رسید کہ ان کی تحریروں اور فتوؤں کے متعلق سوال کرنے لگے یہ کمزوری ایمان ہے۔ تمام دنیا کو آنکھیں بند کر کے ان پر عمل کرنا چاہیے۔ میرے نزدیک ہندوستان بھر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ان سے افضل و اعلیٰ ہو جس سے ان کی بابت سوال کیا جائے، یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اعلیٰ حضرت فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الرسل و سید الکل ہیں تو کیوں صاحب یہ بات صحیح و قابل عمل ہے۔

استغفر اللہ اللہم حفظنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و علماء امتہ

و اولیاء ملتہ و علینا معهم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین الی یوم الدین آمین  
 فقیر قادری ابو الفضل محمد عبدالاحد خفی رضوی غفرلہ ابن حضرت ولی با خدا مولانا شاہ وحی  
 احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العالی  
 ناظم: مدرستہ الحدیث پیلی بھیت مشہور بسلطان الواعظین صانہ اللہ تعالیٰ عن شر  
 کل حاسد اذا حسد و شر کل مار دو عفریت۔

### فتوائے آگرہ

(۲۰۵) الجواب وهو الموفق للصواب: اقوال مذکورہ فی السؤال میرے والد بھی نعوذ باللہ  
 کہتے تو بھی ان پر توہین کی وجہ سے کفر عائد ہوتا۔  
 قرآن میں ہے: ﴿وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَقُّ اَنْ يَّرْضَوْهُ اَنْ كَانُوا مُؤْمِنِيْنَ﴾  
 یعنی اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی رکھنے کے لئے کوشش چاہیے اور وہی اس  
 کے مستحق ہیں کہ راضی کیے جائیں ان کے مقابلہ میں کسی کی کیا ہستی ہے۔  
 جو فتویٰ موسوم بہ حسام الحرمین ہے۔ مدلل بدلائل شرعیہ ہے اس کو جاہل بے علم گمراہ بد  
 مذہب نہ مانے تو نہ مانے سنی مسلمان تو مجبور ہے ماننے کے لئے، واللہ اعلم وعلمہ اتم  
 نثار احمد عفا اللہ عنہ مفتی جامع مسجد آگرہ

### فتوائے پیلی ضلع پشاور

(۲۰۶) الجواب من وجه الكتاب قال صاحب الهدایہ فی باب التراویح عادة اهل  
 الحرمین الشریفین و توارثهم دلیل شرعی فاجما عہما دلیل شرعی بالطریق  
 الاولیٰ فالعمل بحسام الحرمین المکرمین واجب قطعاً و ایضاً اذا طبع فارس  
 الی امام اهل السنة والجماعة المرحوم البریلوی فطالعت فوجدته صحیحا



مطابقاً للاصول الشرعیة فیعمل به من له العقائد الاسلامیة

اگر نام مبارک حسام الحرمین در میان نبودے من از کتب معتبرہ کفر اشخاصے کہ عقیدہ ہائے مزبورہ داشتہ باشند و نیز عدم قبول توبہ ایشان بلا قتل تحریر کردے۔ لکن بخیاں ادب حسام الحرمین چیزے نہ نوشتہ۔ عقیدہ ہمہ اہل السنۃ والجماعۃ بلکہ عقیدہ ہمہ مومنان و مسلمنان ہمیں ست کہ در حسام الحرمین مذکور ست۔

العبد خادم الشریعة المحمدیة والطریقة القادریة المحمودیة الی اللہ عز شأنہ شیخ الاسلام ابو النصر کمال الدین الحاج الخلیفة المولوی حمد اللہ القادری المحمودی۔

خلیفہ خاص بغداد اشرف البلاد و مہتمم مدرسۃ قادریہ محمودیہ عالیہ ساکن پٹی ضلع پشاور

### فتوائے مدرسۃ شمس العلوم بدایوں

(۲۰۷) بیشک اللہ پاک کی کسی صفت میں نقص کا اعتقاد موجب کفر ہے اور یقیناً اہانت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور نیز ختم نبوت سے انکار اور جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہ ماننا اور ان کے بعد دعویٰ نبوت یا رسالت موجب کفر ہے جس شخص کے عقائد اس قسم کے ہوں اس کے کفر کا فتویٰ واجب الاشاعت ہے۔

عبد السلام عفی عنہ مدرس اول: مدرسۃ شمس العلوم واقع بدایوں

### فتوائے مفتی فرنگی محل لکھنؤ

(۲۰۸) صورت مسئلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا یا سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

شان میں بے ادبی کرنا حد کفر کو پہنچاتا ہے۔ واللہ اعلم

محمد عبدالقادر عفا اللہ عنہ مدرسۃ عالیہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ

## فتوائے سراج گنج بنگال

(۲۰۹) فتاویٰ علمائے کرام و مفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً جو مدت سے بنام حسام الحرمین مطبوع ہو کر ملک میں شائع ہو رہے ہیں وہ بیشک حق ہیں اور تمام مسلمانوں پر ان کے حکموں کو حق جاننا اور ان فتوؤں کے مطابق عمل درآمد کرنا نہایت ضروری بلکہ واجب ہے۔

مذکورہ بالا فتاویٰ میں جن لوگوں پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا گیا ہے، فی الواقع وہ لوگ ان اقوال کفریہ اور عقائد باطلہ و فاسدہ کی وجہ سے ضرور بالضرور کافر ہو گئے اور جو لوگ ان کے ان اقوال پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر ہونے میں شک کریں، وہ بھی کافر ہیں کیوں کہ ان لوگوں نے اللہ و رسول سے بے ادبی اور گستاخی کی ہے اور ان کی شان گھٹائی ہے اور اللہ و رسول سے بے ادبی و گستاخی کرنے والا البتہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب اعمال نیک ضائع اور بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل قرآن پاک کی سورہ حجرات کی ابتدائی آیات میں مذکور ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ”کتاب الخراج“ میں فرماتے ہیں:

”أَيُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَذَّبَهُ أَوْ عَابَهُ

أَوْ تَنَقَّصَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَبَانَ مِنْهُ أَمْرُهُ“

یعنی جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ بیشک کافر ہو گیا اور اس کی جو رو اس کے نکاح سے نکل گئی۔

درمختار میں ہے:

”الْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيِّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ مُطْلَقًا وَمَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَ

كُفْرِهِ فَقَدْ كَفَرَ“

یعنی جو شخص کسی نبی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے کے سبب کافر ہوا اُس کی توبہ بھی کسی طرح

قبول نہیں اور جو شخص اس کے مستحق عذاب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

پس تمام مسلمانوں پر لازم بلکہ لازم ہے کہ ایسے بد عقیدے والوں سے اپنے کو کوسوں دور رکھیں اور ان گندم نما جو فروش لوگوں کے دھوکے اور فریب سے اپنے عقائد اور دین و ایمان کی حفاظت و نگہبانی کریں۔

والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم والسلام على من اتبع الهدى۔

راقم بندہ آثم ابوناظم محمد کاظم رحمۃ چشتی۔ سراج گنج بنگال

### فتوائے پارہ ضلع اعظم گڑھ

(۲۱۰) بیشک بیشک فتاویٰ حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق و صحیح و درست و صواب ہے اور بلا ریب جن لوگوں پر اس میں کفر کا فتویٰ ہے ان میں سے ہر ایک کافر، مرتد، مستحق عذاب ہے ایسا کہ جو اس کے کفری قول بدتر از بول پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ کہے وہ بھی خارج از اسلام اور دو جہاں میں رو سیاہ و خانہ خراب ہے۔

جس قدر احکام حسام الحرمین شریف میں ان مرتدوں پر فرمائے ان سب پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض بلا شک و ارتیاب ہے۔ جو ان پر عمل کرے گا، اس کے لئے نور و نجات و ثواب ہے اور جو ان پر عمل نہ کرے اس کے واسطے ظلمت و ہلاک و عقاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نور محمد اعظمی قادری برکاتی رضوی غفرلہ

ساکن موضع پارہ ڈاک خانہ سورہن ضلع اعظم گڑھ

### فتوائے کر مبر ضلع بلیا

(۲۱۱) لاشک ان ما افتری به علماء الحرمین المحترمین فی الكتاب المستطاب

المسمى بحسام الحرمین علی منحر الکفر والمین فهو حق و صواب و صحیح و

كل واحد من الذين اُفتي العلماء بكفرهم من القادياني و النانوتوى و الگنگوہی و الانیٹھی و التھانوی کافر مرتد فضیح و من شک فی کفر احد من هؤلاء الخمسة بعد اطلاعه على اقوالهم الكفرية فهو خارج من الاسلام داخل في الكفر القبيح و من عمل بالا احكام المصروح بها في حسام الحرمين فهو ناج مثاب نجیح لان كلها حق صراح . واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

فقیر ابوالمسعود فرقان الحق محمد عبدالعظیم قادری رشیدی علمی شہدی عنفی عنہ  
ساکن موضع کرمبرڈاک خانہ جیگر سنڈھ ضلع بلیا۔

### فتوائے فتح پور ہسوہ

(۲۱۲) بیشک حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام و مفتیان عظام مکہ مکرمہ و مدینہ محترمہ نے جو کچھ تحریر فرمایا سب حق و درست اور سراسر نور ہے۔ قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انیٹھی، تھانوی جن پر کتاب مذکور میں کفر کا فتویٰ دیا ان میں سے ہر ایک ضروریات دینیہ اسلامیہ کا منکر اور کافر مرتد اور اسلام سے نفور ہے۔

حسام الحرمین کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض و ضرور ہے، حق سے اندھی باطل ہیں آنکھیں اگر اس کی حقانیت کا انکار کر جائیں تو اس میں کتاب موصوف کا کیا تصور ہے۔ ”ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوۃ“ فرمان رب جبار و غفور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد عبدالعزیز خاں قادری چشتی اشرفی عنفی عنہ ساکن محلہ زیدوں فتح پور ہسوہ۔

(۲۱۳) الجواب صحیح و صواب و من خالفه يستحق سوء العقاب واللہ اعلم و رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر محمد یونس قادری چشتی اشرفی سنہجلی عفا اللہ عن ذنبہ الخفی و الجلی

(۲۱۴) الجواب هو الحق الحقیق بالقبول ولا ینکرہ الا المرتد الجہول۔

فقیر احمد یار خاں قادری بدایونی غفی عنہ

(۲۱۵) الجواب صحیح والمحبب نجیح وخلافہ باطل وانا العبد الفقیر ابو الاسرار.

محمد عبداللہ المراد آبادی غفرلہ اللہ ذو الایادی

فتوائے ریاست رام پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے اہل سنت ومفتیان دین ولت کشرہم اللہ تعالیٰ و نصرہم۔ ان مسائل میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سخت سخت گستاخیاں کیں اور دعویٰ نبوت کیا۔

ایک مولوی (قاسم نانوتوی) نے اپنی کتاب (تخذیر الناس) کے صفحہ ۳ پر لکھا:

”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زبانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ”ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین“ فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہتے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔“

اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھا: ”بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا“

صفحہ ۴ پر لکھا: ”سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا ہے۔“

صفحہ ۱۴ پر لکھا: ”اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔“

صفحہ ۲۸ پر لکھا: ”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

ایک دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) سے استفتاء کیا گیا کہ: دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے ایک کی طرف داری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا کہ ”میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں“ یہ قائل مسلمان ہے یا کافر بدعتی ضال ہے یا اہل سنت باوجود قبول کرنے کے وقوع کذب باری کو؟

اس دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) نے فتویٰ دیا ”اگرچہ شخص ثالث نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے کیوں کہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے خلف وعید خاص ہے۔ اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعدہ گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود وقوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے لہذا وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو پس بناءً علیہ اس ثالث کو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیے کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہ قوت دلیل اپنی کے طعن و تضلیل نہیں کر سکتا اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے“

اسی دوسرے مولوی نے ایک تیسرے مولوی (خلیل احمد انیٹھوی) اپنے شاگرد کے نام سے ایک کتاب (براہین قاطعہ) لکھی اور خود اپنے دستخط سے اس کے حرف بحرف کی تصدیق آخر

کتاب میں چھاپی اس کے صفحہ ۵۱ پر لکھا:

”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

ایک چوتھے مولوی (اشرف علی تھانوی) نے اپنے ایک رسالہ (حفظ الایمان) کے صفحہ ۸ پر لکھا:

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی و غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے“

ان پانچوں اشخاص کے ان اقوال کے متعلق علمائے کرام مکہ معظمہ و مفتیان عظام مدینہ طیبہ سے استفتاء کیا گیا ان حضرات کرام نے ان پانچوں آدمیوں پر نام بنام بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال کی وجہ سے کافر ہیں اور جو شخص ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور ان لوگوں پر مرتدین کے تمام احکام ہیں۔ ان فتاویٰ کا مجموعہ مدت ہوئی حسام الحرمین شریف کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم ہے یا نہیں۔ امید کہ حق ظاہر فرمائیں

گے اور اللہ عزوجل سے اجر پائیں گے۔ بینوا تو جروا

راقم سلیمان رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ محلہ بوہڑاڑ پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات

(۲۱۶) الجواب واللہ سبحانه وتعالیٰ هو الموفق للصواب

حسام الحرمین میں جن علمائے حرمین شریفین اہل السنۃ والجماعۃ کے فتوے ہیں وہ حق اور

صواب ہیں۔ فانہا مشیدۃ بدلائل جلیلة جلیلة من الایات الظاہرة الزاہرة القطعیة والا  
حادیث الصحیحة الصریحة الباہرة البہیة.

لہذا اہل اسلام پر عموماً علمائے حقانین اور بالخصوص علمائے حرمین شریفین اہل سنت و

جماعت کا اتباع ان کے اوامر و نواہی کو ماننا ان کے فتوؤں پر عمل کرنا ضروری فانہم اہل الحق و

الامر والدين. وقد قال الله سبحانه وتعالیٰ فی الكتاب المبین

﴿اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولی الامر منكم﴾ الآية

والمراد باولی الامر فی الآية العلماء فی اصح الاقول اہ ردالمختار عن

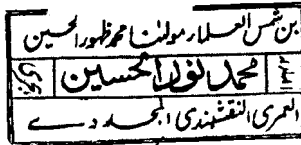
شرح الكنز للعلامة البدر العینی وھم السواد الاعظم وحزب اللہ المکرم وھم اہل

السنۃ والجماعۃ وھم ورثۃ الانبیاء فمن اقتفى اثرهم وابتع امرهم فقد نجا واهتدی

ومن حاد عنهم فقد تاه وغوی.

واللہ سبحانه وتعالیٰ من کل اعلم علمہ احکم الراجی رحمۃ رب النشأتین -

کتبہ العبد محمد نور احسین الرمفوری کان اللہ لہ





## فتوائے ارشاد العلوم رامپور

(۲۱۷) المجیب مصیب ان اقوال منقولہ کی نسبت علمائے اہل سنت کی طرف سے قاہر تصانیف بحمد اللہ تعالیٰ کثیر ہو چکی ہیں جو مؤید براہین شرعیہ ہیں مزید سوالات انہیں امور سے کرنا بیکار ہے۔  
 حسام الحرمین نے جن لوگوں کے عقائد پر حکم کفر کیا ہے وہ حکم نقل کیا ہوا کتب فقہیہ حقہ حنفیہ کا ہے جس کا ماننا ایک مقلد مذہب حنفی کے لئے لازم و لا بدی ہے پس حسام الحرمین کے احکام حسب نقول صحیحہ معتبرہ لازم الاتباع ہیں۔ واللہ درہم واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔  
 العبد محمد معوان حسین العمری المجددی الرافضی مدرسہ ارشاد العلوم



(۲۱۸) الجواب صحیح۔ محمد شجاعت علی عفی عنہ مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۹) الجواب صحیح۔ محمد سراج الحسین عفی عنہ

(۲۲۰) الجواب حق و صواب۔ العبد عبد اللہ البہاری عفا عنہ الباری مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۲۱) یہ اقوال موجب کفر ہیں۔ العبد محمد عبدالغفار عفی عنہ

(۲۲۲) الجواب صحیح۔ سید یار محمد دہلوی بقلم خود

(۲۲۳) الجواب صحیح و المجیب نجیح و من انکرہ فهو کافر مرتد فضیح

کتبہ الفقیر محمد عمر القادری الرضوی اللکھنوی غفرلہ ابن حضرة اسد السنة سيف الله

المسلول مولانا المولوی محمد ہدایت رسول علیہ رحمة الرب و رضوان الرسول

## فتوائے کان پور

(۲۲۴) هو الموفق للحق کسی ایک عالم حقانی ناقد بصیر فقیہ کے فتوے پر عمل کرنا لازم و واجب ہے نہ کہ جم غفیر علمائے حرین شریفین کے فتاویٰ پر جو حسام الحرمین میں مذکور اور مؤید بحجج ظاہرہ و براہین باہرہ ہیں۔

قال العلامة ابن نجيم في الاشباه: فتوى العالم للجاهل بمنزلة اجتهاد المجتهد في وجوب العمل اه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم عبد الغنى غفر له ربه الولى مدرس مدرسه حفيه غوثيه واقع مسجد بکر منڈی قلی بازار کان پور (۲۲۵) صح الجواب والله اعلم بالصواب الحقیق الفقیر ابوالقاسم محمد حبیب الرحمن کان اللہ لہ خادم خانقاہ کشفی کان پور



(۲۲۶) الجواب صحيح . والله تعالى اعلم - محمد عبد الكريم غفر له

(۲۲۷) ماقال المجيب فهو حق و احق ان يتبع - محمد آصف غفر له

(۲۲۸) الجواب صحيح و المجيب نجيب و جاحده فضيح

نمقه العبد الفقير عبد الغنى العباسى نسبا و الحنفى مذهبا و القادري المعينى

الاشرفى مشربا و الهزاروى مولداً المدرس فى المدرسة دار العلوم فى كانفور

(۲۲۹) هذا الجواب صحيح نمقه محمد عبدالرزاق عفا عنه - المدرس بمدرسة امداد العلوم کان پور

(۲۳۰) الجواب صحيح و المجيب نجيب -

نمقه ابوالمظفر شاکر حسین غفر له فى الدارين

## فتوائے جاوہر

(۲۳۱) مولوی قاسم نانوتوی و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد بیٹھوی و مولوی اشرف علی تھانوی کے جو اقوال استفتائیں نقل کئے گئے ہیں ان پر سابق ازیں بحث و تمحیص ہو کر علمائے اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو ان کو کافر نہ کہے اس پر بھی کفر عائد ہوتا ہے۔

رسالہ حسام الحرمین طلب کر کے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ عام مسلمان ایسے گندے عقیدوں سے محفوظ رہیں۔ المحب محمد مصاحب علی

## فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس رجب المرجب ۱۴۳۷ھ

(۲۳۲) بیشک ان عبارات مذکورہ میں ضرورتاً تکذیب خدائے قدوس جل جلالہ، توہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکار ضروریات دین ہے (اور تکذیب خدا و توہین رسول و انکار ضروریات دین قطعی اجماعی کفریات ہیں جن کے مرتکب کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر مرتد ہے)۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے عقائد والوں سے اور ان کے معتقدوں سے اجتناب کریں۔ وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمود زیدی حسینی الوری

(۲۳۳) هذا الجواب صحيح و مطابق المذهب اهل السنة و الجماعة

كتبه الفقير الى الله السيد محمد ميراث الشافعي كان الله له.

المدرس بدرسہ نجم الاسلام الواقعة في بلدة بھیمڑی من مضافات تھانہ۔

(۲۳۴) الجواب صحيح۔ فقیر نثار احمد ناگوری

(۲۳۵) هذا الجواب حق۔ فقیر شمس الدین احمد جونپوری

(۲۳۶) الجواب صحيح۔

فقیر محمد حامد علی فاروقی عفی عنہ مدرسہ اصلاح المسلمین رائپوری۔ پی

(۲۳۷) الجواب صحيح۔ حبیب الرحمن غفرلہ

(۲۳۸) الجواب حق و صواب۔

سید رشید الدین احمد غفرلہ الصمد بریلوی، الحال وارد دار الخیرا جمیر شریف۔

## تصدیقات برہمیں فتویٰ حاصل کردہ

از علمائے کرام واردین بمبئی بمابہ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ

(۲۳۹) الجواب صحیح۔ محمد عبداللطیف اجمیری

(۲۴۰) الجواب صحیح۔ عبدالمجید القادری الآٹولوی

(۲۴۱) من اجاب فقد اصاب۔ محمد زابد القادری (دریا گنج دہلی)

(۲۴۲) الجواب صحیح۔ محمد احمد دہلوی

(۲۴۳) الجواب صحیح۔ صوفی ظہور محمد سہارنپوری

(۲۴۴) الجواب صحیح و المجیب نجیح۔ محمد عارف حسین قریشی علی گڑھی

(۲۴۵) حضرت والا مرتبہ عالی منزلت گل گلزار جیلانی گلبن خیاباں سمنانی مولانا سید شاہ

ابو احمد علی حسین صاحب چشتی اشرفی مسند نشین سرکار کچھوچھ کے دو مقدس ارشاد واجب الانقیاد

## پہلا مفاوضہ عالیہ

فرزند عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ فقیر سید ابوالاحمد المدعو محمد علی حسین الاشرافی البجیلانی

بعد دعائے درویشانہ سلام خوب کیشانہ، دعا نگار ہے۔ تمہارا کارڈ جوابی آیا خوشی حاصل

ہوئی۔ میں ادھر آنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر چند وجوہ سے نہ آسکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد عرس شریف حضرت

جد اعلیٰ قدس سرہ بشرط زندگی ماہ جمادی الثانی تک سورت میں آؤں گا۔ اب میرے آنے کو غنیمت

سمجھنا میں بہت ضعیف ہوتا جاتا ہوں۔

اور فرقہ گاندھویہ کی رفاقت اور ان کا ساتھ دینا جائز نہیں ہے۔ اور مولانا احمد رضا خاں

صاحب عالم اہل سنت کے فتوؤں پر عمل کرنا واجب ہے۔ کافروں کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔

اور ہمارے جملہ مریدان و مجبان اور جمیع پرسان حال کو سلام و دعا کہنا۔ ۲۱/ ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

## دوسرا مفاوضہ عالیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر سید ابوالاحمد المدعو علی حسین الاشرافی البجلانی کی جانب سے جمیع مریدان اور مجبان خاندان اشرفیہ کو واضح ہو کہ فرزند حاجی غلام حسن جو ہمارے خلیفہ برہمچاری قطب الدین سہیل ہند کے مرید ہیں۔ اگر ان سے اور آپ لوگوں سے کسی مسئلہ میں اختلاف ظاہری پیدا ہو تو لازم ہے کہ اس کو فقیر کے پاس لکھ کر باہمی تسکین کر لو۔

اس فقیر کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص رابطہ خصوصیت ہے یعنی حضرت مولانا سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے پیر نے مجھ کو اپنی طرف سے خلافت عطا فرمائی ہے مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے۔ ان کے فتوے پر میں اور میرے مریدان عمل کرتے ہیں۔

بڑی نادانی کی بات ہے کہ ایک خاندان اور ایک سلسلہ کے لوگوں میں صورت نفاق پیدا ہو۔ اور میں عنقریب بمبئی سے سورت میں آؤں گا۔ جملہ مریدان و مجبان کو فقیر کی طرف سے سلام و دعا پہنچے۔

عبدہ الفقیر السید ابوالاحمد المدعو محمد علی حسین الاشرافی البجلانی

## فتوائے ننگل ضلع حصار

(۲۳۶) کتاب حسام الحرمین نہایت صحیح اور عمدہ کتاب ہے جو وہابیہ کے دام سے بچنے کے لئے ایک نایاب خزینہ ہے۔

فقیر ابوالفیض چشتی سلیمانی عفا اللہ عنہ، ساکن ننگل ضلع حصار، ڈاکخانہ رتیا

## فتوائے گونڈل کاٹھیاواڑ

(۲۴۷) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین الکریمین نہایت حق و صحیح و قابل قبول مسلمان ہے۔

خادم الطلبة قاسم میاں رضوی عنہ ساکن گونڈل کاٹھیاواڑ

## فتوائے جونا گڑھ کاٹھیاواڑ

(۲۴۸) کتاب حسام الحرمین کو اس فقیر نے بغور دیکھا۔ یہ کتاب جمیع اہل سنت و جماعت کے لئے واجب العمل بلکہ تمام اسلامی مدارس میں زیر تعلیم رکھی جانے کے قابل ہے خدا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ اس کے مصنف کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

احقر العباد خادم قوم محمد قاسم ہاشمی قادری عنہ خطیب: جونا گڑھ اسٹیٹ کاٹھیاواڑ

(۲۴۹) کتاب حسام الحرمین الشریفین نہایت صحیح و معتبر ہے۔

احقر محمد عبدالشکور گیسو دراز سنی حنفی قادری اویسی ساکن دھوراجی عفا اللہ عنہ زیل جونا گڑھ

کاٹھیاواڑ

## فتوائے جلال پور جٹان پنجاب

(۲۵۰) حقیقت امر یہ ہے کہ جماعت وہابیہ دیوبندیہ نے اسی کا بیڑا اٹھایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو معاذ اللہ حضور کی توہین میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جائے..... کسی نے چھوٹے بڑے چوہڑے چمار سب کو برابر کہا..... کسی نے حضور کا تصور گاؤں خر سے بدتر سمجھا..... کسی نے شیطان کے علم سے کمتر آپ کا علم بتایا..... کسی نے صبی و مجنون و بہائم کا ہمسر ٹھہرایا۔ (معاذ اللہ)

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ کتنے دشمنان خدا و رسول غارت و تباہ خسرو الدنیا و الآخرة

ہو گئے اور جو ہیں ان کا حشر بھی وہی ہونا ہے ”اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ“

اے لوگو! آخر تمہیں مرنا ہے اور خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا ہے۔ خداوند عالم

نے تم کو جو حکم فرمایا ہے کہ ”و تعزروہ و توقروہ“ اس حکم کی تعمیل یوں ہی کی جاتی ہے؟..... کیا اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ حضور کی توہین کرو؟..... کیا تم اس حکم سے مستثنیٰ ہو کہ ”ان تحبط اعمالکم“؟..... ہرگز نہیں۔ جبکہ ادنیٰ رفع صوت وہ بھی بقصد اہانت نہیں، موجب حبط اعمال ہو، تو جو شخص بالقصد حضور کی شان میں بے ادبی و دریدہ دہنی کرے وہ کیوں کر اس وعید سے بری ہو سکتا ہے۔

جن اشیاء کو حضور کی ذات مقدس سے نسبت ہے ان کی توہین موجب کفر ہے۔

..... ”لو قال محمد و ریشک بود او قال جامہ پیغمبر ریمناک بود۔ او قال قد کان طویل الظفر اذ قال علی وجہ الہانۃ کفر“..... (ہدایہ۔ عالمگیری)

جو شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ کرے اور کلمات گستاخانہ بلکہ طعنہ دہانہ بکے اور اسی کو اپنا دین و ایمان سمجھے وہ کب مومن رہ سکتا ہے۔ کیا ایمان اسی کا نام ہے کہ حضور کی شان والا میں زبان دارزی کرے؟

دیکھو عاص بن وائل جس کی ادنیٰ گستاخی پر حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نے سورہ کوثر نازل فرما کر اپنے محبوب پاک کی کس قدر دلدادہ فرمائی اور اس کا فرد نصیب کو کیا کچھ نہ کہا اسی خبیث نے حضور کی شان اقدس میں لفظ ”ابتر“ استعمال کیا تھا اب کہ ایمانداروں کی زبان سے جو کلمات سرزد ہو رہے ہیں کیا وہ عاص بن وائل کے قول سے کمتر ہیں؟..... نہیں اس سے بدرجہا بڑھ کر پھر باوجود ان کفریات کے یہ مومن ہی رہے۔ استغفر اللہ

یہ لوگ قہر الہی کے مستحق و سزاوار ہیں اگر جناب رحمۃ اللعالمین کا واسطہ نہ ہوتا تو دنیا ہی میں عتاب الہی ہوتا یہ حضور ہی کا طفیل ہے کہ یہ یہاں مصون و محفوظ ہیں مگر آخرت میں ”ان شانئک ہوا لابتہر“ کے زمرے میں ہونگے۔

در مختار میں ہے: ”الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبتہ، مطلقاً و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر“

جو شخص کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ بھی قبول نہیں

اور جو شخص اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

جو صاحب دیوبندیوں کے کفر پر فتاویٰ مع مواہیر دیکھنا چاہیں تو علمائے حریمین طہیین سے بڑھ کر کہاں کی ہوگی جہاں سے دین کا آغاز ہوا۔ لہذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کے لئے اعلان ہے کہ کتاب ”حسام الحرمین علی منکر الکفر والمین“ منگا کر دیکھیں۔ جس کے ہر صفحہ پر اصل کتاب کی عربی عبارت اور اس کے مقابل سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے کوئی شہر کوئی محلہ کوئی مکان اہل سنت و جماعت کا اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیے۔ کیوں کہ ہر جگہ دیوبندیوں نے شور مچا رکھا ہے یہ مبارک کتاب بوقت ضرورت تیز حربہ کا کام دے گی۔

فقیر پر تقصیر حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ واعظ الاسلام قادری جلال پوری عفی عنہ

فتوائے عالی جناب مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بڑودوی

سند یافتہ مدرسہ دیوبند و سابق مفتی سورتی مسجد رنگون

(۲۵۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ

(۱) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۸ پر لکھا

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے

کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص

ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

ملاحظہ ہو علم غیب کی دو قسمیں کیں۔ علم کل اور علم بعض۔ علم کل کا انکار کیا اور علم بعض کو

جانوروں یا گلوں کے علم کی طرح بتایا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ اس عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی توہین و بے ادبی ہے یا نہیں؟..... اور شریعت مطہرہ کی رو سے مولوی صاحب موصوف کافر ہیں

یا مسلمان؟ بیٹو! تو جرو!

(۲) رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ میں ایک واقعہ چھپا گیا کہ ایک شخص خواب میں لا الہ الا



اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے جاگتا ہے تو بیداری میں ہوش کے ساتھ اللہ صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی پڑھتا ہے اور بیکار غریب کرتا ہے کہ زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ اور دن بھر اس کا یہی حال رہتا ہے پھر مولوی اشرف علی تھانوی کو اس کی اطلاع دیتا ہے تو مولوی صاحب جواب دیتے ہیں کہ ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے“

سوال یہ ہے کہ بیداری میں ہوش کے ساتھ دن بھر غیر نبی کو چہنے والا اور اس کے اس فعل کو تسلی بخش بتانے والا شرع مطہر کے حکم سے کافر ہے یا نہیں؟

(۳) مولوی خلیل احمد انیٹھوی (مولوی رشید احمد گنگوہی) نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا: ”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

عرض یہ ہے کہ تمام زمین کا علم محیط شیطان کے لئے نص سے ثابت ماننا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط ماننے کو شرک کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور اس کا قائل کافر ہے یا نہیں؟

(۴) مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں:

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“  
ملاحظہ ہو خاتم النبیین کا انکار کرنیوالا کافر ہے یا نہیں؟ جو شخص ان اقوال کے قائلین کو ان کے ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے یا نہیں؟۔ بینوا تو جروا۔  
المستفتی بوہرہ سلیمان رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ

از:۔ مقام پادرہ ریاست بڑودہ

## الجواب و هو الموفق الصواب

الحمد لولہ و الصلاة و السلام علی نبیہ و رسولہ و حبیہ اما بعد

(۱) حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوات و اتم التسلیمات کا علم شریف وہ

بحرِ خاں اور دریائے ناپیدا کنار ہے جس کی کوئی حد و غایت نہیں آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا۔ حدیث مقدس ”علمت علم الاولین و الآخرين“ (او کما قال) اس کے لئے دلیل ناطق و شاہد صادق ہے۔

ہاں حق سبحانہ و تعالیٰ کا علم اور آپ کا علم مساوی اور برابر نہیں دونوں میں فرق بین ہے۔ علم باری تعالیٰ محیط اور علم حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محاط ..... وہ علم قدیم یہ حادث ..... وہ ذاتی یہ عطائی ..... اور پھر کمیت و مقدار کا فرق بھی موجود یعنی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریف حق سبحانہ و تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسا کہ سات دریاؤں میں سے ایک قطرہ۔

لیکن مخلوقات میں کوئی آپ کے علم کے برابر نہیں یہاں تک کہ انبیاء سابقین علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام کو جس قدر بھی علم عطا ہوا وہ آپ کے علم شریف کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ سات دریاؤں میں سے ایک قطرہ۔ چنانچہ روح المعانی میں قولہ تعالیٰ و لا یحیطون بشئی من علمہ کے تحت میں مرقوم ہے۔

”علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلة قطرة من سبعة البحر و علم الانبیاء

من علم نبیاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بهذا المنزلة و علم نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من علم الحق سبحانه بهذا المنزلة“  
قصیدہ بردہ میں ہے۔

فان من جودک الدنیا و ضررتها

ومن علومک علم اللوح و القلم

غرض یہ کہ بہ نسبت مخلوقات کے آپ کے علم کی کوئی انتہا و غایت نہیں ہے:

لا یمکن الشاء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس ایسے علم شریف ناپیدا کنار کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح تحریر کرنا اور اس کے ساتھ تشبیہ دینا صراحۃً کفر و جہالت اور کھلی حماقت و نادانی ہے۔ اور نبی برگزیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے اور آپ کی شان اقدس میں ایک شتمہ برابر گستاخی کرنے والا قطعاً مرتد ہے۔ اللہم

احفظنا

(۲) حضرات انبیاء کرام علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی غیر پر استقلالاً صلوٰۃ بھیجنا ہرگز جائز نہیں خواہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوں یا اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ ہاں طبعاً جائز ہے۔ چنانچہ تفسیر احمدی میں آیت کریمہ ”ان اللہ و ملائکۃ۔ الآیۃ“ کے تحت میں مرقوم ہے۔

”ثم انهم ذکر و ان الصلوۃ علی غیرہ و الہ بطریق التبعية جائزو

بالا استقلال مکروہ تشبیہ بالر و افض

پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد میں قصد و اختیار کے ساتھ ہوش و حواس کے درست ہوتے ہوئے عہد کسی غیر کا کلمہ پڑھنا اور اس پر درود پڑھنا جیسا کہ سائل تحریر کر رہا ہے اور پھر اس کے اس فعل کو تسلی بخش بتانا یقینی کفر و ارتداد ہے۔

(۳) شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط نص سے ثابت ماننا اور حضور پر نور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا علم اس سے کمتر بتانا کما حردہ السائل یہ یقینی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت ترین توہین اور ایسا تحریر کرنے والا قطعاً مرتد ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کی تو وہ شان ہے کہ شیطان تو درکنار اولو العزم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اس کے قریب نہیں پہنچتے

كما فی القصیدۃ البردۃ ولله درہ حیث قال

فاق النبیین فی خلق و فی خلق

ولم یدانہ فی علم ولا کرم

وكلهم من رسول الله ملتمس

غرفا من البحر اور شفا من الدير

وواقفون لديه عند حدهم

من نقطة العلم او من مشكلة الحكم

(۴) حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہ ماننا اور آپ کے بعد میں

دوسرے نبی کے وجود کو ممکن اور جائز سمجھنا بلا شک نصوص قطعیہ صریحہ کا انکار ہے جو صراحۃً کفر و ارتداد

ہے۔ آیہ کریمہ ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین“

اس کے لئے دلیل قاطع و برہان ساطع ہے۔

تفسیر احمدی میں ہے: ”ہذہ الآیۃ تدل علی ختم النبوة علی نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صریحاً“

دوسری جگہ ہے: ”و خاتم النبیین ای لم یبعث بعده نبی قط و اذا نزل عیسیٰ فقد یعمل

بشریعتہ و یكون خلیفۃ له و لم یحکم بشر من شریعة نفسه و ان کان نبیا قبلہ“۔

(۵) سرور کائنات مقرر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ و اتم التسلیمات کی شان

اقدس میں ذرہ برابر گستاخی کرنے والا اور شتمہ برابر توہین کرنے والا بلا ریب کافر و مرتد ہے۔ اور جو

شخص ایسے گستاخ شخص کو اس کے اقوال کفریہ کا علم ہونے کے باوجود کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے کتب

عقائد میں صاف و صریح مرقوم و مسطور ہے۔ ”من شک فی کفره و عذابه فقد کفر“

اللهم ارزقنا خیر الدارین و اسألك اللهم حبک و حب حبیبک صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم اللهم ارزقنا زیارة حرمک و حرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قبل ان

تمتتنا و توفنا مسلمین و الحقنا بالصالحین غیر خزایا و لا نادمین و لا مفتونین امین

یارب العلمین۔

کتبہ العبد الفقیر الی ربہ الغنی محمد صدیق البرودی غفر اللہ له و لوالدیہ و لمشاۃخہ اجمعین

(۲۵۲) الجواب صواب و المجیب مصیب۔ الرافضی احمد سید خالد شامی عفی عنہ

(۲۵۳) هذا هو الحق عندی

احقر الزمان محمد عبداللہ بڑودی غفرلہ الرحمن القوی

## فتوائے دیگر از بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ کتاب حسام الحرمین شریف حق ہے یا نہیں اور مسلمانوں کو اس کے احکام کا ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

المستفتی بوہرہ سیٹھ سلیمان رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ۔ از پادریہ ضلع بڑودہ الجواب

(۲۵۴) الجواب: الحمد لله رب المشرقین و المغربین۔ الذی سل حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر و المین۔ و افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام فی النشأتین علی حبیبہ المزمین بکل زین۔ و المنزہ من کل عیب و شین، سید الکونین و جد الحسنین، نبی القبلتین، و سلینا الی اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ سیدنا و مولانا محمد و الہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین فی الملونین، امین یا خالق الکونین۔ اما بعد

کتاب برکت مآب، کامل النصاب حسام الحرمین شریف از اول تا آخر بالکل درست و صحیح، بجا و حق، واجب العمل، واجب الاعتقاد، واجب الاعتبار ہے۔ بلکہ حسام الحرمین کھرے کھوٹے سچے جھوٹے کو پرکھنے کے لیے سچی کسوٹی اور صحیح معیار ہے۔ اگر اس کے تمام احکام کو بکشاہدہ پیشانی حق مان کر ان کے حضور سر تسلیم خم کر دے تو معلوم ہو جائے گا کہ سچا سنی مسلمان ایماندار ہے اور اگر جان بوجھ کر انکار کیا تو کھل جائیگا کہ گمراہ بد مذہب مکار ہے۔

حسام الحرمین ایمان و سنت کا ایک مہکتا گلشن لہکتا گلزار ہے۔ جس کے پھولوں میں باغ حرم کے پھولوں کی خوشبو جس کی بہار چمن طیبہ کی بہار ہے۔ حسام الحرمین جلوہ ”باطنہ فیہ الرحمة

و ظاہرہ من قبلہ العذاب “ کا آئینہ دار ہے کہ اہل سنت کے لئے نمونہ ”جنت تجری من تحتہا الانہر“ ہے۔

اور بدمذہبوں منافقوں کے لئے قہر پروردگار ہے..... دینداروں کے لیے نور..... بیدینوں کے لئے نار ہے..... مسلمانوں کے لئے مہکتے ہوئے پھول..... اور بے ایمانوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے..... حسام الحرمین دین و سنت کی سپر..... اور دشمنان دین کے سروں پر شمشیر برق بار ہے..... پاک خدا کے پاک گھر کعبہ معظمہ کی برہنہ تلوار ہے..... پیارے نبی کی پیاری سرکار مدینہ طیبہ کی تیغ آبدار ہے..... محمدی فوج ظفر موج مفتیان مدینہ منورہ کا نیزہ کافر شکار ہے..... الہی لشکر ظفر پیکر یعنی علمائے مکہ معظمہ کا خنجر خونخوار ہے..... کہ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدگوئیوں کی گردنوں پر پٹا تار پر وار ہے..... بیدینوں کو چارہ جوئی کا کہاں وار ہے..... حسام الحرمین کی وہ قاہر مار ہے..... کہ خدا و رسول جلا جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و گستاخی کرنے والوں کے سینوں میں غار ہے..... جس کا ہر وار وار سے پار ہے..... اور کیوں نہ ہو کہ اس کا مصنف محمدی کچھار کا شیر خونخوار ہے..... حیدری اکھاڑے کا شہ زور پہلوان..... میدان حمایت اسلام کا یکہ تازہ شہسوار ہے..... جو علمائے کرام کی آنکھوں کا تارا..... مفتیان عظام کے سروں کا تاج..... امت مصطفیٰ کا پاسبان..... حامیان ملت کا سردار ہے..... جس کی بلندی جلالت و رفعت و جاہت علمائے حریمین کے فرمان ”شہد لہ علماء البلد الحرام انہ السید الفرد الامام“ سے روشن و آشکار ہے..... جو دین پاک کا مجدد..... ملت طاہرہ کا مؤید..... علمائے اہلسنت کا امام..... اور پیشوائے نامدار ہے..... سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زندہ کرنے والا..... دشمنان مذہب اہل سنت کو خاک و خون میں لٹانے والا..... کفر و شرک کو مٹانے والا..... حمایت شریعت و طریقت کا علمبردار ہے..... اس مبارک فتاویٰ پر تصدیق کرنے والوں میں ہر ایک ساکن بلد اللہ الحرام..... یا مجاور آستانہ سرکار ابد قرار ہے۔

جو شخص جان بوجھ کر اسے نہ مانے..... وہ کافر و مرتد، عذاب نار کا سزاوار ہے..... مستحق غضب جبار ہے..... لائق لعنت کردگار ہے..... مورد قہر قہار ہے..... اس پر خدا کی سخت لعنت اور پھٹکار ہے۔

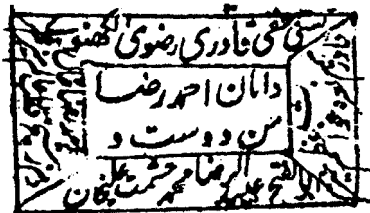
کیوں کہ اس نے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت و جلالت و وجاہت کو اس قدر ہلکا جانا کہ ان کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ مانا..... اور یہ ظاہر کہ جس طرح اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والا کافر ہے..... اسی طرح جو شخص اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ جانے..... وہ بھی اسلام سے خارج اور مرتد خاسر ہے۔

بالجملہ بیشک فتاویٰ حسام الحرمین شریف حرف بحرف قطعاً حق و صحیح ہیں..... اور ان کو ماننے والے..... ان پر سچے دل سے عمل کرنے والے..... سچے پکے سنی مسلمان سعید و نجیح ہیں۔

اور بیشک قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، انیدھوی، تھانوی، اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ خبیثہ ملعونہ کے سبب جو اصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعبارتھا منقول ہیں..... جن میں کوئی ایسی تاویل و توجیہ قطعاً ناممکن، جو قائلین کو قطعی یقینی کفر و ارتداد سے بچا سکے..... قطعاً یقیناً کافر مرتد..... لائق تذلیل و توہین و واجب التفضیح ہیں..... اور بے شک جو لوگ ان کے کفریات قطعہ ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانیں یا ان کے کافر ہونے میں شک رکھیں یا ان کو کافر کہنے میں توقف کریں وہ بھی خارج از اسلام، داخل کفر قبیح ہیں۔

اور بیشک ان فتاویٰ کا ماننا مسلمانوں پر فرض دینی اسلامی قطعی یقینی اور ان پر عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ ہذا ما اقول و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد وباللہ التوفیق و علیہ الاعتماد واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ الفقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد المدعو کشمشت علی القادری الرضوی اللکھنوی  
غفرلہ ولا بویہ و اخویہ و جمیع اهل السنة و الجماعة ربہ المولیٰ العزیز القوی آمین۔



فتوائے علمائے سندھ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

استفتاء

چہ می فرمایند علمائے اہل سنت و مفتیان دین و ملت کثر اللہ تعالیٰ امداد ہم و کسر اضداد  
ہم دریں مسائل کہ  
مرزا غلام احمد قادیانی دعوی نبوت کرد و حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام راستخت ناپاک  
دشنامہ داد۔

از مولوی رشید احمد گنگوہی استفتاء کردہ شد کہ

”دو شخص در کذب باری گفتگو میکردند برائے طرفداری یکے شخص ثالث گفت کہ من کے  
گفتہ ام کہ من قائل وقوع کذب باری نیستم این قائل مسلمان ست یا کافر بدعتی ضال است یا منجملہ  
اہل سنت باوجودیکہ قبول کرد وقوع کذب باری را“  
مولوی رشید احمد گنگوہی فتویٰ داد کہ

اگرچہ شخص ثالث در تاویل آیات خطا کرد مگر وے را کافر یا بدعتی ضال نمی باید گفت زیرا کہ  
وقوع خلف وعید را جماعت کثیرہ از علمائے سلف قبول می کند خلف وعید خاص است و کذب عام است  
زیرا کہ قول خلاف واقع را کذب می گویند پس آں قول خلاف واقع گاہے وعیدے باشد گاہے وعدہ  
گاہے خبر، و ایں ہمہ انواع کذب است۔ و وجود نوع وجود جنس را مستلزم ست لہذا معنی وقوع کذب  
(از باری تعالیٰ) درست شد اگرچہ بضمن فردے باشد پس بناءً علیہ ایں ثالث را ہیچ کلمہ سخت نباید  
گفت کہ دریں تکفیر علمائے سلف لازم می آید۔ خفی را بر شافعی و شافعی را بر حنفی بوجہ قوت دلیل خود طعن و  
تضلیل کردن نمی رسد۔ ایں ثالث را، از تضلیل و تفسیق مامون باید کرد۔

مولوی قاسم نانوتوی در کتاب خود موسمی بہ تحذیر الناس بر صفحہ سوم نوشت:



”در خیال عوام خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی ہست کہ زمانہ آنحضرت بعد زمانہ انبیائے پیشین است و آنحضرت آخر الانبیاء ہست مگر براہل فہم روشن باشد کہ در تقدیم یا تاخر زمانی ہیچ فضیلت بالذات نیست پس در مقام مدح و لکن رسول اللہ خاتم النبیین فرمودن دریں صورت چگونہ صحیح می تواند شد آری اگر ایں وصف را از اوصاف مدح نشمارند و ایں مقام را مقام مدح نگرند پس البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی درست می تواند بود مگر من می دانم کہ کسے را از اہل اسلام ایں سخن گوارا نخواہد بود۔“

بر ہمیں صفحہ نوشت

”بلکہ بنائے خاتمیت بر امر دیگرست کہ ازان تاخر زمانی و سد باب مذکور خود بخود لازم می آید و فضیلت نبوی دو بالائی شود تفصیل ایں اجمال آںست کہ قصہ موصوف بالعرض بر موصوف بالذات ختم می گردد چنانکہ وصف موصوف بالعرض مکتسب از موصوف بالذات می شود و وصف موصوف بالذات از دیگرے مکتسب و مستعار نمی شود۔“

و بر صفحہ چہارم نوشت

”ہمیں طور خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را تصور فرمائید یعنی آنحضرت موصوف بوصف نبوت بالذات ہستند و سوائے ایشان دیگر انبیاء موصوف بوصف نبوت بالعرض نبوت دیگر انبیاء فیض آنحضرت است مگر نبوت آنحضرت فیض دیگر نیست (بہمیں معنی) بر آنحضرت سلسلہ نبوت مختتم می شود۔“

و بر صفحہ چہارم نوشت

”اگر اختتام نبوت بایں معنی تجویز کردہ شود کہ من گفتم پس خاتم شدن آنحضرت فقط بہ نسبت انبیائے گذشتہ خاص نہ باشد بلکہ اگر بالفرض در زمانہ آنحضرت ہم نبی دیگر شود در آں حال ہم خاتمیت آنحضرت بحال خود باقی می ماند“

و بر صفحہ بست و ہشتم نوشت

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ہم نبی دیگر پیدا شود دریں صورت ہم در خاتمیت محمدیہ ہیچ

فرقے و خللے نخواہد افتاد“

مولوی خلیل احمد انیٹھوی کتابے بنام ”براہین قاطعہ“ نوشت و استاذش مولوی رشید احمد گنگوہی حرف حرف ایں کتاب را تصدیق نگاشت۔ دریں کتاب بر صفحہ پنجاہ و یکم می نویسد

”الحاصل غوری باید کرد کہ حال شیطان و ملک الموت را دیدہ علم محیط زمین را برائے فخر عالم خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ ثابت کردن اگر شرک نیست پس کد امی حصہ ایمان ست برائے شیطان و ملک الموت ایں وسعت علم بنص ثابت شد بروسعت علم فخر عالم کد ام نص قطعی ہست کہ ہاں ہمہ نصوص را رد کردہ یک شرک ثابت می کند۔“

مولوی اشرف علی تھانوی در کتاب خود مسمی بہ ”حفظ الایمان“ بر صفحہ ہشتم نوشت:

”برائے ذات مقدسہ آنحضرت علم غیب ثابت کردن اگر بقول زید صحیح باشد پس امر دریافت طلب انیست کہ مراد ازیں غیب آیا بعض غیب ست یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہستند پس دریں علم غیب تخصیص حضور چیست مثل ایں علم غیب برائے زید و عمر و بلکہ برائے ہر صبی و مجنون بلکہ برائے جمیع حیوانات و بہائم نیز حاصل ست زیرا کہ ہر کس را امرے معلوم باشد کہ از دیگرے مخفی است پس باید ہمہ را عالم الغیب گفتہ شد پس اگر زید التزام بکند کہ آرے من ہمہ را عالم الغیب خواہم گفت پس علم غیب را منجملہ کمالات نبوۃ چرا شمردہ می شود وصفے کہ در اں خصوصیت مومن بلکہ خصوصیت انسان ہم نہ باشد و از کمالات نبویہ چگونہ تواند شد۔ و اگر التزام کردہ نشود پس در میان نبی و غیر نبی وجہ فرق بیان کردن ضرور است و اگر تمام علوم غیب مراد ہستند باین طور کہ فردے از افراد علم غیب خارج از علم نبوی نہ مانند پس بطلان ایں، امر بدلیل نقلی و عقلی ثابت است۔“

انکوں علمائے ربانین و فضلائے حقانین براہ ہمدردی اسلام و مسلمین بلا خوف لومۃ لائم انظہار حق فرمایند کہ آیا از مذکورین

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کافر و مرتد ست یا نہ؟۔ بینو اتوجروا۔

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی کہ وقوع کذب باری را درست گفت۔ مرتکب تکذیب

خدائے قدوس و سبح جل جلالہ ہست یا نہ؟۔ بینواتو جروا۔

(۳) مولوی قاسم نانوتوی کہ معنی ختم نبوت را تحریف کردہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء را غلط و خیال عوام گفت و معنی خاتم النبیین نبی بالذات ساخت و پیدا شدن نبی جدید را بعد زمانہ نبوی ہم تجویز کرد آیا منکر مسئلہ ضروریہ دینیہ ختم نبوت ہست یا نہ؟۔ بینواتو جروا۔

(۴) مولوی خلیل احمد انیٹھوی کہ علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بنصوص گفت و اثبات ہمیں علم را برائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید آیا علم شیطان را زائد از علم نبوی گفت یا نہ؟ و انیٹھوی مذکور توہین و تنقیص کنندہ حضور سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یا نہ؟۔ بینواتو جروا۔

(۵) مولوی اشرف علی تھانوی کہ علم غیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را مثل علم غیب جانوراں و چار پایگان و بچگان و مجنونان گفت آیا اہانت و استخفاف کنندہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یا نہ؟ بینواتو جروا۔

المستفتی۔ فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ و ابوہ ربہ القوی مدرس مدرسہ اہل سنت و جماعت۔ پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات۔

(۲۵۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین و الہ و

اصحابہ اجمعین:

جواب سوال اول:- مرزا غلام احمد قادیانی کہ دعویٰ نبوت و رسالت خود کردہ است چنان کہ از کتب مصنفہ و ناطہ ہرست ہیچ کس را از اہل اسلام در الحاد و زندقہ او اختلاف نیست۔

مرزا غلام احمد قادیانی در صفحہ ۱۱۱ کتاب خود ”دفع البلاء“ اعلان می کند کہ

”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“

و در صفحہ ۱۱۱ ہم می گوید

”بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیوں کہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے“  
 و در صفحہ ۲۱ گوید

”اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں“  
 و در صفحہ ۳۲ کتاب ”تزیان القلوب“ می گوید کہ

منم مسیح ببا ننگ بلندی گویم  
 منم خلیفہ شاہی کہ برسا باشد  
 منم مسیح زماں و منم کلیم خدا  
 منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

و در کتاب تتمہ ”حقیقۃ الوحی“ صفحہ ۷۴ می گوید

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

در حاشیہ مطلب ایں شعری نو سید کہ

”اکثر نادان اس مصرعہ کو پڑھ کر نفسانی جوش ظاہر کرتے ہیں مگر اس مصرعہ کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ امت محمدیہ کا مسیح امت موسویہ کے مسیح سے افضل ہے۔“

ازیں عبارت مرزا غلام احمد قادیانی صاف معلوم شد کہ مرزا غلام احمد خود را نہ فقط نبی و رسول می گوید بلکہ از انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خود را افضل و اعلیٰ می داند و توہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بر ملا کردہ۔ ضروریات دین را صریح تکذیب می نماید۔

و صاحب فصول عمادی نوشتہ است کہ

”اگر کسے گفت کہ ”من رسول خدا ہستم“ یا ایں لفظ گفت کہ ”من پیغمبرم“ کافر می شود اگر کسے از معجزہ طلب کرد آں ہم کافرست چرا کہ دعویٰ اورا محتمل صدق دانست و اگر بغرض عاجز کردن او می گوید پس کفر نیست“

ولفظه هكذا ”قال‘انا رسول الله‘ او قال بالفارسية ‘من پیغمبرم‘ یرید به ‘من پیغام می برم‘ یکفر و لو انه حين قال هذا المقالة طلب غيره منه المعجزة قيل یکفر والمتأخرون من المشائخ قالوا ان كان غرض الطالب تعجيزه و افضاحه قيل لا یکفر“ انتهى  
وایں مضمون در فتاویٰ ہندیہ و جامع الفصولین ہم مذکورست و در اشباہ و نظائر در آخر باب ردہ می نویسد کہ

”اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات“ انتهى۔  
یعنی کسے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را آخرین انبیاء نمی داند کافرست چرا کہ ایں عقیدہ از ضروریات دین است۔

و در شفاۃ قاضی عیاض تصریح فرمودہ است ”و كذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة في قولهم ان الائمة افضل من الانبياء“ انتهى  
و علامہ قسطلانی در جلد اول ارشاد الساری شرح صحیح بخاری در صفحہ ۷۵ می فرماید  
”النبي افضل من الولي و هو امر مقطوع به والقائل بخلافه كافر لانه معلوم من الشرع بالضرورة“ انتهى

هذا ما ظهر لي في هذا الباب والله اعلم بالصواب۔  
جواب سوال دوم: مولوی رشید احمد گنگوہی سرگروہ علمائے دیوبند در فتویٰ مذکورہ علی الاعلان گفت کہ  
”معنی وقوع کذب باری تعالیٰ درست شد اگرچہ در ضمن فردے باشد“  
پس بنا بر ایں عقیدہ بر صدق قرآن شریف کہ اصل اصول اسلام و ایمان ست چہ طور اعتبار و اعتماد خواهد شد چرا کہ اگر کدام یک سخنے کاذب بودن باری تعالیٰ ظاہر شد پس بردیگر اقوالش چگونہ اعتماد و یقین خواهد شد۔ تعالیٰ اللہ عما یقولون علوا کبیرا۔

مطلب ایں است کہ از روی ایں عقیدہ فاسدہ نہ اسلام باقی می ماند نہ اصول و فروع

آں۔ نعوذ بالله من هذا العقيدة الشينعة چرا کہ بسبب وقوع کذب باری تعالیٰ از ہمہ ضروریات دین دست شسته شدنہ بر خدائے تعالیٰ ایمان ماندنہ بر قرآن نہ بر رسالت رسل ونہ بر ملائکہ نہ بر قیامت وحشر ونشر وعذاب وثواب بلکہ ہر چیز در دست نماند۔

قدروا الله تعالى على هذه العقيدة الفاسدة حيث قال جل شانہ و عز برہانہ، و قد قدمت اليکم بالوعيد ما يبدل القول الذى و ايضا قال عز من قائل ولن يخلف الله وعده وعيده كما ذكره الشامي في رد المختار و ايضا قال الله تعالى ﴿و من اظلم ممن افترى على الله كذبا اولئك يعرضون على ربهم ويقول الا شهادة هؤلاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين﴾  
یعنی کیست ظالم تر از آں شخصے کہ تہمت کذب بر خدائے تعالیٰ می بندد ایں کساں در حضور رب خویش حاضر کردہ خواہند شد و گواہان خواہند گفت کہ ایں آں کساں اند کہ بر رب خویش کذب بستند خبر دار شوید بر ظالمان لعنت خداست۔

### قال الرازی فی التفسیر الکبیر

”قال المحققون اذا ثبت ان من افترى على الله و كذب فى تحريم مباح استحق هذا الوعيد الشديد فمن افترى على الله الكذب فى مسائل التوحيد و معرفة الذات و الصفات و النبوة و الملكة و مباحث المعاد كان وعيده اشد و اشق“ انتهى و ظاہر است کہ مولوی رشید احمد صاحب لنگوہی در فتوائے خود مذکورہ بالا نصوص قطعیه را غیر صادق و بے اعتبار ساختہ تکذیب آنہا کردہ باب ضلالت والحاد را برائے اغوائے عوام خلق اللہ کشادہ است۔ چرا کہ در جواب خود تصریح نمود کہ

”قائل وقوع کذب باری تعالیٰ را کافریا فاسق یا ضال نباید گفت“

حالانکہ از عقائد ضروریہ اہل اسلام انیست کہ حق تعالیٰ را از شائبہ جمیع نقائص منزہ و برتر یقین کردہ باید کما صرح بہ فی العقائد العضدیه حيث قال

”وہو تعالیٰ منزہ عن جمیع النقائص کما سبق من اجماع العقلاء علی ذلک“ انتہی۔

و کسے کہ چنیں عقیدہ ندارد یعنی حق تعالیٰ را از عیوب و نقائص منزہ نگوید آں کس بلا اشتباہ مبتدع و ضال است و از اہل سنت و جماعت خارج است۔ چنانچہ در فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۵۸ تصریح کردہ است حیث قال

”یکفر اذا وصف الله تعالى بما لا يليق به او نسبہ الى الجهل والعجز و النقص“ انتہی۔

و در جامع الفصولین مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و فتاویٰ بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ مصری نویسد کہ ”لو وصف الله تعالى بما لا يليق به كفر“ انتہی

و دریں شک نیست کہ از جملہ عیوب و نقائص کذب ہم یک شنیع و قبیح تر نقص است کما صرح بہ فی تفسیر مدارک التنزیل تحت ایۃ ﴿من اصدق من الله حديثاً﴾

”ای لا احد اصدق منه فی اخبارہ و وعدہ و وعیدہ لا استحالة الکذب علیہ تعالیٰ لقبہ لکونہ اخباراً عن الشئ بخلاف ما هو علیہ“ انتہی

و ہم چنیں علامہ قاضی بیضاوی در تفسیر خود زیر آیت مذکورہ می فرماید

”انکار لان یکون احد اکثر صدقا منه فانه لا يتطرق الکذب الی خبرہ بوجه لا نه نقص و هو علی الله تعالیٰ محال“ انتہی .

و ایضاً قال فی تفسیر خازن تحت الآیۃ المذكورۃ

”یعنی لا احد اصدق من الله فانه لا يخلف الميعاد ولا يجوز علیہ الکذب“ انتہی .

ازیں عبارات تفاسیر معتبرہ اہل السنۃ و الجماعۃ مبرہن گشت کہ حق تعالیٰ از شائبہ نقص و کذب منزہ و برتر است و کذب از حق تعالیٰ ممتنع و محال است۔ و کسے کہ نسبت کذب بہ او تعالیٰ می دہد

ملحد صریح و زندیق قبیح است۔ قبل ازیں در بعض رسائل علمائے دیوبند اس عقیدہ امکان کذب باری تعالیٰ بمطالعہ رسیدہ بود مگر از تفسیر ایں قول فاسداً معنی وقوع کذب باری تعالیٰ را انکار می کردند۔

اکنون معلوم شد کہ امام طائفہ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قائل وقوع کذب باری تعالیٰ را بزور دروازہ اہل سنت داخل کردہ در تنقیص شان الوہیت سعی بیجا نمودہ و از عقیدہ امکان کذب او تعالیٰ قدم افزودہ تا نید وقوع کذب باری تعالیٰ ہم می نماید کبرت کلمۃ تخرج من افوہہم ان یقولون الا کذباً چونکہ اہل ہوا در مسئلہ امکان کذب عوام را فریب دادہ بر ایمان خلق اللہ دست دراز می کنند لہذا ضروری شد کہ بطریق اختصار رد دلائل واہیہ اہل توحید نمودہ فریب بازی ایں قوم ظاہر کردہ شود۔

باید دانست کہ وہابیہاں ہمیشہ عقیدہ امکان کذب باری تعالیٰ پیش کردہ مردمان را ایں فریب می دہند کہ در مسئلہ خلف الوعد علمائے اشاعرہ کہ سلف اہل سنت اند خلاف می دارند و خلف وعید یک شاخ امکان کذب ست چرا کہ وعید ہم یک خبر است پس خلاف آں کذب خواہد شد حالاں کہ ایں صریح فریب بازی اہل مذاہب باطلہ است کہ خلاف حق را با حق آمیختہ دام تزویری نہند۔

اکابر اہل سنت در تصانیف خویش ایں حقیقت را مثل آفتاب روشن کردہ اند کہ کسانے کہ خلف الوعد را قائل اند آنہا می گویند کہ خلف وعید چیز دیگر است و کذب چیز دیگر کہ بیک دیگر هیچ تعلق ندارند چرا کہ وعید انشاء تخویف است یعنی پیدا کردن خوف۔ و ظاہر است کہ صدق و کذب بخبر تعلق می دارند نہ بدانشاء۔

لہذا خلف وعید در کذب داخل نخواہد شد باقی خلف وعد کذب ست کہ برخلاف واقع خبر دادن را می گویند و ایں سبب گفتہ اند کہ خلف الوعد از خدائے تعالیٰ فضل و کرم ست و خلف الوعد از حق تعالیٰ محال و نقص ست۔

كما صرح به في مسلم الثبوت و شرحه فواتح الرحموت لمولانا بحر

العلوم اللکھنوی و نص العبارة هكذا



”الخلف فی الوعد جائز فان اهل العقول السلیمة یعودنه فضلا لا نقصادون الوعد فان الخلف فیہ نقص مستحیل علیہ سبحنہ و تعالیٰ ورد بان ابعاد اللہ تعالیٰ خبر فهو صادق قطعالا ستحالة الکذب هناك و اعتذر بان کونه خبر المنوع بل هو انشاء للتخويف فلا باس فی الخلف“ انتہی

ازیں عبارت چوں روز روشن ظاہر شد کہ کسانے کہ قائل خلف الوعدند اوشان ازیں خلف الوعد معنی کذب و خلاف وعدہ ہرگز نمی گیرند بلکہ کذب را نقص و محال گفتہ حق تعالیٰ را منزہ و مبرا از کذب یقین می کنند نہ مثل وہابیاں خذلہم اللہ تعالیٰ کہ از خلف و عید خواہ مخواہ امکان کذب باری تعالیٰ ثابت می کنند کہ صریح نقص و عیب ست۔

صاحب رد المحتار در فصل تالیف الصلاۃ از جلد اول در خلف و عید اختلاف اشاعرہ بیان کردہ

می فرماید

”هل يجوز الخلف فی الوعد فظاهر ما فی المواقف و المقاصد ان الاشاعرة قائلون بجوازه لانه لا يعد نقصا بل جودا و کرما و صرح التفازانی بان المحققین علی عدم جوازه“ انتہی

ازیں عبارت معلوم شد کہ محققین اشاعرہ قائل خلف و عید نیستند و غیر محققین نیز آن را کذب و نقص نمی گویند بل جود و کرم می گویند۔

پس حاصل تمامی این تحقیق آنست کہ کسے از اہل اسلام خلف و عید را بمعنی کذب نگرفتہ و وہابیاں قاتلہم اللہ تعالیٰ برائے فریب دادن عوام ایں افتراء ایجاب نمودند کہ خلف و عید از افراد امکان کذب ست۔ هذا ما تيسر لي في هذا الباب والله اعلم بالحق والصواب۔

جواب سوال سوم: از عبارت کتاب تحذیر الناس مضافہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی مدرسہ دیوبند) تصریح بالاح گشت کہ

”خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باین معنی نیست کہ آخر الانبیاء ست و در زمانہ از ہمہ

انبیاء آخر است و از خاتمیت رسول اللہ معنی آخر الانبیاء فہمیدن خیال عوام بے فہم است، الخ  
 حالان کہ از تمام مفسرین و محدثین و متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ تو اتریں معنی یعنی خاتم  
 النبیین بودن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمعنی آخر الانبیاء از صحابہ و تابعین و آئمہ مسلمین رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین مروی و منقول است و اس معنی گرفتن از ضروریات دین شدہ است۔

چنانچہ در اشباہ و نظائر در آخر باب ردۃ تصریح کردہ کہ  
 ”اگر کسے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را آخر الانبیاء نبی داندا از اسلام خارج ست چرا  
 کہ حضور انور را آخر الانبیاء دانستن از ضروریات دین ست۔

و عبارة الاشباہ هكذا ”اذا لم يعرف ان محمداً صلى الله تعالى عليه وسلم آخر  
 الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات“ انتہی

مزید عجب از مولوی صاحب نانوتوی اس ست کہ می گوید  
 ”معنی خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بمعنی آخر الانبیاء در فضیلت و مدح  
 آنحضرت ہیج دخل نیست“

حالان کہ علامہ قاضی عیاض در کتاب شفاء و علامہ قسطلانی شارح بخاری در مواہب لدنیہ  
 می آرد کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بایں چنین الفاظ فضائل و مناقب عالیہ فخر و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم بعد وفات وے بصیغہ ندایان فرمودہ اند۔ حیث قال

”بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک  
 آخر الانبیاء و ذکرک فی اولہم فقال و اذ اخذنا من النبیین میثاقہم و منک و من  
 نوح الایۃ ہذا“۔ واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

جواب سوال چہارم: از عبارت کتاب براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی خلیل احمد انیسٹھوی و مصدقہ مولوی  
 رشید احمد گنگوہی صاف صاف ہویدا می شود کہ علم شیطان و ملک الموت علیہ السلام از فخر و دو عالم علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام سبع ترست و اس وسعت از نصوص قطعیہ ثابت است و برائے فخر و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم بقدر وسعت مذکورہ تسلیم کردن شرک و بے ایمانی ست، الخ

ازیں عبارت چند وجوہ خرابی و فساد عقیدہ اسلامیہ لازم می آید۔

یکے توہین و استخفاف حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ در مقابلہ علم بے پایاں آن حضور علیہ السلام علم شیطان العین راز اندگفته شد۔

دیگر آن وسعت علمی را کہ برائے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت کردن شرک و بے ایمانی گفتم است۔ برائے ملک الموت علیہ السلام و شیطان العین نہ فقط تسلیم کرده است بلکہ بموجب خیال باطل خود مثبت بخصوص قطعیه گفتم است۔

حالان کہ ایں عقیدہ مسلمہ اہل اسلام است کہ چیزے کہ مستلزم شرک ست آن را برائے ہر کس از ماسوی اللہ تعالیٰ تسلیم کردن شرک و کفر است افسوس کہ مصنف براہین قاطعہ دریں مسئلہ بدیہہ چقدر از راہ حق دور افتادہ کہ اثبات وسعت علمی را در حق فخر و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے ایمانی و شرک می داند و برائے ملک الموت و شیطان العین عین ایمان می پندارد۔

یا للعجب مصنف صاحب درنما روہایت از کجائتا کجارسیدہ است و بر خود الزام مشرک شدن و بے ایمانی ثابت کردہ است۔ ولله درمن قالہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگرچہ مولوی خلیل احمد صاحب مصنف براہین قاطعہ بلکہ تمامی و ہایاں از وسعت علم سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ فقط منکر بلکہ قائل را مشرک و بے ایمان می گویند مگر در حقیقت وسعت علمی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ چوں روز روشن ظاہر و باہر ست۔ ولکن الوھا ببین لایعلمون۔

و ایں عقیدہ متفقہ اہل سنت ست کہ علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از علم ہمہ مخلوقات وسیع تر و بے پایاں ست و علم تمامی مخلوقات بنسبت علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جزو ست و علم حضور انور

کل..... ومعلومات حضرت سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنست معلومات خلاق عالم جل شانہ یک قطرہ از بحر ناپیدا کنارست ودریں جابجست از علم مخلوق کہ بعطاء الہی شدہ است کردہ می شود و تصریح ایں الفاظ از ایں باعث ضروری افتاد کہ مفتریاں را موقعہ افترا بدست نیاید۔

قال فی تفسیر المدارک تحت آیة ﴿و علمک ما لم تکن تعلم﴾

”من امور الدین والشرائع او من خفیات الامور و ضمائر القلوب و کان

فضل اللہ علیک عظیما فی ما علمک و انعم علیک“ انتہی

وایضا قال فی الجلالین

”وعلمک ما لم تکن تعلم من الاحکام و الغیب و کان فضل اللہ علیک

عظیما بذلک و غیرہ“ انتہی

وامام زاهدی در تفسیر خود زیر آیت ﴿فاوحی الی عبده ما اوحی﴾ می نویسد:

”ای تکلم ما تکلم“ یعنی بگفت بابتہ خود آنچه گفت از ابتدا تا انتہا کہ ہمہ انبیاء و رسل و ہمہ خلایق

عاجز آیند از دانستن۔ تفسیر ایں ماجرا خداوند عز و جل و رسول و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ انتہی

و در تفسیر روح البیان جلد سادس مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴ می نویسد ”و کذا صار علمہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم محیطا بجميع المعلومات الغیبیة الملکوتیة كما جاء فی حدیث

اختصاص الملئکة انه قال فوضح کفه علی کتفی فوجدت بردھا بین ثدی فی فعلمت

علم الاولین و الاخرین و فی روایة علم ما کان و ما یکون“ انتہی

و در تفسیر نیشاپوری زیر آیت شریفہ ﴿و جننا بک علی هولا شہیدا﴾ فرمودہ کہ

”روح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع ارواح و قلوب و نفوس را می بیند و مشاہدہ می فرماید

لان روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہد علی جمیع الارواح و القلوب و النفوس“

و حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ در تفسیر عزیزی در جلد اول زیر آیت شریفہ ﴿و یکون

الرسول علیکم شہیدا﴾ جگر اہل تو ہب را پارہ پارہ می کند و می فرماید کہ:

”یعنی وباشد رسول شابر شام گواہ زیرا کہ او مطلع ست بہ نور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چست و حجابے کہ بدال از ترقی محبوب ماندہ است کدام است پس اومی شناسد گناہان شام و درجات ایمان شام و اعمال نیک و بد شمارا، و اخلاص و نفاق شمارا لہذا شہادت او در دنیا و آخرت در حق امت مقبول و واجب العمل ست و آنچه از فضائل و مناقب حاضر ان زمان خود مثل صحابہ و ازواج و اہل بیت یا غائبان از زمان خود مثل اولیس و مہدی و قتل دجال یا از معائب و نقائص حاضران و غائبان می فرماید۔ اعتقاد بر آں واجب ست“ انتہی

و در تفسیر حسینی زیر آیت شریفہ ﴿خلق الانسان علمہ البیان﴾ فرمودہ کہ:

”بوجود آورد محمد راصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بیا موزانید وے را بیان آنچه بود و ہست و باشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والاخرین ازیں معنی خبر می دہد“ انتہی

لہذا علمائے اہل سنت تصریح فرمودہ اند کہ در بارہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چنین گفتن کہ فلاں در علم از آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ است و علم حضور انور از اں کس کم ست ناجائز و ناروا، و کفر ست کہ بایں گفتن او تنقیص شان رسالت پناہ و معیوب گردانیدن آنحضرت معلوم می شود اگر چہ تصریحاً سب نہاد مگر حکم سب دہندہ و تنقیص کنندہ یک ست۔

قال القاضي عياض في الشفاء و العلامة شهاب الدين الخفا جی فی شرحه المسمى بنسيم الرياض

”ان جميع من سب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم او شتمه او عابه و هو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالى عليه وسلم فقد عابه و نقصه وان لم يسبه فهو ساب و الحكم فيه حكم الساب من غير فرق بينهما لا نستثنى منه فصلا اى صورة ولا نمتري فيه تصريحاً كان او تلويحاً و هذا كله باجماع من العلماء وائمة الفتوى من لدن الصحابة رضى الله عنهم الى زماننا هذا و هلم جرا“ انتہی مختصراً۔

دریں جا شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یادی آید کہ در مدح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم گفته است حیث قال:

خلقت مبرا من كل عيب      كانك قد خلقت كما تشاء

واحسن منك لم ترقط عيني      واجمل منك لم تلد النساء

سوم ازیں عبارت براہین ہویدا شد کہ کسے کہ علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راز علم شیطان العین و ملک الموت وسیع تر گوید چنانچہ عقیدہ جمیع اہل السنۃ ست، مشرک و بے ایمان ست و این نسبت شرک و بے ایمانی بہ امت مرحومہ دادن صریح ضلالت و خروج از دائرہ اسلام ست۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ در کتاب شفا تصریح کردہ است کہ مایاں قطعاً آں را کافر تسلیم می کنیم کہ در حق امت ایں چنین لفظ گوید کہ در اں نسبت گمراہی بہ امت باشد۔ حیث قال

”نقطع بتكفير كل قائل قال قولاً يتوصل به الى تضليل الامة“ انتھی

پس حاصل ایں ہمہ تحقیق آں ست کہ مولوی خلیل احمد انڈیٹھوی کہ علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بخصوص گفت و اثبات ہمیں را برائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید بلا شک علم شیطان راز انداز علم نبوی گفته، توہین و تنقیص شان رسالت نموده است۔

و حکم توہین و تنقیص کنندہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از عبارت شفائے قاضی عیاض و شرح اوسمی بہ نسیم الریاض ظاہر ست۔

و قد علمت من عبارته المذكورة فيما سبق

”ان من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالى عليه وسلم فقد عابه و نقصه“

فما بال من قال ان الشيطان اعلم منه صلى الله تعالى عليه وسلم و نعوذ بالله تعالى من امثال هذه الكلمات الكفرية ولقد كان في زوايا الكلام خبايا من تحقيق وسعة علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تركنا ذكر تفاصيلها مخافة الاطئاب.

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

جواب سوال پنجم: از عبارت کتاب حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی چوں روز روشن ایں

امر ہویدا گشت کہ علم غیب را دو قسم ست۔

یک محیط کلی کہ از ویچ فرد خارج نشد و ایں قسم را عقلاً و نقلاً باطل تسلیم کرد لہذا ایں قسم علم الغیب برائے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل نہ شد۔

دوم علم غیب جزوی و بعض ایں قسم را برائے فخر و دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ مجبوراً تسلیم می کنند مگر میگویند کہ دریں تخصیص حضور انور چیست ایں چنین علم برائے زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ برائے جمیع حیوانات و بہائم حاصل ست پس در ایں علم در میان نبی و غیر نبی چه فرق ست۔

و دریں الفاظ ناشایستہ آں قدر سخت استخفاف و گستاخی و توہین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نموده است کہ مثل آں از اہل اسلام متصور نیست۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ در جلد سوم از رد المحتار باب المرتد تصریح کردہ کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در کتاب الخراج می فرماید کہ ”اگر کسی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را دشنام داد یا تکذیب کرد یا تعیب یا تنقیص شان حضور انور نمود، کافر گرد“

### و نص العبارة هكذا

”ایما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم او كذبه او عابه او نقصه فقد كفر بالله تعالى و بانته امراته“ انتہی۔

و در قرآن شریف صحابہ کرام را، از لفظ ”راعنا“ گفتن کہ ایہام معنی توہین داشت سخت ممانعت شدہ۔ اگرچہ غرض صحابہ کرام از ایں لفظ گفتن تنقیص شان آں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز نہ بود۔

پس از علمائے وہابیہ افسوس صد افسوس ست کہ دیدہ و دانستہ الفاظ توہین آمیز بر زبان می آرند بلکہ چھاپ کردہ مشتمل می سازند اگر کسے فوٹوے ایں الفاظ گرفتہ در حق مولوی اشرف علی صاحب یا بزرگان و اساتذہ کہ دریں قول ہم نوائش می باشند بگوید کہ

مولوی اشرف علی صاحب و علمائے دیوبند علم محیط کلی ندارند کہ عقلاً و نقلاً غیر مسلم ست باقی

ماند علم جزوی پس دریں تخصیص مولوی اشرف علی و علمائے دیوبند چیست ایں چنین علم برائے ہر کناس و چمار بلکہ ہر خرو سگ و خنزیر حاصل ست چرا کہ ہر یک گوئے علم مثلاً ایں چیز از خوردنی اوست حاصل ست اگر چنین نیست پس در میان علمائے دیوبند و بہائم خرو سگ و غیرہ وجہ فرق بیان کردن ضروری ست پس ظاہر آں ست کہ ایں الفاظ مؤیدہ را مولوی اشرف علی صاحب در حق خود و اساتذہ خود ہرگز گوارا نکند و اگر گوارا فرماید پس اورا مبارک ست..... و بر ایں تقدیر اورامی باید کہ چنان ایں الفاظ را در شان سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوشتہ بذریعہ رسالہ مطبوعہ مشہر کردہ است ہم چنان برائے خویش و اساتذہ خویش و نیز ایں الفاظ را بصورت اشتہار چھاپ کنانیدہ خود را مشہر فرماید۔

وقبل ازیں در جواب سوال چہارم و سعت علم حضرت سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از جمیع مخلوقات بدلائل ساطعہ مبین و مبرہن کردہ شد کہ اعادہ آن تحصیل حاصل و تطویل لا طائل ست۔

علامہ ابن جریر در تفسیر خود مطبوع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ از حضرت مجاہد شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شان نزول آیت ﴿وَلَنَسْأَلَنَّهُمْ لِيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤْنَ﴾ لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم ﴿﴾ (سورہ توبہ) بیان می فرماید کہ

”ناقہ شخصے گم شدہ بود پس آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود کہ ناقہ در فلاں وادی ست پس یکے از منافقین گفت کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از غیب چہ داند۔

وعبارة التفسير هكذا ”وَلَنَسْأَلَنَّهُمْ لِيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤْنَ“ انتہی من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی كذا وكذا وما يدريه بالغيب“ انتہی از عبارت ایں تفسیر ظاہر شد کہ در حق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتن کہ او از علم غیب چہ داند صریح استہزاء و تنقیص شان رسالت ست و تنقیص آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ست ۔

كما ذكره في شفاء القاضي عياض و شرحه نسيم الرياض .

هذا مظهر لى في هذا الباب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب .



حرره الفقير صاحب دوا السندھی السلطان کوئی غفرلہ رب العباد

یوم الاثنين ۱۱ رزی القعدة الحرام ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۲۹ء

(۲۵۶) ایس تمامی اجوبہ حق صراح وصدق قراح ند۔ فلسہ در الجیب الفاضل و المحقق  
الکامل حیث سعی فی اظہار مکائد الوهابیین والرد علی خیالات اہل الزيغ  
المبطلین جزاء اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وحفظہ عن السہو  
والزلل والنخطا۔ وانا المصدق۔

الفقير محمد حسن الكتباری عفا عنه ربہ الباری

(۲۵۷) الاجوبة كلها صحيحة۔

خادم حسین عفا عنه رب المشرقین۔ بلیڈنہ آبادی

(۲۵۸) اصاب الفاضل التحرير فيما اجاب بالتحرير۔

انا المودع الراجی رحمۃ ربہ الغنی محمد ابراہیم الیاسینی عفا عنہ اللہ العلی ناظم: جمعیۃ الاحناف صوبہ سندھ

(۲۵۹) المجيب مصيب و جوابه حق صريح و صدق صحيح .

وانا المصحح الفقير قمر الدین العطائی مدیر: رسالہ ”مہر“

(۲۶۰) للہ در المحرر المحقق و الفاضل المدقق حیث اتی باجوبہ کافیہ و دلایل

شافیہ سطع الحق بها حق السطوع ووضح الصدق بها حق الوضوح وما ذا بعد

الحق الا الضلال والهادی هو الله المتعال۔

وانا المصدق الفقير محمد قاسم التوطن فی گڑھی یاسین ضلع سکھر سندھ۔

(۲۶۱) الاجوبة كلها صحيحة۔

فقير عبدالستار صدر مدرس: مدرسہ الہ آباد نزدیک صحبت پور ضلع سیوی۔ بلوچستان۔

(۲۶۲) هذا هو الحق والحق احق ان يتبع۔

نمقہ الفقير عبدالباقی الہما یونی عفی عنہ

(۲۶۳) بجناب اقدس حضرت حامی شرع متین حاجی آثار راہزنان دین مولانا مولوی حشمت علی صاحب سلمہ

فقیر محمد حسن تسلیمات عرض میرساند واستدعائے دعائے خیر از حضور احباب می کند۔  
از مدتے سوالہائے پنجگانہ برائے تصحیح علمائے سندھ بتوسط اس گمنام بے بضاعت رسیدہ  
اند الحال واپس رسیدہ اند۔

بجضور عرض داشتہ شدہ اند و اس فقیر بہ نسبت دشمنان حضور اقدس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کہ بموجب و التعرف فہم فی لحن القول بخار عداوت آنها از تحریرات و تقریرات جنبیہ آنها  
دانستہ توقف را در شان آنها جائز نمی داند۔ و اقول انا لا اتوقف فی شانہم بل غضب اللہ  
علیہم و علی اعوانہم۔

باید دانست کہ ارتداد مرزا غلام احمد قادیانی بدو طریق از اصول مذہب اہل السنۃ و الجماعۃ  
ثابت ست۔

یکے دشنام دادن مرنبی اولوا العزم حضرت عیسیٰ ابن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والدہ  
طاہرہ و مطہرہ اورا۔

دوم صریح دعویٰ نبوت و رسالت او بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
و برہمیں دعویٰ رسالت، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسلمہ کذاب را مرتد و کافر دانستہ  
با او حکم جہاد جاری فرمود۔

مولوی رشید احمد گنگوہی بہمیں تحریر پیشک مرتکب تکذیب خدائے قدوس و سبوح ست۔  
مولوی قاسم کہ معنی ختم نبوت را تحریف کرد و خاتم النبیین را بمعنی آخر الانبیاء غلط و خیال عوام  
گفت و پیدا شدن نبی جدید بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تجویز کرد۔ پیشک منکر مسئلہ ضروریہ  
دینیہ ختم نبوت ست۔

مولوی خلیل احمد کہ علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بنصوص گفت و

اثبات ہمیں علم را برائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گفت۔ بیشک تو بین و تنقیص کنندہ حضور اکرم ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہم چنین حال ست مولوی اشرف علی را۔ خذلہم اللہ تعالیٰ ما اجراہم علی ہذا الکلمات الخبیثۃ المضالۃ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا والسلام علی من اتبع الہدی جناب من رائے فقیر ایں ست کہ تحریر نمود و انا استغفر اللہ العظیم لی ولکم ونسأل اللہ لنا ولکم الثبات والا ستقامۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ۔ ورحم اللہ عبد اقال آمینا والسلام علیکم وعلی من لدیکم۔  
العبد الفقیر محمد حسن الفاروقی المجددی عفی عنہ ما کان منہ۔

۱۶/ ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۷ھ

### فتوائے ڈیرہ غازی خان پنجاب

(۲۶۴) الجواب: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہم صل و سلم و بارک علی نبیک محمد و الہ بعدد معلوماتک :

میں یقین سے کہتا ہوں اور حق جل شانہ سے الحاج والتماس کرتا ہوں کہ میرے اس یقین کو قیامت کے لئے محفوظ و مامون رکھ کر اسے میری نجات اور فلاح کا موجب بنادے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا ریب نبی آخر الزمان ہیں۔ اور آپ کا تاخر، تاخر زمانی کہنا ضروریات دین سے ہے۔ اگر آپ کی کمال مدح آپ کے بعد انبیاء علیہم السلام کے مستفیض ہو کر تشریف لانے میں ہوتی جیسا کہ نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے۔ تو یا اللہ تعالیٰ کے سوا ان آلہ کا تعدد جائز کہنا پڑے گا جو صاحب اطاعت اور جناب باری عزاسمہ سے صاحب استفادہ ہوں یا حق جل شانہ کے حق میں اس طرح کی غایت ثناء و کمال مدحت ناجائز ہوگی۔

نانوتوی صاحب کافظ نہیں بلکہ وہابیہ کے باپ اسماعیل دہلوی اور اس کے بعد اس کے اتباع

سب عوام کو دھوکا دینے کے لئے یہ ایک عجیب ڈھکوسلہ ہے۔ جو نانو تو ی صاحب بیان کرتا ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ اسے کمال عظمت کیوں نہیں سمجھتا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اس رتبہ عظمیٰ کا مستحق بھی کوئی نہ ہو اور کسی کے لئے آپ کے بعد ایسے منصب کی نہ ضرورت ہو۔ اور نہ وجہ ضرورت۔

اور گنگوہی خلف و عید کے مسئلہ پر بناء کرتے ہوئے بلا شک حق جل شانہ کے کذب اور وقوع کا مجوز ہوا اور بلا شک حق جل شانہ کی گستاخی و توہین ناقابل معافی و ناقابل تلافی ہے۔

و العلم عند الله العلی العظیم اس نے اپنی رستگاری اور نجات کی کوئی امید باقی نہیں رکھی اور اسی طرح شیطان کے علم کو مخصوص بنص مانا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو مقابلے میں بیان کر کے یہ کہنا کہ ”فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے“۔

الہی! قیامت کے دن کوئی خزی اور کس خذلان کا موجب ہوگا۔ افسوس کہ ان اندھوں کو ”و علمک مالک تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما“ میں لفظ باری جل شانہ (عظیم) پر اس قدر نظر بھی نہیں پڑی کہ عظمت کا اندازہ لافظ (باری جل شانہ) کے شان اعلیٰ کے مطابق مقصود ہے۔

اور تھانوی کی رسلایا کا فقرہ کہ (ایسا علم تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے) کیسی فاحشہ جہالت ہے۔ حق جل شانہ تو علم غیب پر خبردار کرنے کے لئے رسولوں کو پسند فرمائے کہ الامن ارتضیٰ من رسول..... اور یہ مغرور کہے کہ زید و عمر و پاگل اور بہائم وغیرہ کو حاصل ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن ماجوزی بہ امثالھم

ناظرین بخدا کتاب ”حسام الحرمین علی مخر الکفر والمین“ کو ضروری طور پر ہمیشہ اپنا ورد رکھو جس میں یہ سب مسائل و شرعی احکام مع جواب مفتیان حرمین شریفین موجود ہیں۔

زادھم اللہ شرفا و تعظیما واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

وانا العبد العاصی المدعو باجمہ بخش عفی عنہ ساکن ڈیرہ غازی خان بلاک ۳

(۲۶۵) بلا شک یہ معنی خاتم النبیین کا جس کی لفظ مذکور سے ارادہ کرنے میں ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ

صحت ارادہ میں کلام ہے ختم نبوت بمعنی لانبی بعدی کے منافی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کو معنی مذکور کی ادا میں نص بلا تاویل و تخصیص باجماع امت فرماتے ہیں۔ اور شرعاً وقوع کذب باری کا قائل بلا خلاف کافر ہے۔ اور وقوع کذب کو خلف فی الوعد میں داخل کرنا اور خلف فی الوعد کو نوع کذب کا قرار دینا کمال ابلہ فریبی اور بیباکی ہے اور دلائل عقلیہ و نقلیہ در بارہ احاطہ علم نبی علیہ اکمل الصلاۃ والسلام جمیع اشیاء ما کان وما یکون کے بکثرت موجود ہیں۔

خداوند تعالیٰ گستاخوں کو گستاخی کا نتیجہ دیگا۔ فقط

الفقیر فضل الحق عفا عنہ مدرس اول: مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ غازی خان

بسم الله الرحمن الرحيم

(۲۶۶)

بیشک بیشک کتاب مبارک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق و صحیح ہے اور نانو تو ی و گنگوہی و ایٹھوی و تھانوی و قادیانی میں سے ہر ایک اپنے کفریات و اضحہ شنیعہ ملعونہ کے سبب کافر مرتد فیضی ہے اور جو شخص ان میں سے کسی کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک لائے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی اسلام سے خارج کافر واجب التقیح ہے۔ ہم اس عقیدہ کو حق جانتے ہیں اور اس پر اپنے رب جل جلالہ سے اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اجر عظیم و نعیم مقیم کی امید رکھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفقیر ابو الضمانہ محمد امانت رسول القادری البرکاتی النوری اللکنوی

غفرلہ ابن حضرة اسد السنة سيف الله المسلول محمد ہدایت رسول علیہ غفران الرب ورحمة الرسول (واعظ الاسلام منجانب سلطنت عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن)

## فتوائے ماتر ضلع کھیڑہ

(۲۶۷) بیشک کتاب حسام الحرمین شریف مسلمانوں کے لیے نور اور بے دینوں کے لیے نار ہے۔ اہل ایمان کے لیے باغ سنت کا مہکتا پھول اور بد مذہبوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔ اہل سنت

کے لیے بردا و سلام کا نمونہ اور بے ایمانوں کے لیے غصہ و غیظ و غضب و غم و الم کا بھڑکتا انگارا ہے۔ دین و سنت کی سپر اور کفر و بدعت پر تکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مولف حضور پر نور امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حاجی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ پر اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیشمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے یہ مبارک فتاویٰ شائع فرما کر مسلمانان ہند پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ ہندوستان کا کوئی سنی مسلمان آپ کے بارگرم سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

جن علمائے کرام حرمین محترمین کی اس پر تصدیقات ہیں ان پر اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت و رضوان نازل ہو۔ افسوس اور ہزار افسوس کہ وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین و مصدقین میں سے جو باقی تھے یا ان کی اولاد میں سے باقی بچے رہ گئے تھے ان کو اس بڑھوتی عمر میں خلیل احمد ایٹھوی علیہ مایستحقہ نے جا کر اپنے آقائے نعمت ابن سعود مردود سے کہہ کر شہید کر دیا۔

انا لله و انا اليه راجعون و اشد مقت الله على كل كافر ملعون۔  
 فقير خادم العماء والسادات والفقراء پیر سید شفیع میاں غفرلہ  
 فرزند و سجادہ نشین حضرت پیر سید سید و میاں صاحب قادری علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
 ماتر ضلع کھیرہ ملک گجرات۔

(۲۶۸)

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت انخی المعظم پیر سید شفیع میاں صاحب قبلہ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے حق و صواب ہے میں سب سنی بھائیوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر سنی بھائی اس مبارک کتاب کو اپنے گھر میں رکھے جو خود پڑھ سکتا ہو خود پڑھا کرے ورنہ دوسرے سے پڑھوا کر سنا کرے۔

فقیر سید زین الدین قادری علوی غفرلہ ابن حضرت پیر سید سید و میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

## تصدیق حسام الحرمین

از:- فخر المدرسین حضرت مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ

(سابق صدر المدرسین دارالعلوم معینیہ عثمانیہ، درگاہ معلیٰ اجمیر القدس)

بتوسل:- حجتہ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا علیہ الرحمہ

نوٹ:- سلسلہ خیرآبادیات کے درخشندہ ستارے فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ”حسام الحرمین“ پر تصدیق و تائید مولانا محمد جلال الدین قادری (گجرات) کے مضمون ”شہزادہ اعلیٰ حضرت، حجتہ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی“ مشمولہ سالنامہ ”معارف رضا“ شمارہ یازدہم ۱۴۱۲ھ م ۱۹۹۱ء (کراچی، پاکستان) کے صفحہ ۲۷ تا ۲۸۰ سے موصوف کے شکریہ کے ساتھ بلفظہ نقل کی جا رہی ہے۔ (ملک)

### بسم الله الرحمن الرحيم

فخر المدرسین حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا انہماک اور ذوق چونکہ تدریس میں تھا، اس لئے انھیں ابتداء علماء دیوبندی ان تصانیف کے مطالعہ کا وقت نہ ملا۔ جن کی توہین آمیز عبارات پر علماء حرمین شریفین نے ان پر فتویٰ کفر صادر فرمایا، اس لئے مولانا اجمیری ابتداء علماء دیوبندی کی تکفیر میں خاموش تھے۔ بلکہ جن علماء نے برصغیر میں ان عبارات کے قائل کو کافر کہا، ان سے ان کے روابط نہ تھے۔ تکفیر کے قائل علماء سے یک گونہ اظہار ناراضی فرماتے۔ امام احمد رضا ان علماء میں تھے جن سے مولانا اجمیری بوجہ تکفیر ناراض تھے۔ ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء میں حجتہ الاسلام غالباً اجمیر شریف میں تشریف فرما ہوئے۔ مسئلہ تکفیر پر مولانا اجمیری سے مراسلت ہوئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا اجمیری مسئلہ تکفیر میں دیگر علماء حرمین و برصغیر کے ہموا ہو گئے۔ حجتہ الاسلام اور مولانا اجمیری کی مراسلت سے چند مکتوبات پیش خدمت ہیں۔ (مراسلت کے یہ مکتوبات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں)

بسم الله الرحمن الرحيم. نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مولوی معین الدین صاحب ماہوا لمسنون!

گرامی نامہ ملا۔ مجھے اگر آپ صاف صاف الفاظ میں یہ تحریر فرمادیں کہ دیوبندی و گنگوہی وغیرہ انفاء کے وہ کلمات جو ”حسام الحرمین“ میں ان کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ و سطر منقول ہوئے، فی

الحقیقت کفریات ہیں، اور ان پر جو احکام تکفیر حضرات علماء حرمین شریفین زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً نے نام بنام ان قائلین پر محقق فرمائے ہیں۔ ان سب کی دل سے تصدیق کرتا ہوں تو میں اور میرے بعض ہم خیال اشخاص کے قلوب کی صفائی ممکن ہے۔ رہا ”مسئلہ اذان“ وہ ایک فروعی مسئلہ ہے، میں اس کے متعلق آپ پر جبر نہیں کرتا کہ اس کے متعلق ہماری حسب تحقیق آپ بھی معترف ہو جائیں۔ ہاں ذاتیات اعلیٰ حضرت قبلہ کی نسبت جناب کے کلمات ضرور قابلِ واپسی ہیں۔ ان دونوں باتوں کے بعد فقیر کو آپ ہر طرح خادمِ خادمانِ احباب پائیں گے۔ فقط!

الفقیر محمد رضا قادری غفرلہ ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۷۷ھ

۔ اس کے جواب میں مولانا معین الدین اجمیری نے یہ مکتوب لکھا۔

باسمہ تعالیٰ شانہ

جناب مولوی صاحب، اعلیٰ اللہ درجۃ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواباً عرض ہے کہ آپ اسلامی حسن ظن کو پیش نظر رکھ کر خانہ فقیر پر تشریف لائیے۔ ملاقات کا موقع دیجیے تو بہتر ہے، ورنہ آپ مختار ہیں۔ فقیر کو کسی قسم کا حق جبر حاصل نہیں۔ نہ کوئی دنیاوی مطلب مطمح نظر ہے۔ رہے عقائد دیوبندیہ، سوان کا مجھ کو بالکل علم نہیں کہ کیا ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی کتابیں دیکھنے کا آج تک نہ موقع ملا، نہ اس کا شوق نہ کتاب ”حسام الحرمین“ نظر سے گزری۔ البتہ حضرت خاتم الحکماء مولانا فضل حق خیر آبادی قدس سرہ نے مسئلہ کذب و ادمکانِ نظیر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طائفہ دیوبندیہ کی تضلیل و تقسیق کی ہے اور ان کو گروہ مزداریہ سے قرار دیا ہے۔ سوا اس کا فقیر مصدق ہے اور اس بارہ میں جس قدر الزام حضرت خاتم الحکماء قدس سرہ نے ان پر وارد کیے ہیں، وہ سب بجا اور سراسر حق ہیں، و نیز اجلی انوار الرضا میں جو عقائد اہل دیوبند کے ظاہر کیے گئے ہیں، وہ عقائد کفریہ ہیں۔ اس میں فقیر کو کسی قسم کا تاثر نہیں، بشرطیکہ وہ ان کے عقائد ہوں۔

بہر حال آپ کی طرح فقیر بھی عقائدِ مسطورہ فی الرسالہ کو کفری تسلیم کرتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے آپ کو اس کا یقین ہے کہ یہ عقائد اہل دیوبند کے ہیں اور فقیر کو اسباب یقین اس وقت تک فراہم نہ ہوئے۔ اس معذوری کی بناء پر اگر ترک ملاقات کو ترجیح دیں تو یہ آپ کو اختیار ہے۔ فقیر اگر صحیح المزاج ہوتا، تو یہ دشواری بھی حائل نہ ہوتی۔ رہے ذاتیات، ان سے بالکل بحث نہ کیجیے۔ ان کا



قلع تبع بعد از ملاقات آپ کی مرضی کے موافق ہو جاوے گا۔ اس کا اطمینان رکھیے۔  
والسلام۔ فقط فقیر معین الدین کان اللہ لہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ  
حجۃ الاسلام نے اس کے جواب میں لکھا۔

جناب مولوی صاحب، وسع اللہ مناقبہ، علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
میں انشاء اللہ تعالیٰ کل بعد نماز جمعہ آسکوں گا۔ مزید علم کے لئے بعض کتب مثل حسام  
الحرین وغیرہ صبح کسی کے ہاتھ بھیج دیں گے۔ تاکہ آپ اطمینان حاصل کر لیں۔  
آپ کے علم میں شاید یہ بات نہیں کہ حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی مرحوم و  
مغفور نے تو اپنے رسالہ ”تحقیق الفتویٰ لرد الطغویٰ“ میں اس گروہ ناحق پڑوہ کی تکفیر فرمائی  
ہے۔ نہ فقط تھلیل و تفسیق۔ اور قصیدہ مطبوعہ میں بھی غالباً تکفیر ہے۔ بہر حال میں چاہتا ہوں کہ آپ  
اطمینان فرما کر ان کے اقوال کے متعلق رائے ظاہر فرمائیں کہ پھر کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ ہو۔

فقط الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہ ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۷۷ھ

مکتوب کے ہمراہ حجۃ الاسلام نے متعدد کتب علماء اہل دیوبند ارسال فرمائیں۔ ان کو  
پڑھنے کے بعد مولانا معین الدین اجمیری نے یہ جواب لکھا۔

۷۸۶

جناب محترم مولانا زاد مجاہدہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
”برائین قاطعہ“ کے قول شیطانی کو، جس میں معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے علمِ اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ، ”شیخ نجدی“ یعنی شیطان کے علم کو وسیع کہا ہے۔ دیکھ کر فقیر کا  
بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً کلمات کفر ہیں اور ان کا قائل کافر۔ باقی ہفواتِ اہل دیوبند کو بعد  
صحت کے انشاء اللہ دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ آپ اگر بعد جمعہ حسب وعدہ تشریف لے آئیں، تو اس  
وقت اس کے متعلق بسط سے گفتگو ہو سکتی ہے۔

والسلام خیر ختام۔ فقط فقیر معین الدین کان اللہ لہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

حجۃ الاسلام کی پر خلوص مساعی سے ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ جنوری ۱۹۱۹ء میں جب کہ امام احمد رضا  
ابھی بقید حیات تھے، مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کا علماء دیوبند کی تکفیر کا تردد رفع ہو گیا۔

## فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

- عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
- طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویہ ہوں۔
- مدرسین کی پیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔
- طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
- ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلانے جائیں کہ تحریر اور تقریر اور عقلاً و مناظرۃ اشاعت دین و مذہب کریں۔
- حمایت مذہب و رد مذہبوں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔
- تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
- شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
- جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
- آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں قیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔
- حدیث کا ارشاد ہے کہ ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق ﷺ کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد ۱۲، ص ۱۳۳)

# RAZA ACADEMY

52, Dantad Street, Khadak, Mumbai-9, Ph.: 022-66342156, 66659236